عشق سرحدوں کے پار

از قلم فروا خالد

دوپہر کے ڈھائی بج رہے تھے۔ شہر کی مصروف ترین شاہراہ پر زندگی اپنی پوری رفتار سے رواں دواں تھی۔

گاڑیوں کے ہارن، رکشوں کی کھٹ پٹ، دکانداروں کی آوازیں، اور لوگوں کی بھاگ دوڑ۔۔۔ سب کچھ معمول کے مطابق تھا۔

یونیورسٹی سے آج اسے جلدی آف ہوگیا تھا۔ وہ اپنی دوستوں کے ساتھ معمول کے مطابق یونیورسٹی گیٹ سے نکل کر۔۔۔ بس سٹاپ کی جانب جا رہی تھی۔۔۔ سٹاپ دوسرے رخ پر تھا۔۔۔ ٹریفک بہت زیادہ تھی۔۔۔ وہ لوگ روڈ کراس کرنے کے لیے فٹ پاتھ پر کھڑی انتظار کرنے لگی تھیں۔

"اف خدایا گرمی کتنی ہے۔۔۔"

اس نے دوپٹے سے پسینہ صاف کیا تھا۔۔۔ دھوپ کی وجہ سے اس کی دودھیا گلابی رنگت تمتما رہی تھی۔۔

اس نے سادہ سی لیمن کلر کی شرٹ پہنی ہوئی تھی، جس پر سفید باریک لائنوں کی چھوٹی چھوٹی بوٹیاں تھیں۔ دوپٹہ گلے میں ہلکے سے پڑا تھا۔۔

جو ہوا کے جھونکوں سے بار بار کندھے سے پھسل جاتا تھا۔۔۔

اس کا حلیہ بہت سادہ تھا۔۔ مگر سادگی میں بھی ایک چمک تھی۔

اس کی کلائیوں میں باریک سرخ اور سنہری چوڑیاں تھیں، جو چلتے وقت ہلکی سی کھنک کی آواز نکالتی تھیں۔

آج ان کی یونیورسٹی میں ایک چھوٹا سا فیسٹول تھا۔۔۔ اسی خاطر پہنی تھیں اس نے۔۔۔

بال نیٹ کلپ سے باندھے ہوئے تھے، مگر چند لٹیں باہر نکل کر چہرے پر آگئی تھیں۔۔۔ کندھے پر یونیورسٹی کا بیگ لٹکا تھا، اور ہاتھ میں ایک دو بکس اٹھا رکھی تھیں۔۔۔۔

وہ اپنی دوستوں سے باتوں میں مصروف تھی۔۔۔۔ جب اچانک اس کی نظر سڑک کے دوسری طرف گئی تھی۔۔۔

دور سے، شہر کی دوسری سمت سے، گاڑیوں کا ایک لمبا قافلہ تیزی سے آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

کالی، چمکتی ہوئی لگژری گاڑیاں۔۔۔۔

ان کے آگے پیچھے پولیس کی موٹر سائیکلیں، سائرن کی تیز چیخیں، اور ٹریفک کو ایک طرف ہٹانے کی آوازیں قریب آنے لگی تھی۔۔۔

کسی بڑی شخصیت کا پروٹوکول تھا۔۔۔ اس منظر کو دیکھ یہ واضح تھا۔

لوگ رک رہے تھے، ایک طرف ہو رہے تھے۔ کچھ ڈر سے، کچھ احترام سے۔

زرناب نے بھی رکنے کا سوچا تھا۔۔۔ لیکن تبھی اس کی نظر سڑک کے بالکل بیچ میں پڑی تھی۔۔۔

ایک بزرگ عورت، جھکی ہوئی کمر کے ساتھ، ہاتھ میں ٹوٹی ہوئی لکڑی کا سہارا لیے، بمشکل قدم اٹھاتی ہوئی سڑک عبور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اس کے سفید کپڑوں پر دھول پڑی ہوئی تھی۔ چہرے پر گہری لکیریں تھیں۔۔۔

وہ بہت سست چل رہی تھی، اتنی سست کہ دیکھنے والوں کو پریشانی

ہونے لگی تھی۔۔۔

اور وہ گاڑیاں بہت تیزی سے قریب آرہی تھیں۔۔ نن

زرناب کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔

"یہ عورت۔۔۔ یہاں۔۔۔۔ اور یہ گاڑیاں۔۔۔۔ اوہ خدایا۔۔۔۔

یہ لوگ تو اس بوڑھی اماں کو ایسے ہی کچل دیں گے۔؟"

اس کے ہونٹوں سے آواز نکلی تھی۔۔۔

اس کے ارد گرد کھڑے باقی لوگوں کی بھی یہی کیفیت تھی۔۔۔ مگر کوئی مرد اس عورت کو بچانے آگے نہیں بڑھا تھا۔۔۔

زرناب نے خوف بھری نگاہوں سے گاڑیوں کو قریب آتے دیکھا تھا۔۔۔ وہ عورت بالکل درمیان میں تھی۔۔

زرناب جانتی تھی اب کیا ہونے والا ہے۔۔۔ مگر وہ اپنی آنکھوں کے سامنے کسی کو ایسے مرتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

جسے بچانے کی وہ ایک کوشش کر سکتی تھی۔۔۔۔

زرناب اپنی چیزیں وہیں پھینکتی۔۔ تیزی سے روڈ کی جانب بھاگی تھی۔۔

اس کی دوستوں نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔ مگر وہ تب تک آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ تیزی سے سڑک کے بیچ میں پہنچی تھی۔۔۔ سانس پھولی ہوئی تھی۔۔ دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

"پلیز رک جائیں۔۔۔"

اس نے دونوں ہاتھ اٹھائے۔۔۔ اور پوری طاقت سے چیخی تھی۔۔ اس کی آواز میں دہشت تھی۔۔ منت تھی۔۔۔

اس نے بوڑھی عورت کو سنبھالا تھا۔۔ اس کے یکدم سامنے آجانے کی وجہ سے ڈرائیور نے بہت مشکل سے گاڑی کو بریک لگائی تھی۔۔۔

ٹائروں کی آوازیں زور سے چرچرائی تھیں۔۔۔

دھواں اٹھا، گاڑی لڑکھڑائیں۔۔ آگے کو پھسلی۔۔۔ پھر بمشکل رکی تھی۔۔۔

بالکل زرناب سے چند فٹ کے فاصلے پر۔۔۔۔

اس کے پیچھے والی گاڑی نے بھی بریک لگائی تھی۔۔۔

پھر تیسری، چوتھی۔۔۔ پورا قافلہ ایک دوسرے سے ٹکرانے ہی والا تھا، لیکن کسی طرح رک گیا تھا۔۔۔

زرناب نے ایک لمحے کے لیے خوف سے آنکھیں بند کرلی تھیں۔۔۔ اسے لگا تھا شاید اسے اس کی موت کھینچ کر اسے وہاں لے آئی تھی۔۔۔

مگر گاڑیاں رکنے کی آواز پر اس کی جان میں جان آئی تھی۔۔

اس نے جھک کر بوڑھی عورت کا بازو تھاما تھا۔ اور انہیں روڈ کراس کروانے لگی تھیں۔۔

"اب ٹھیک ہیں آپ؟"

فٹ پاتھ پر اسے بٹھاتے اس نے نرمی سے ان سے پوچھا تھا۔۔۔

بوڑھی عورت نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔ اور تشکر بھرا انداز بھی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب روڈ پر گاڑیوں کا قافلہ رکتے ہی آس پاس پولیس کی گاڑیاں اور نفری آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

قافلے میں موجود تیسری گاڑی جو سب سے زیادہ محفوظ اور پر اسرار گاڑی تھی۔۔۔

اس میں بیٹھے شخص نے آنکھوں سے گلاسز اتارتے باہر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کا چہرہ سائے میں تھا، کھڑکی کا شیشہ ہلکا رنگین تھا۔۔۔ اس کی شخصیت واضح نہیں تھی۔۔۔

بس اتنا پتہ چلتا تھا کہ یہ کوئی طاقتور، سنجیدہ، اور خطرناک انسان تھا۔

گاڑی کے اچانک رکنے سے وہ آگے جھکا، فائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گری تھی۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟؟؟"

اس کی آواز برف کی طرح ٹھنڈی تھی۔۔۔ لیکن غصے سے بھری ہوئی۔۔۔۔

"گاڑیاں کیوں روکی گئی ہیں۔۔۔؟"

انتہائی سنگین لہجے میں پوچھا گیا تھا۔۔۔ چوڑی پیشانی پر شکنوں کا جال بن گیا تھا۔۔

"صاحب۔۔۔ ایک۔۔۔ ایک لڑکی سامنے آگئی تھی۔۔۔"

ڈرائیور نے گھبراہٹ زدہ لہجے میں بتایا تھا۔۔۔

اس شخص نے کھڑکی کا شیشہ نیچے کیا تھا۔۔۔ اور باہر دیکھا تھا۔۔۔

اور پھر... اس کی نگاہیں وہیں رک گئی تھیں۔۔۔

زرناب بوڑھی عورت کے سامنے جھکی ہوئی، اس سے بات کر رہی تھی۔

دوپہر کی دھوپ اس کے سر پر پڑ رہی تھی، اور وہ روشنی اس کے بالوں میں سنہری رنگ بھر رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پر ہلکا سا پسینہ تھا، گالوں پر سرخی تھی۔۔۔

بال بکھر گئے تھے۔ کچھ چہرے پر آگئے تھے۔۔ اور وہ بار بار انہیں کان کے پیچھے ڈالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

چوڑیاں اب بھی بج رہی تھیں، ہلکی آواز میں۔۔

اس کے چہرے پر عجیب سی معصومیت تھی۔۔۔

آنکھیں بڑی تھیں۔۔۔ سیاہ، گہری۔۔۔ ایسی آنکھیں جن میں دیکھنے والا کھو جائے۔۔۔

ان میں فکر تھی، محبت تھی، اور وہ چمک تھی جو نیک دل لوگوں کی آنکھوں میں ہوتی ہے۔

گاڑی میں بیٹھے شخص کی نظریں جم گئی تھیں اس پر۔۔

اس نے اپنی پوری زندگی میں حسین چہرے دیکھے تھے۔۔۔ میگزین کور پر، ٹی وی پر، پارٹیوں میں۔۔۔

لیکن یہ۔۔۔ یہ کچھ اور تھا۔۔۔۔

یہ خوبصورتی نہیں تھی۔۔۔ یہ روشنی تھی۔۔۔۔

ایسی روشنی جو بھیڑ میں سے نظر آجائے۔۔۔

ایسی خوبصورتی جو دکھائی نہیں دیتی، محسوس ہوتی تھی۔۔۔

"یہ۔۔۔ کون ہے؟"

اس نے سرگوشی میں خود سے کہا تھا۔

اس کی نگاہیں اٹک گئی تھیں۔۔۔ اس لڑکی کے چہرے پر، اس کی ہر حرکت پر، اس کی ہنسی پر۔۔۔۔

نظریں ہٹانا چاہتا تھا، لیکن ہٹ نہیں رہی تھیں۔۔۔

اس نے کبھی ایسا محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔ ایسا کہ دنیا رک جائے، سانس تھم جائے، اور صرف ایک چہرہ نظر آئے۔۔۔

وہ خاموش بیٹھا رہا، بس دیکھتا رہا۔۔۔۔

اس لڑکی کے چہرے پر اطمینان تھا، ایک ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔

اور بالکل اسی لمحے۔۔۔۔ خوفناک سی آواز پورے ماحول کو اپنی لپیٹ میں لے گئی تھی۔۔۔

گولیوں کی بوچھاڑ ایکدم سے شروع ہوئی تھی۔۔۔

قافلے کی پہلی گاڑی کا شیشہ چکنا چور ہو گیا تھا۔۔۔

لوگ چیخنے لگے، بھاگنے لگے تھے۔۔۔

پولیس والے ہتھیار نکالنے لگے تھے۔۔۔

زرناب اپنی جگہ پر کانپ کر رک گئی، ہاتھوں سے کانوں کو ڈھانپ لیا۔۔۔

اور گاڑی میں بیٹھے اس مرد کا دل ایک لمحے کے لیے ڈوب گیا تھا اس معصوم چہرے پر موت کا خوف دیکھ کر۔۔۔

ساری گاڑیاں بہت تیزی کے ساتھ وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔ یہ فائرنگ گاڑیوں پر ہی کی گئی تھی۔۔

زرناب نے اسی دوران گھبرا کر بوڑھی عورت کی جانب دیکھا تھا۔۔ اور وہ اپنی جگہ شاک ہوئی تھی۔۔

وہ عورت اب وہاں نہیں تھی۔۔ اس نے نگاہیں گھما کر چاروں جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہاں دور دور کر نہیں تھی وہ اب۔۔۔

اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔ اتنی جلدی وہ عورت کہاں جا سکتی تھی بھلا۔۔۔

زرناب حیران پریشان وہاں کھڑی تھی۔۔۔ فائرنگ گاڑیوں کے نکلتے ہی رک گئی تھی۔۔۔

اس کی دوستیں تیزی سے اس کے قریب آئی تھیں اور اسے وہاں سے لے گئی تھیں۔۔۔ وہاں اس وقت پولیس کی گاڑیوں کے سائرن بج رہے تھے۔۔۔

گھر آنے کے بعد بھی زرناب اسی بات میں الجھی رہی تھی۔۔ وہ بوڑھی عورت ایک دم سے اس کے پاس سے کیسے غائب ہو گئی تھی۔۔۔

△△△△△△△△△△△△△△△△△

پچھلے کئی گھنٹوں سے بیرونی دروازے پر زور دار دستک جاری تھی۔۔

گھر کے سبھی افراد ساکت نگاہوں سے دروازے کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔ باہر جتنا شور تھا۔۔۔ اندر اتنا ہی گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔ اس نے سہمی نگاہوں سے اپنے ماں باپ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ آنکھوں سے آنسو ایک تواتر سے بہہ رہے تھے۔۔ باہر اردگرد کے لوگ گھروں سے نکلے کھڑے ان کا تماشا دیکھ رہے تھے۔۔۔

اس نے اپنی چھوٹی بہن اور بھائی کو اپنے ساتھ بھینچ رکھا تھا۔۔۔ دروازہ کبھی بھی ٹوٹ سکتا تھا اور وہ لوگ اندر آسکتے تھے۔۔۔ اس خوف سے ان سب کے چہروں کی رنگت اڑی ہوئی تھی۔۔۔ اس کے بابا باہر جانا چاہتے تھے۔۔۔ تاکہ ان لوگوں کو گھر کے اندر آنے سے روک سکیں۔۔۔

مگر زرناب ایسا نہیں ہونے دے رہی تھی۔۔۔ وہ اپنے بابا کو روکے ہوئے تھے۔۔۔ ان لوگوں نے ہاتھوں میں بندوقیں اٹھا رکھی تھیں۔۔۔ وہ کچھ بھی کر سکتے تھے۔۔۔

"مجھے باہر جانے دو تم لوگ۔۔۔ یہ لوگ اندر آ گئے تو مزید نقصان ہو گا۔۔۔"

زمان صاحب نے تھکن زدہ لہجے میں کہا تھا۔۔ زرناب نے نفی میں سر ہلاتے وہیل چیئر پر بیٹھے اپنے باپ کو دیکھا تھا۔۔۔

ایک مہینہ پہلے انہیں غنڈوں نے ان کا یہ حال کیا تھا۔۔ ان کی ٹانگوں پر گولیاں ماری گئی تھیں۔۔ وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو چکے تھے۔۔۔ ان کی ایک چھوٹی سی غلطی کی بہت بڑی سزا ملی تھی انہیں۔۔

"نہیں بابا۔۔۔ آپ کہیں نہیں جائیں گے۔۔۔ مم میں نے ماموں کو کال کی ہے۔۔۔ وہ پولیس کو کال کر رہے ہیں۔۔"

زرناب کی بات پر زمان صاحب نے افسردگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ اور پھیکا سا ہنس دیئے تھے۔۔ تسکین بیگم بھی خاموشی سے کھڑی سر جھکا گئی تھیں۔۔ وہ بھی اچھے سے جانتی تھیں کہ ان کے بھائی ان کی جانب سے منہ موڑ چکے تھے۔۔ جن بھائیوں کی مشکل وقت میں انہوں نے بہت مدد کی تھی۔۔

وہ اب ان پر برا وقت آنے پر بالکل انجان بن چکے تھے۔۔۔

اس نے دوبارہ کال ملائی تھی۔۔۔ جب اس کی کال دوسری جانب سے کاٹ دی گئی تھی۔۔۔ زرناب کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔ اس نے امید کے تحت پھر سے کال ملائی تھی۔۔۔

پہلی بیل جاتے ہی کال کاٹ دی گئی تھی۔۔ اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگنے لگا تھا۔۔۔

اس نے اپنے ماموں کی بیٹی عینی کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

"عینی پلیز ماموں سے کہو میری کال پک کریں۔۔۔ وہ لوگ باہر کھڑے ہیں۔۔۔ وہ کبھی بھی اندر آجائیں گے۔۔"

اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔

"زرناب اگر بابا تمہاری کال پک نہیں کر رہے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ بزی ہیں۔۔۔ پلیز ایسے تنگ مت کرو بار بار کال کر کے۔۔۔ تمہیں پتا تو ہے آج ہمایوں بھائی کی منگنی کی رسم ہونی تھی۔۔۔ ان کی بات پکی ہو چکی ہے لیلیٰ کے ساتھ۔۔۔

تم پلیز ڈسٹرب مت کرو۔۔۔ بابا نے پولیس اسٹیشن کال کر دی ہے۔۔۔ وہ لوگ پہنچ جائیں گے تمہیں بچانے کے لیے۔۔۔"

عینی نے انتہائی مغرور لہجے میں کہتے کال کاٹ دی تھی۔۔ اس کے پیچھے سے ابھرتا ہمایوں کا قہقہ زرناب کے آنسوؤں کی شدت کو مزید بڑھا گیا تھا۔۔

ہمایوں کی ہنسی کے ساتھ نسوانی ہنسی بھی شامل تھی۔۔ وہ اچھے سے پہچانتی تھی اس آواز کو۔۔۔۔

باہر اب دستک رک چکی تھی۔۔۔ وہ لوگ دھمکیاں دیتے اور گالیاں بکتے واپس جا چکے تھے۔۔۔

زرناب تھکے تھکے قدموں سے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ اس کے بابا اور ماما وہیں ہال میں بیٹھے تھے۔۔۔ ان کے پاس اب صرف یہ ایک گھر بچا تھا۔۔۔ جس کی بہت جلد نیلامی کر دی جانی تھی۔۔۔

یہ گھر اب کچھ دنوں کے لیے ہی ان کا تھا۔۔۔ اپنے کمرے میں آتے وہ خاموشی سے کھڑکی کے پاس آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اس کے کانوں میں اب بھی عینی کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔ ہمایوں نے لیلی سے منگنی کرلی تھی۔۔۔

اس بات پر اب کی بار اس کی آنکھوں سے ایک آنسو بھی نہیں ٹپکا تھا۔۔۔ وہ لب بھینچے خاموشی سے کھڑی تھی۔۔۔ جب اسی وقت اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔ ہمایوں کالنگ جگمگا رہا تھا۔۔۔

"وش نہیں کرو گی۔۔۔ منگنی ہوئی ہے میری۔۔۔ تمہاری طرف سے مبارکباد تو بنتی ہے نا۔۔۔ اتنا حق تو رکھتا ہوں نا میں ابھی بھی۔۔۔"

سرد زہر خند لہجے میں کہا گیا تھا۔۔۔ زرناب نے ہونٹ بھینچ لیے تھے۔۔۔ وہ اس فون کال کی توقع کر رہی تھی۔۔۔

"منگنی مبارک ہو۔۔۔ میری دعا ہے تم دونوں ہمیشہ ایک ساتھ خوش رہو۔۔۔"

اس نے بے تاثر آواز میں کہا تھا۔۔۔

دوسری جانب موجود ہمایوں کو اس لڑکی کا یہ ہموار لہجہ بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس وقت اس کی سامنے ہوتی اور وہ اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیتا۔۔۔

"اور تم کبھی خوش نہ رہو۔۔۔ زندگی بھر محبت کو ترسو۔۔۔ کبھی محبت اور سکون نصیب نہ ہو تمہیں زرناب زمان۔۔۔ میری محبت کو دھتکارا ہے تم نے۔۔۔

میرا دل توڑا ہے تم نے۔۔۔۔ میری بددعا ہے ساری زندگی تم محبت کو ترسو گی۔۔ تم میری محبت کے قابل ہی نہیں تھی۔۔۔ تم مخلص اور ایماندار شخص ڈیزرو ہی نہیں کرتی۔۔۔

میری بددعا ہے تمہیں کوئی ایسا انسان ملے۔۔۔ جو کبھی محبت نہ کرے تم سے۔۔۔۔ جس کی محبت پانے کی خاطر تم پوری زندگی ترس جاؤ۔۔۔ تم جیسی لڑکی یہی ڈیزرو کرتی ہے۔۔ محبت کو دولت

کے پلڑے میں تولنے والا انسان محبت پانے کا حقدار نہیں ہو سکتا۔۔۔"

ہمایوں کا غصہ اس کے الفاظ میں واضح تھا۔۔۔ وہ اپنے اندر کی اذیت اپنے لفظوں کے ذریعے اس پر انڈیل رہا تھا۔۔۔ اور وہ خاموشی سے سن رہی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ وہ قصوروار ہے۔۔۔ اسی لیے خاموشی سے سن رہی تھی اس کی بات۔۔

زرناب کا چہرا مکمل طور پر آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

"کیا ہوا اب کیوں رو رہی ہو۔۔۔ ؟؟ یہ تمہارا ہی فیصلہ تھا نا۔۔۔ ہماری بچپن کی منگنی توڑ کر ایک امیر شخص سے شادی کرنا۔۔۔ تم اتنی لالچی ہو گی میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ میں نے کہا تھا تم سے کے میں انکل کی مدد کروں گا۔۔۔

ان لوگوں سے بچالوں گا تم سب کو۔۔۔ مگر تم۔۔۔ تمہارے اندر کا لالچی پن اب اچھی طرح سے میرے سامنے آرہا ہے۔۔۔

ماما بالکل ٹھیک کہتی ہیں۔۔۔ تم ایک لالچی لڑکی ہو۔۔ جسے صرف دولت سے محبت ہے۔۔ پہلے مجھے چنا۔۔۔ صرف اپنے اسی لالچ کے باعث۔۔

جب مجھ سے بھی زیادہ امیر انسان کا آپشن آیا تمہارے سامنے تو خود کو وہاں پیش کر دیا۔۔۔

مجھے خود پر حیرت ہو رہی ہے۔۔۔ بھلا تم جیسی لالچی اور دولت کے ہوس رکھنے والی لڑکی سے مجھے محبت ہو بھی کیسے سکتی ہے۔۔۔"

وہ اس پر برس رہا تھا۔۔۔ جتنے سخت الفاظ استعمال کر سکتا تھا کر رہا تھا۔۔۔

وہ آگے سے کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ خاموشی سے سب کچھ سن رہی تھی۔۔۔ وہ اچھے سے جانتی تھی کہ اس فیصلے کے بعد اسے یہ سب فیس کرنا تھا۔۔۔ مگر وہ بہت مضبوط تھی۔۔

اسے خود پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔ وہ سب کچھ برداشت کر سکتی تھی۔۔۔

ہمایوں اس کے خاموشی پر مزید غصے سے ابلتا کال کاٹ گیا تھا۔۔۔ وہ وہیں صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

ہمایوں اس کے بڑے ماموں کا بیٹا تھا۔۔۔ ان کا بچپن ایک ساتھ گزرا تھا۔۔ بچپن سے ہی بڑوں کی رضامندی سے ان دونوں کی منگنی کر دی گئی تھی۔۔۔

جس بات کا علم کچھ سالوں پہلے ہی اسے ہوا تھا۔۔۔ ہمایوں کو زرناب سے بھی پہلے اس بات کی خبر تھی۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ وہ زرناب میں کچھ زیادہ ہی انوالو تھا۔۔۔

زرناب کا ننھیالی خاندان اچھا خاصا بڑا تھا۔۔ اس کے دونوں ماموؤں کی فیملیز ایک ساتھ رہتی تھیں۔۔

بڑے ماموں ابرار کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔۔ ہمایوں، عدیل اور عینی۔۔۔

ان کی بیگم مہوش حیات ایک بہت امیر کبیر گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔۔۔ ان کا میکا حیثیت میں ان کے سسرال سے کافی اوپر تھا۔۔۔ جس بات کا انہیں بہت غرور بھی رہتا تھا۔۔۔

وہ بہت پر اوڈی قسم کی خاتون تھیں۔۔۔ اپنے سے کم حیثیت لوگوں سے بات کرتے وقت ان کا رویہ بہت ہی ہتک آمیز ہوتا تھا۔۔۔ وہ اپنے بھائیوں کی بہت لاڈلی تھیں۔۔۔ ہر تہوار پر ان کے میکے کی جانب سے ڈھیروں گفٹس آتے تھے۔۔

ان کے بھائی اب بھی ان کو مہینے کا بھاری خرچہ بھیجتے تھے۔۔

یہی وجہ تھی کہ میکے کا بہت زیادہ پیار ملنے کی وجہ سے ان کے نخرے ساتویں آسمان پر رہتے تھے۔۔۔

ان کے شوہر بھی حیثیت کے معاملے میں ان کے آگے دب جاتے تھے۔۔۔ ان کے گھر میں سب سے زیادہ انہیں کی چلتی تھی۔۔۔

بچپن میں زرناب کے نانا کے فیصلے پر اس کی اور ہمایوں کی منگنی ہوئی تھی۔ جس میں مہوش بیگم بالکل بھی راضی نہیں تھیں۔۔ ان کو زرناب اپنے بیٹے کے لیے بالکل بھی پسند نہیں تھی۔۔

وہ شروع سے اس رشتے کے خلاف تھیں۔۔ ان کی زرناب سے ناپسندیدگی سے سبھی واقف تھے۔۔۔ مگر وہیں ہمایوں کی زرناب کے لئے محبت کی شدت انہیں خاموش کروا دیتی تھی۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کے آگے مجبور ہو جاتی تھیں۔۔ جو بہت زیادہ محبت کرتا تھا زرناب سے۔۔۔

مگر کسی کو اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ یہ منگنی توڑنے کا سبب زرناب خود بنے گی۔۔۔ جو خود بھی اس رشتے سے بہت خوش تھی۔۔ ہمایوں ایک بہت اچھا انسان تھا۔۔ اور اس کی قدر بھی بہت کرتا تھا۔۔

مگر کچھ ایسا ہوا تھا کہ اس نے خود ہی سب کے سامنے یہ رشتہ توڑ دیا تھا۔۔

ہمایوں کے دل پر ایسی چوٹ لگی تھی کہ وہ اسے معاف کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کی اس بے وفائی پر اسے جھنجوڑ کر رکھ دے۔۔۔

وہ بھلا کیسے اس کے ساتھ ایسا کر سکتی تھی۔۔ ہمایوں اسے کتنی بار ایسے ہی باتیں سنا چکا تھا۔۔

اس امید پر کہ شاید وہ اپنا فیصلہ بدل دے۔۔۔ شاید وہ لڑکی ٹوٹ جائے۔۔۔ جس نے آج تک اپنے دل کا حال کبھی کسی کے سامنے نہیں رکھا تھا۔ وہ کچھ بول دے۔۔۔

کہہ دے کہ وہ اس سے مذاق کر رہی ہے۔۔ اس سے منگنی ختم نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ اپنے فیصلے پر مکمل سنجیدگی کے ساتھ قائم تھی۔۔۔

ہمایوں کو کل رات ہی خبر ملی تھی کہ ایک ہفتے بعد کی ڈیٹ فکس ہوئی تھی زرناب کی شادی کی۔۔۔

جس کے بعد غصے اور ضد میں آ کر اس نے بھی اپنی ماں کی خواہش پر اپنی ماموں زاد لیلی سے منگنی کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔

"زری۔۔۔۔"

وہ خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی تھی جب تسکین بیگم اس کے پاس آن بیٹھتیں ہلکی آواز میں اسے پکار گئی تھیں۔۔

زرناب نے بھیگی پلکیں اٹھا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔ تم نے ہم سب کی بقا کے لیے جو فیصلہ کیا ہے۔۔ وہ تمہاری زندگی برباد کر دے گا۔۔۔ ہم نہیں جانتے وہ

کیسا انسان ہے۔۔ تمہارے بابا بھی تمہارے اس فیصلے کے حق میں نہیں ہیں زرناب۔۔۔"

اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگاتے انہوں نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

وہ ان کی سب سے بڑی اور سمجھدار بیٹی تھی۔۔۔ ہمیشہ ان کی تابعدار رہی تھی۔۔ اور اب صرف اپنے گھر والوں کی خاطر وہ اپنے آپ کو اندھیری کھائی میں دھکیل رہی تھی۔۔۔

"تو اس کے علاوہ ہمارے پاس اور کیا حل ہے ماما۔۔ آپ لوگ چاہتے ہیں کہ وہ عایان کی بھی ویسی ہی حالت کر دیں جو انہوں نے

بابا کے ساتھ کیا۔۔۔ یا پھر اپنی چھوٹی بہن کو ان درندوں کے حوالے کر دوں۔۔

ان لوگوں نے سونیا اور مجھے اغوا کرنے کی دھمکی دی ہے۔۔۔ تو کیا یہ زیادہ بہتر نہیں ہے کہ میں باقی سب کو بچا کر اکیلے خود کو قربان کر دوں۔۔۔۔۔

حرام موت مرنے سے بچا کر ایک حلال تعلق کا سہارا لے لوں۔۔۔ انہیں ان کے دو کروڑ میری اس شادی کے بدلے مل جائیں گے تو مجھے اس سے بڑھ کر کچھ نہیں چاہیے۔۔۔ آپ چاروں تو سکون سے رہ پائیں گے نا اس کے بعد۔۔۔"

وہ اپنی آنے والی زندگی کا سوچتی ہچکیوں سے رو دی تھی۔۔۔

تسکین بیگم کو اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔ ان کے دو بھائی تھے۔۔ دونوں ہی صاحبِ حیثیت تھے۔۔ چاہتے تو مدد کر سکتے تھے۔۔ مگر ان دونوں کی ہی اپنے گھروں میں نہیں چلتی تھی۔۔۔

ان کے دوسرے نمبر والے بھائی خلیل صاحب کی شادی مہوش بیگم کی چچازاد کزن ثوبیہ بیگم سے ہوئی تھی۔۔۔ وہ مہوش بیگم سے تو کافی بہتر تھیں۔۔۔ مگر اتنی اچھی بھی نہیں تھیں کہ ان کی مدد کی حامی بھرتیں۔۔۔

وہ بڑی مامی کی طرح کڑوی باتیں نہیں کرتی تھیں۔۔ مگر انہوں نے کبھی بہت زیادہ اپنائیت کا اظہار بھی کبھی نہیں کیا تھا۔۔۔ زرناب کی امی سے چھوٹی ایک خالہ بھی تھیں۔۔۔

جو بہت اچھی اور محبت کرنے والی خاتون تھیں۔۔۔ زرناب ان سے بہت کلوز تھی۔۔۔ مگر وہ حیثیت میں اتنی نہیں تھیں کہ اس برے وقت میں ان کی مدد کر سکتیں۔۔۔

زمان صاحب ایک کاروباری آدمی تھے۔۔۔ ایک سال پہلے تک ان کا کپڑے کا بہت اچھا کاروبار چل رہا تھا۔۔۔

وہ اپنی بیوی بچوں کے ساتھ ایک بہت خوشحال زندگی گزار رہے تھے۔۔۔ اپنے بچوں کو بہت اچھے سکول اور کالجز میں پڑھا رہے تھے وہ۔۔۔ پیسوں کی کوئی کمی نہیں تھی۔۔ بچوں کے منہ سے نکلی ہر فرمائش کو پورا کرنا وہ خود پر لازم سمجھتے تھے۔۔

مگر پھر اچانک سے نجانے ان کی خوشیوں کو کس کی نظر لگی تھی کہ سب کچھ بکھر گیا تھا۔۔۔ وہ کوشش کے باوجود بھی اپنی خوشیوں کو سنبھال نہیں پائے تھے۔۔۔

زمان صاحب کی فیکٹری میں ایک رات اچانک سے آگ بھڑک اٹھی تھی۔۔۔ جس سے ان کا بہت زیادہ نقصان ہوا تھا۔۔۔

ان کا آدھے سے زیادہ سامان جل کر راکھ ہو گیا تھا۔۔ مگر وہ ایک محنتی انسان تھے۔۔ اتنے بڑے نقصان پر بھی ہمت ہارنے کے بجائے انہوں نے دوبارہ سے سب کچھ ٹھیک کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

انہوں نے اپنے ایک دوست کے توسط سے ایک رئیس آدمی سے بھاری رقم قرض لی تھی۔۔۔ جس کی مدت ایک سال تھی۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ اس قرض کے ساتھ انہیں سود بھی لوٹانا پڑے گا۔۔۔ ان کے قرض کی رقم ایک کروڑ تھی۔۔۔ مگر ایک سال بعد ان سے دو کروڑ کا مطالبہ کیا جانے لگا تھا۔۔۔

ان کے جس دوست نے ان کے ساتھ مل کر قرض دلوایا تھا۔۔ وہ بھی فراڈ نکلا تھا۔۔۔ آدھے سے زیادہ رقم وہ ہڑپ کر گیا تھا۔۔۔ وہ فیکٹری کا نقصان نہیں بھر پائے تھے۔۔۔ اندرونی لوگوں کی بے ایمانی کی وجہ سے فیکٹری پوری طرح سے خسارے میں جا چکی تھی۔۔۔

اس کی قیمت کوڑیوں کے بھاؤ ہو چکی تھی۔۔۔ زمان صاحب نہیں جانتے تھے کہ ان کی محنت اور حق حلال کی کمائی سے بنایا گیا کاروبار کیوں ڈوب گیا تھا۔۔

جن سے انہیں نے قرض لیا تھا وہ لوگ ان پر پریشر ڈالنے لگے تھے۔۔ جس سے پریشان ہو کر انہوں نے اپنی فیکٹری بیچ دی تھی۔۔۔ جس کی قیمت اس وقت بمشکل ایک کروڑ لگی تھی۔۔۔۔

جب کہ ان پر سود اور نجانے کون کون سی رسیدیں بنا کر ان سود مافیا والوں نے تین کروڑ کا بل بنا رکھا تھا۔۔

زمان صاحب کا دماغ بالکل ماؤف ہو چکا تھا۔۔ انہوں نے ایک کروڑ کی رقم لی تھی۔۔

اور دو کروڑ ان پر سود ڈال دی گیا تھا۔۔۔ صرف کچھ مہینے لیٹ ادائیگی کے جرمانے کے توڑ پر۔۔۔۔

انہوں نے بہت منتیں کی تھیں۔۔ رحم مانگا تھا ان لوگوں سے۔۔ کہ وہ سود معاف کر دیں۔۔۔ جو رقم انہوں نے لی ہے وہ واپس لوٹا رہے ہیں۔۔۔ مگر ان کی بات نہیں سنی گئی تھی۔۔

وہ بہت ہے طاقتور لوگ تھے۔۔ پولیس کے افسران ان کی جیبوں میں تھے۔۔۔ ان سے مدد اور انصاف کی توقع کرنا بے وقوفی تھی۔۔۔

ان کو دھمکیاں دی جانے لگی تھیں۔۔ وہ لوگ بہت ہی گھٹیا قسم کے تھے۔۔۔ جنہوں نے زمان صاحب کے انکاری ہونے پر انہیں گولیاں ماری تھیں۔۔ پولیس بھی ان لوگوں سے ڈرتی تھی۔۔

کوئی آگے نہیں آیا تھا۔۔ زمان صاحب کے رشتہ دار تو پہلے ہی ان کا ساتھ چھوڑ چکے تھے۔۔۔

تسکین بیگم کے بھائیوں نے بھی اس وقت انہیں ہری جھنڈی دکھا دی تھی۔۔ ان کا بھی یہی کہنا تھا کہ وہ ایسے لوگوں کے ساتھ دشمنی میں پڑ کر خود کو برباد نہیں کر سکتے۔۔

اس جنگ میں وہ بالکل تنہا رہ گئے تھے۔۔۔ زمان صاحب کی دونوں ٹانگیں ناکارہ کر دینے کے بعد بھی ان لوگوں کو رحم نہیں آیا تھا۔۔ ان کی مسلسل دھمکیاں اب بھی جاری تھیں۔۔۔

کہ اگر ایک ہفتے کے اندر اندر ان کو دو کروڑ نہ دیئے گئے تو وہ ان کے بیٹے کو مار دیں گے اور دونوں بیٹیوں کو اٹھا کر لے جائیں گے۔۔۔

اس جگہ پر آکر ان سب گھر والوں کی سانسیں رکنے لگتی تھیں۔ ہمایوں اپنی ماں اور ماموؤں سے اس حوالے سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ مگر ایک مہینے سے وہ صرف اسے تسلیاں ہی دے رہا تھا۔

اسے نہ تو اس کی ماں کی جانب سے کوئی تسلی بخش جواب ملا تھا اور نہ ہی ماموؤں کی جانب سے۔۔۔ مہوش بیگم کا یہی کہنا تھا کہ ان کے

بھائیوں کے پاس اتنا فالتو پیسہ نہیں ہے کہ دو کروڑ کی بھاری رقم ایسے ہی لوٹا دیں۔۔

زرناب کو ہمایوں سے کوئی گلا نہیں تھا۔۔ جس نے اپنی طرف سے جو ہو سکتا تھا وہ کیا تھا۔۔

مگر وہ مزید اس کی تسلیوں کے سہارے نہیں بیٹھ سکتی تھی۔۔۔ ان کے پاس وقت بہت کم تھا۔۔

تسکین بیگم کی جانب سے مدد مانگنے پر خلیل صاحب نے ان کے آگے ایک آفر رکھی تھی۔۔۔ جو سنتے ہی زمان صاحب اور تسکین

بیگم نے صاف انکار کر دیا تھا۔ مگر جب اس بات کی خبر زرناب کو ہوئی تھی تو اس نے ماموں کو کال کر کے حامی بھر دی تھی۔۔۔

خلیل صاحب کے دوست جو بہت امیر کبیر انسان تھے۔۔ انہیں اپنے پینتیس سالہ بیٹے کے لیے ایک کم عمر اور خوبصورت بہو کی تلاش تھی۔۔۔ زرناب کو وہ ایک فنکشن میں دیکھ چکے تھے۔۔۔ تب سے وہ معصوم صورت لڑکی ان کو پسند آئی تھی اپنے بیٹے کے لیے۔۔۔

انہوں نے خلیل صاحب سے ایسے ہی زرناب کا ذکر کیا تھا۔ جس پر خلیل صاحب نے انہیں ان کے مشکل حالات کے بارے میں

باخبر کیا تھا۔۔۔ جو جان کر انھوں نے خلیل صاحب کے ذریعے ایک آفر زرناب کے پیرنٹس کی طرف بھجوائی تھی۔۔۔

کہ وہ دو کروڑ دینے کو تیار ہیں۔۔ بس اس کے بدلے وہ اپنی بیٹی کی شادی ان کے بیٹے سے کروادیں۔۔۔ جو لندن میں مقیم تھا۔۔۔ اور نکاح کے بعد زرناب کو بھی وہیں اس کے پاس جانا تھا۔۔

کتنے وقت کے لیے وہاں رہنا تھا۔۔۔ اس کا فیصلہ ان کے بیٹے نے ہی کرنا تھا۔۔۔ وہ بھی کسی پاکستانی لڑکی سے شادی کا خواہشمند تھا۔۔۔

وہاں اس کا اپنا کاروبار تھا۔۔

وہ بہت زیادہ امیر کبیر لوگ تھے۔۔

ان کے لیے دو کروڑ زیادہ اہمیت نہیں رکھتے تھے۔۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ ان کی بیٹی کا سودہ ہرگز نہیں کر رہے تھے۔۔۔

انہیں ان کی بیٹی پسند تھی اور ساتھ وہ ان کی مدد بھی کرنا چاہتے تھے۔۔۔ ان کا بیٹا کیسا تھا۔۔ کتنا پڑھا لکھا تھا۔۔

ساری زندگی بیرونے ملک رہنے کی وجہ سے کیا تہذیب رکھتا تھا۔۔ اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا انہوں نے۔۔۔

زمان صاحب اور تسکین بیگم کو یہ بات عجیب سی لگی تھی۔۔

وہ اتنے امیر کبیر انسان تھے۔۔ ان کے بیٹے کو تو ان کے سرکل کی کوئی بھی اچھی لڑکی مل سکتی تھی۔۔۔ پھر وہ دو کروڑ دے کر ان کی بیٹی کو ہی کیوں چن رہے تھے اپنے بیٹے کے لیے۔۔۔

فون پر نکاح کروا کر وہ اسے بیرونے ملک اکیلے بھیجنے کی بات کر رہے تھے۔۔۔ یعنی ان کے بیٹے کے پاس اتنا ٹائم بھی نہیں تھا کہ وہ آکر شادی کرے اور اپنی بیوی کو ساتھ لے کر جائے۔۔۔

زمان صاحب کا دل اس کے لیے نہیں مان رہا تھا۔۔۔ وہ اپنی بیٹی پر ایسا کوئی ظلم نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔

انہوں نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔ مگر جیسے ہی اس بات کی خبر زرناب کو ہوئی اس نے اپنے ماموں کو کال کی تھی اور حامی بھر لی تھی۔۔۔۔ اس کے پیرنٹس اس فیصلے کے خلاف تھے۔۔۔ مگر وہ سب ہی اس وقت اتنے بے بس تھے کہ ان کے پاس اور کوئی آپشن نہیں بچا تھا۔۔

آگے کنواں اور پیچھے کھائی نظر آ رہی تھی۔۔ کسی ایک میں تو کودنا ہی تھا انہوں نے۔۔۔

اسی لیے زرناب کے باقی سب کو بچا کر اکیلے کودنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔ اس نے ہمایوں سے منگنی توڑ دی تھی۔۔۔

جس پر اسے اس کے ننھیال خاندان میں برا کہا جانے لگا تھا۔ اس کی سچویشن سمجھے بغیر اسے لالچی اور نجانے کن کن لفظوں سے پکارا تھا اس کی مامی نے۔۔

باقی سب بھی انہیں کے الفاظ بولنے لگے تھے۔

زرناب نے کسی کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔ وہ خاموشی سے وہاں سے لوٹ آئی تھی۔۔۔

اسے ہمایوں کے لیے برا لگا تھا۔۔ جو اس کی منتیں کرتا رہا تھا کہ وہ کچھ کر لے گا۔۔۔ مگر زرناب جانتی تھی کہ اس کے لیے اتنی جلدی دو کروڑ کا انتظام کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔

نہ ہی اس کی ماں نے اسے ایسا کرنے دینا تھا۔۔۔ زرناب شاید اس کے سہارے رک بھی جاتی مگر اس واقع سے ایک ہفتہ پہلے مہوش بیگم ان کے گھر آئی تھیں۔۔۔ جس بارے میں ہمایوں سمیت خاندان کے کسی بھی فرد کو علم نہیں تھا۔۔

مہوش بیگم نے اس کے ماں باپ کی بہت بے عزتی کی تھی۔۔ اور اسے سخت لفظوں میں کہا تھا کہ وہ ان کے بیٹے سے اپنا تعلق ختم کر لے۔۔۔ اسے اس دشمنی میں مت گھسیٹے۔۔۔

اگر ان کے بیٹے کو زرا سی تکلیف بھی پہنچی تو وہ اسے نہیں چھوڑیں گی۔۔۔

اس دن زرناب نے فیصلہ کر دیا تھا ہمایوں کو چھوڑنے کا۔۔۔ وہ اس کی ماں کی رضامندی کے خلاف کسی قیمت پر بھی اس کی زندگی میں شامل نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔

نہ ہی اسے اپنی مصیبت میں پھنسانا چاہتی تھی۔۔۔

بہت ساری وجوہات تھیں اور مجبوریاں تھیں جن کی بناء پر اس نے ہمایوں سے تعلق توڑا تھا۔۔۔ جن کے بارے میں وہ کھل کر کسی سے بھی بات نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ اسی خاطر سارے الزام سہتی وہ بالکل خاموش ہو چکی تھی۔۔۔

زندگی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مشکل سے مشکل تر ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

اس کی شادی کی خبر بھی پورے خاندان میں پھیل گئی تھی۔۔ فون پر نکاح اور بغیر دلہے کے رخصتی والی بات پر ہر طرف مختلف چہ مگوئیاں ہو رہی تھیں۔۔۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ اپنا قرض ختم کرنے کی خاطر زمان صاحب نے اپنی بیٹی کا سودا کر دیا تھا۔۔۔

لوگ بہت مذاق بنا رہے تھے اور اس نکاح کا تماشا دیکھنے سب وہاں آنے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔

بار بار نم ہوتی اپنی آنکھوں کو صاف کرتی وہ سب کے سامنے تماشا بننے کو تیار تھی۔۔۔ وہ اپنے ہونے والے شوہر کے نام تک سے واقف نہیں تھی۔۔۔۔ پتا نہیں وہ کیسا تھا، کس مزاج کا تھا۔۔۔

صرف تصویر دیکھ کر اس سے شادی کرنے اور اتنی بڑی رقم دینے پر کیسے مان گیا تھا۔۔۔

خود کو قربان کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا تھا۔۔۔ وہ بھی اپنوں کی بقا کی خاطر شدید تکلیف سے گزر رہی تھی۔۔۔ اس کی غلافی بڑی بڑی آنکھیں سوج چکی تھیں۔۔۔

مسلسل اتنی راتوں کے جگراتے کی وجہ سے اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔ آنکھیں جلنے لگی تھیں۔۔۔

وہ گم صُم سی ایسے ہی پڑی رہی تھی۔۔۔ اتنے امیر شخص نے اس جیسی غریب لڑکی کا انتخاب کیوں کیا تھا بھلا۔۔۔ اسے تو ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت لڑکی مل سکتی تھی۔۔۔۔

وہ اتنی بھی کوئی حور پری نہیں تھی کہ اس کی تصویر دیکھ کر فدا ہوا جاتا اس پر۔۔۔

یہ اسے لگتا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ اپنے حسن کی سحر انگیزیوں سے ناواقف تھی ابھی۔۔۔۔

* * *

"آپا مجھے یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔ ایک بار مزید سوچ لیں آپ لوگ۔۔۔ ایسے زری کو انجان جگہ پر بھیجنا وہ بھی کسی اجنبی کے ساتھ۔۔۔ مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔"

اس کی چھوٹی خالہ تحسین بیگم کو جب سے اس بات کی خبر ملی تھی۔۔ وہ نجانے کتنی بار آ کر یہی تکرار کر چکی تھیں۔۔۔ جس کا تسکین بیگم کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔

وہ اگر بیٹی کو بچاتیں تو گھر کی باقی سب افراد کی زندگی اور عزت کی گارنٹی دینا مشکل تھا اور بیٹی اب جو قربانی دینے جا رہی تھی۔۔۔ اس پر ان کا دل درد سے پھٹ رہا تھا۔۔

وہ بالکل بے بس ہو چکی تھیں۔۔

ان کا درد بیان سے باہر تھا۔۔ وہ نجانے کتنی مشکل سے لوگوں کے سوالوں کا جواب دے رہی تھیں۔۔۔ جن کے نوکیلے جملے تسکین بیگم کے سینے کو چھلنی کر دیتے تھے۔۔

"زرناب۔۔۔ بچے تیار ہو جاؤ۔۔۔ کچھ دیر میں مہمان آنے والے ہیں۔۔۔ خلیل بھائی کا فون آیا ہے۔۔۔ وہ لوگ بھی بس گھر سے نکل رہے ہیں۔۔۔"

تسکین بیگم اس کو دیکھتیں اپنی نگاہیں چرا گئی تھیں۔۔۔ زمان صاحب اس فیصلے پر ناراض تھے اس سے۔۔۔

مگر وہ اسوقت خود کو پتھر کیے سب کچھ سہنے کو تیار تھی۔۔

تسکین بیگم کی بات پر وہ سر ہلاتی اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی۔۔ اس نے لباس بدل کر ہلکے فیروزی رنگ کا سادہ سا لباس زیب تن کیا تھا۔۔ چہرا بالکل دھلا دھلا یا تھا۔۔۔

کسی بھی قسم کی آرائش اور تیاری نہیں کی گئی تھی۔۔۔ اس کا دل عجیب سے خوف و وسوسوں میں گھرا ہوا تھا۔۔ نجانے وہ انسان کیسا تھا۔۔۔

"ارے دلہن صاحبہ ایسے کیوں بیٹھی ہیں آپ۔۔۔؟؟ تیار نہیں ہونگی اپنے شوہر نامدار کے لیے۔۔۔"

وہ گم صُم سی بیٹھی اپنی لامتناہی سوچوں میں غرق تھی۔۔ جب عینی کی آواز پر اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

عینی لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ سجائے اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ وہ یقیناً یہاں اس کا تماشا دیکھنے ہی آئی تھی۔۔۔

ورنہ اس سے زیادہ عینی کے نزدیک اس کی کبھی کوئی اہمیت نہیں تھی۔۔۔

"تم نے اچھا نہیں کیا میرے بھائی کے ساتھ۔۔۔ اس کی آنکھوں سے اس کا دکھ نظر آتا ہے۔۔ غصے میں آ کر اس کے لیلیٰ سے منگنی تو کر لی ہے مگر اس کا دل ابھی بھی تمہارے ساتھ ہے۔۔۔

تمہیں لگتا ہے تم یہ سب کر کے اپنی زندگی میں کبھی سکون حاصلِ کر پاؤ گی۔۔۔

ایک محبت کرنے والا دل توڑا ہے تم نے۔۔۔"

عینی کی آنکھوں میں اس کے لیے صرف غصہ اور نفرت تھی۔۔۔ اس کی تکلیف اور اذیت سمجھے بغیر اسے اس وقت صرف اپنے بھائی کی فکر تھی۔۔۔

ان لوگوں کو ہمیشہ سے اپنی خوشیوں کی فکر رہی تھی۔۔ اس بات کی زرا سی بھی پرواہ نہیں تھی کہ اس کا پورا خاندان داؤ پر لگا ہوا تھا۔۔۔ وہ ان سب کو برباد ہونے کے لیے بے یارومددگار چھوڑ کر اس کے بھائی کے ساتھ خوشیوں بھری زندگی کیسے گزار سکتی تھی۔

ویسے بھی وہاں اسے دل سے قبول نہیں کیا جا رہا تھا۔۔ ہمایوں کی ماں ہی اسے قبول کرنے کو تیار نہیں تھی۔۔

مگر وہ انہیں کچھ نہیں کہہ سکتی تھی۔۔۔ یہ لوگ ہمیشہ سے دوسروں کے معاملے میں بے حس ہی رہے تھے۔۔۔

انہیں صرف آپ اندر نظر آتا تھا۔۔۔ جیسے اس وقت اس کے گھر کے سبھی افراد کی اذیت اور درد سے بے بہرا ہو کر اس کے ماموں اور مامی مسلسل اس کے ماں باپ پر طنز کے تیر برسا رہے تھے۔۔

کہ وہ خود کو بچانے کے لیے اپنی بیٹی بیچ رہے تھے۔۔۔

زرناب نے اس وقت اپنے کان اور زبان بند کر لی تھی۔۔۔ وہ کسی بھی بات کا جواب نہیں دینا چاہتی تھی۔۔

اسے بس یہ چاہیے تھا کہ اس کی گھر والے محفوظ رہیں۔۔

کچھ ہی دیر بعد خلیل صاحب اپنے ساتھ کچھ انجان لوگوں کو لے کر آئے تھے۔۔۔ ابرار صاحب الگ تھلگ غصے بھرے بیٹھے تھے۔۔۔

اثاثے ہونے کے باوجود انہوں نے اپنی بہن کی مدد نہیں کی تھی۔۔۔ اور اب جب انہوں نے خود کوئی فیصلہ کیا تھا تو بھی ابرار صاحب کو اپنی شان کے خلاف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ہمایوں نے بھی نکاح میں شرکت کی تھی۔۔۔۔ زرناب نے اس کی آواز سنی تھی مگر چہرا اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد نکاح شروع ہوا تھا۔۔۔ دوسری جانب موجود شخص کو کال پر لیا گیا تھا۔۔۔ اس کی آواز سے وہ کوئی بڑا آدمی ہی لگ رہا تھا۔۔ زرناب کے گھر والوں کے چہرے پر سایہ سا لہرایا تھا۔۔۔

جبکہ باقی سب نے طنزیہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ کوئی ان کی مدد کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔ مگر آج یہاں تماشا دیکھنے سب آئے ہوئے تھے۔۔۔

دوسری طرف سے بولتا شخص کہیں سے بھی پینتیس سال کا نہیں لگا تھا۔۔۔

زرناب نے نگاہیں جھکائے نکاح نامے پر سائن کر دیا تھا۔۔۔ ہمایوں کی نگاہیں اس کے کانپتے ہوئے ہاتھ پر جمی ہوئی تھیں۔۔

اگلے ہی پل وہ مٹھیاں بھینچتا وہاں سے جانے لگا تھا جب عینی نے سے کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔

"بھائی رک جائیں۔۔ دیکھ کو تو جائیں۔۔۔ جس انسان کی خاطر لالچ میں آکر اس نے آپ کو کھویا ہے۔۔ وہ اس کی باپ کی عمر کا ہے یا باپ سے بھی بڑی عمر کا۔۔۔۔"

عینی کی آواز اتنی مدھم نہیں تھی۔۔ باآسانی سے کئی کانوں تک پہنچی تھی۔۔

تسکین بیگم کا دل بند ہونے لگا تھا۔۔۔ نکاح ہو چکا تھا۔۔۔ اب کوئی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ مگر ان کو ایسے لگ رہا تھا جیسے ان کا دل پھٹ جائے گا۔۔

بے بسی اور اذیت کی انتہا پر تھیں وہ۔۔۔ تحسین نے بھی بہتی آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

وہ سب لوگ ڈرے ہوئے تھے۔۔۔۔ نجانے اب آگے کیا ہونے والا تھا۔۔۔ زرناب نے اپنے گھر والوں کی مصیبت اپنے سر لے لی تھی۔۔

اب اس کے ماں باپ اور بہن بھائی محفوظ تھے۔۔۔ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانے والا تھا اب۔۔۔۔ اس کے باپ کے سر سے قرض کا بوجھ اتر چکا تھا۔۔۔

مگر اس کے ساتھ آگے کیا ہونے والا تھا وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔

اس کا چہرا اجھکا ہوا تھا اور وہ مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

پیسوں کا لین دین ہو چکا تھا۔۔۔ اس کے شوہر کا نام وراثت خان تھا۔۔۔

اس سے زیادہ اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔۔۔ اس نے نکاح کے فوراً بعد کسی سے بھی کوئی بات کیے بغیر کال کاٹ دی تھی۔۔۔ جیسے یہ اس کے لیے بہت کوئی غیر ضروری عمل تھا۔۔۔

"بھائی صاحب نکاح کے تمام کاغذات ایک دو دن میں تیار ہو جائیں گے۔۔۔ باقی ویزہ وغیرہ بھی وہ جلد ہی لگوا لیں گے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ایک مہینے میں سارا کام ہو جائے گا۔۔۔ وہ یہاں سے اکیلے ہی لندن جائے گی۔۔۔ آگے سے اس کا شوہر اسے لے لے گا۔۔۔"

خلیل صاحب کی بات پر تسکین بیگم کے وسوسے مزید بڑھ گئے تھے۔۔۔ زمان صاحب تھکن زدہ سے ایک جانب بیٹھے تھے۔

انہوں نے کسی سوچا تھا اپنے بچوں کے بارے میں اور اب کیا نصیب میں لکھا گیا تھا۔۔۔ جس سے وہ چاہ رہا بھی نہیں لڑ سکتے تھے۔۔۔

ان کی ناکامیوں کی سزا ان کی بیٹی کو بھگتنی پڑ رہی تھی۔۔۔ انہیں یہ سب کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

مگر وہ جانتے بوجھتے اپنی بیٹی کو اس اندھیرے کنویں میں دھکیلنے پر مجبور تھے۔۔۔

"نکاح مبارک ہو زرناب وراثت خان۔۔۔ امید کرتا ہوں اب دوبارہ زندگی میں کبھی ملاقات نہ ہو ہماری۔۔۔۔"

اس کی جانب نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتا ہمایوں اس پر طنز کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

زرناب نے اپنے لبوں کو بالکل سی رکھا تھا۔ وہ بالکل بہری ہو چکی تھی۔۔ کچھ بھی دکھائی اور سجھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ آگے کی پوری زندگی اس وقت بالکل تاریک معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اپنے بستر پر گرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

△△△△△△△△△△△△△△△

لندن کی سرد رات میں "گروسونور ہاؤس" کی عمارت روشنیوں سے نہائی ہوئی تھی۔۔۔۔ میفئیر کے اس مشہور علاقے میں آج رات کی یہ تقریب برطانیہ کے امیر ترین لوگوں کی محفل تھی۔۔۔۔

بڑی بڑی گاڑیوں کا قافلہ رولز رائس، بینٹلے، استون مارٹن ایک کے بعد ایک داخل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

بال روم کا داخلی دروازہ کھلتے ہی نظر آنے والا منظر دم بخود کر دینے والا تھا۔۔۔۔

کوئی عام انسان اگر یہ سب دیکھ لیتا تو اس سے اپنی آنکھوں پر یقین کر پانا مشکل ہو جانا تھا۔۔۔

مگر یہاں عام لوگوں کی کوئی جگہ نہیں تھی۔۔

پینتیس فٹ اونچی چھتیں، جن پر سنہری کام کی گئی نقاشی قدیم دور کی شان بیان کر رہی تھی۔۔۔ دیواروں پر بڑے بڑے آئینے لگے تھے جو کمرے کو دوگنا بڑا دکھاتے تھے۔۔۔

سنگ مرمر کا سفید فرش اتنا صاف تھا کہ اس میں لوگوں کے عکس واضح نظر آتے تھے۔۔۔۔

چھت سے لٹکتے ہوئے کرسٹل کے پانچ بڑے جھاڑ فانوس۔۔ ہر ایک میں سیکڑوں چھوٹے قطعے۔۔ روشنی کے ہزاروں ٹکڑے

پوری بال روم میں بکھیر رہے تھے۔۔۔ جب یہ روشنیاں مہمانوں کے ہیروں اور زیورات پر پڑتیں تو پوری فضا جگمگا اٹھتی تھی۔۔۔

کمرے کے ایک کونے میں بیس فٹ لمبا بار کاؤنٹر تھا۔۔۔ کالے گرینائٹ کا بنا، جس کے پیچھے باریشیز سوٹ میں ملبوس بارٹینڈرز مہارت سے ڈرنکس تیار کر رہے تھے۔۔۔ شیلفوں پر دنیا بھر کی مہنگی ترین شرابیں سجی تھیں۔۔۔ کچھ کی بوتلیں پچاس سال پرانی تھیں۔۔۔

دوسرے کونے میں تیس فٹ چوڑا سٹیج تھا، جس پر سرخ مخمل کا پردہ لٹکا تھا۔۔۔ سٹیج پر رنگین روشنیاں نیلی، جامنی، سنہری مسلسل بدل رہی تھیں۔۔۔

اور یہاں، اس سٹیج پر، دس حسین رقاصائیں اپنے جسموں کو موسیقی کی لہروں پر موڑ رہی تھیں۔ ان کے لباس کوئی سمندری نیلے رنگ میں، کوئی سرخ میں، کوئی سنہری میں ریشم اور شیفون کے بنے تھے جو ہر حرکت کے ساتھ لہراتے۔ ان کی کمریں لچکدار، بازو نرم، پاؤں ہلکے جیسے ہوا میں تیر رہی ہوں۔۔۔

موسیقی کی ٹیم پانچ ممبران سٹیج کے ایک طرف موجود تھی۔

وائلن، چیلو، پیانو، اور ڈرمز کی آوازیں مل کر ایک سحر انگیز دھن بنا رہی تھیں۔۔۔

بال روم میں تقریباً دو سو لوگ موجود تھے۔۔۔ مرد زیادہ تر سیاہ یا نیوی بلیو ٹکسیڈو میں، کچھ تھری پیس سوٹ میں، عورتیں لمبے گاؤنز میں، جن کی قیمتیں لاکھوں میں تھیں۔ ہیرے، پنّے، نیلم کے ہار اور بالیاں روشنیوں میں چمک رہی تھیں۔۔۔۔

لوگ چھوٹے چھوٹے گروپوں میں کھڑے تھے۔۔۔ کچھ شیمپین کے گلاس ہاتھوں میں تھامے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے۔۔۔

ان کی آوازوں میں برطانوی لہجے کی نفاست تھی، مگر کچھ میں عربی، اطالوی، فرانسیسی اور یونانی لہجے بھی شامل تھے۔۔۔

یہ صرف امیر لوگ نہیں تھے۔۔ یہ طاقتور لوگ تھے۔۔۔

بزنس ٹائکون، پراپرٹی ڈیولپرز، شپنگ مغل، آرٹ کلکٹرز، اور کچھ ایسے لوگ جن کے کاروبار کی تفصیلات کسی کو معلوم نہیں تھیں مگر جن کے بینک اکاؤنٹس میں اربوں پاؤنڈز تھے۔۔۔۔

دیواروں کے ساتھ لگی میزیں سفید کپڑوں سے ڈھکی پر کھانوں کی قطاریں سجی تھیں۔ کیویار، لابسٹر، واگیو بیف، ٹروفل پاستا، فوئی گراس، اور درجنوں دوسرے پکوان۔۔۔ ہر ڈش کے ساتھ چھوٹے کارڈ رکھے تھے جن پر ان کا نام اور شیف کی تفصیل لکھی تھی۔۔۔

ویٹرز سفید شرٹ، سیاہ باؤ ٹائی اور سیاہ پتلونوں میں خاموشی سے ٹرے لے کر گھوم رہے تھے۔۔۔ کوئی شیمپین کے گلاس پیش کر رہا تھا، کوئی کینیپس۔۔۔

سب آپس میں مصروف تھے۔۔۔ جب ہال روم کے مرکزی دروازے پر ہلکی سی حرکت ہوئی۔ دو افراد اندر داخل ہوئے۔۔۔

پہلا شخص تیس سال کی عمر، قد چھ فٹ، جسم مضبوط اور چوڑا۔۔۔

اس کا سیاہ تھری پیس سوٹ اطالوی ڈیزائنر کا تھا۔ فٹنگ اتنی پرفیکٹ کہ جیسے اس کے جسم کی پیمائش کر کے سلا گیا ہو۔۔۔

کوٹ کے بٹن بند تھے، اندر سفید قمیض کے ساتھ سیاہ ٹائی۔۔۔

جوتے ہینڈ میڈ اطالوی لیدر کے، اتنے چمکدار کہ فرش کی روشنی ان میں منعکس ہو رہی تھی۔۔۔

یہ شاہ زمار خانزادہ تھا۔۔۔

اس کے بال گہرے سیاہ، پیچھے کی طرف جھٹکے سے سنوارے ہوئے، مگر اتنے سخت جیل میں نہیں کہ بے جان لگیں۔۔۔۔ چند لٹیں ماتھے پر آکر گری تھیں جو اسے ایک خطرناک کشش دیتی تھیں۔۔۔۔

اس کا چہرہ تیکھے نین نقش۔۔۔۔ جبڑے کی لائن مضبوط اور واضح، جیسے سنگ تراش نے سنگ مرمر سے تراشی ہو۔۔۔ دو دن کی ہلکی سی داڑھی جو اسے rough مگر sophisticated لک دیتی تھی۔۔۔

آنکھیں گہری بھوری، جو کبھی سیاہ لگنے لگتی تھیں۔۔۔ جن میں ایک عجیب سی تاریکی تھی۔ یہ آنکھیں کچھ دیکھتیں مگر کچھ ظاہر نہیں کرتیں تھیں۔۔۔۔

اس کے ہونٹ نیم سیاہی، سختی سے بند چہرے پر کوئی مسکراہٹ نہیں، کوئی جذبات نہیں۔۔۔ بس ایک خالی، سرد تاثر۔۔۔۔

اس کی چال اعتماد سے بھری۔۔۔ ہر قدم مضبوط، ہر حرکت calculated۔ جب وہ چلتا تو لوگ خود بخود راستہ دیتے تھے۔۔۔ نہ اس لیے کہ وہ دھکیلتا تھا، بلکہ اس لیے کہ اس کی موجودگی میں

ایک ایسی طاقت تھی جو بغیر کہے لوگوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کرتی تھی۔۔۔

اس کے ساتھ دوسرا شخص احمد شاہ تھا۔۔۔ اس سے چھوٹا قد، ہلکا موٹا، زیادہ friendly چہرہ مسکراتا ہوا۔۔۔ وہ گہرے رنگ کے سوٹ میں تھا۔

شاہ زمار خانزادہ سے بالکل مختلف شخصیت۔۔۔ ہنس مکھ باتونی سا۔۔۔ پھر بھی ان دونوں کی بہت گہری دوستی تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ ایک ساتھ پائے جاتے تھے۔۔۔

"زمار ذرا مسکرا بھی لو یار۔۔۔ لگتا ہے جیسے کسی کے جنازے میں آئے ہو۔۔۔۔"

احمد نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اس کی بات کا زمار نے جواب نہیں دیا۔ اس نے اپنے کوٹ کے اندر سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا اور ایک سگریٹ نکال کر ہونٹوں میں دبا یا۔۔

پھر سونے کے زپو لائٹر سے آگ لگائی تھی۔۔۔

پہلا کش دھواں گہرائی سے اندر لیا، پھر آہستہ سے ناک سے نکالا۔۔۔

اس کے تاثرات بہت خطرناک ہوتے تھے۔۔۔ دیکھنے والے کو جما کر رکھ دینے والے۔۔۔۔

"یہاں smoking section کہاں ہے؟؟؟؟"

شاہ زمار نے پوچھا تھا۔۔۔ اس کی آواز گہری تھی، ہر لفظ واضح اور سرد۔۔۔۔

"پتا نہیں یار۔۔۔۔ چلو بار کی طرف چلتے ہیں۔۔۔۔"

احمد نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں بھیڑ کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے تھے۔۔۔

جو بھی شاہ زمار خانزادہ کو دیکھتا ایک لمحے کو رک جاتا۔۔۔ کچھ لوگ اسے پہچانتے تھے۔۔۔

"وہ شاہ زمار خانزادہ۔۔۔۔"

کسی نے دھیمی آواز میں کہا تھا۔۔۔

"کون شاہ زمار خانزادہ؟؟؟؟"

دوسرے نے پوچھا تھا۔۔۔ وہ شاید وہاں نیا آیا تھا۔۔

"خانزادہ انٹرپرائزز کا مالک۔۔۔ لندن میں سب سے بڑے کنسٹرکشن اور رئیل اسٹیٹ کے کاروبار میں سے ایک۔۔۔ اس کے پاس موجود دولت کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔۔۔"

ستائشی اور متاثر کن انداز میں بتایا گیا تھا۔۔

"اتنی کم عمری میں؟"

اس کی جانب دیکھ کر اس شخص نے پوچھا تھا۔۔۔

شاہ زمار خانزادہ دیکھنے میں پچیس تک کا لگتا تھا۔۔

"اس نے تیس سال کی عمر میں وہ کچھ کیا ہے جو لوگ ساٹھ سال میں نہیں کر پاتے۔ مگر سنا ہے بہت ruthless ہے۔۔۔۔ جو اس کے راستے میں آئے، اسے کچل دیتا ہے۔۔۔۔"

شاہ ذمار ان سب باتوں سے بے خبر بار کی طرف بڑھتا رہا تھا۔۔

"دو شیمپین، پلیز۔۔۔۔۔"

بار کاؤنٹر پر پہنچ کر احمد نے آرڈر دیا تھا۔۔

"ایک۔"

ذمار نے ٹھنڈی آواز میں کہا تھا۔۔۔

"میرے لیے مینرل واٹر۔۔۔۔۔"

بارٹینڈر نے سر ہلایا اور ڈرنکس تیار کرنے لگا۔ وہ شراب نہیں پیتا

تھا۔۔۔ مگر سیگریٹ اس کے لیے اس کی آکسیجن سے کم نہیں

تھا۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ اس کے اعنابی ہونٹ اب سیاہی مائل ہو چکے

تھے۔۔۔

زمار نے بار کے کونے میں ایک ایش ٹرے دیکھی اور وہاں کھڑا ہو

گیا۔۔۔۔

اس نے سگریٹ سے ایک اور لمبا کش لیا، آنکھیں بند کیں، پھر دھواں آہستہ سے باہر نکالا۔۔۔

"تم شراب کیوں نہیں پیتے؟"

احمد نے پوچھا۔۔۔۔ یہ وہاں عام بات تھی۔۔۔

"مجھے پسند نہیں۔"

ذمار کا جواب مختصر تھا۔۔۔

" کبھی پی ہے؟"

احمد اسے پچھلے پانچ سالوں سے جانتا تھا۔۔

"نہیں۔"

بھاری سرد لہجے میں جواب دیا گیا تھا۔۔۔

"کیوں؟"

ذمار نے اسے ایک نظر دیکھا تھا۔۔۔ ایسی نظر جس میں واضح پیغام تھا کہ بہت سوال نہ پوچھو۔۔۔

احمد خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

ڈرنکس ان کے سامنے پیش کی گئی تھیں۔۔۔

احمد نے شیمپین کا گلاس اٹھایا ذمار نے منرل واٹر کا، اس نے ایک گھونٹ لیا، پھر گلاس بار پر رکھ دیا۔ تھا۔۔۔

اس کی نظریں بال روم میں گھوم رہی تھیں۔ لوگوں کی جانچ کر رہا تھا۔۔۔

ہر شخص کو، ہر حرکت کو۔۔۔ یہ اس کی عادت تھی۔۔۔ ہمیشہ چوکنا، ہمیشہ باخبر۔۔۔۔

سٹیج پر رقاصائیں ایک نیا ڈانس شروع کر رہی تھیں۔۔۔۔ موسیقی کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔۔۔ ان کے جسم تیزی سے گھوم رہے تھے، بال ہوا میں لہرا رہے تھے۔۔

زمار نے ایک لمحے کو ان کی طرف دیکھا، پھر نظریں ہٹا لیں تھیں۔۔۔ بے دلچسپی سے۔۔۔۔

"واہ، کیا performance ہے!"

احمد ہر شے کو وہاں انجوائے کر رہا تھا۔۔۔ جبکہ زمار اس کے مدہوش انداز پر اسے گھور کر رہ گیا تھا۔۔

زمار نے سگریٹ پر ایک اور کش لگایا تھا۔۔۔

تبھی اس کے عقب سے ایک آواز آئی تھی۔۔۔۔

مخملی، نرم، مگر کشش سے بھری۔۔۔

"Excuse me..."

زمار نے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

اس کے سامنے ایک لڑکی کھڑی تھی۔۔۔ پچیس چھبیس سال کی۔۔۔ لمبا قد۔۔۔ اس نے سرخ رنگ کا لمبا گاؤن پہنا تھا۔۔۔ کمر سے ناپید۔۔۔

جو اس کی سفید کمر کو بے نقاب کرتا تھا۔۔۔۔ گاؤن کے اوپری حصے میں موتیوں کا کام تھا جو روشنیوں میں چمک رہا تھا۔۔۔۔

اس کے بال سنہری بھورے ایک طرف سے کندھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

چہرہ خوبصورت، میک اپ perfect آنکھیں سبز، جن میں دلکشی بھری تھی۔ ہونٹوں پر سرخ لپ اسٹک، اور ایک مسکراہٹ۔۔۔۔

اس کے گلے میں ہیروں کا ہار، کانوں میں لمبی بالیاں ہاتھ میں شیمپین کا گلاس۔۔۔۔۔ وہ بلاشبہ ایک حسین ترین لڑکی تھی۔۔۔۔

"جی؟؟؟؟"

زمار نے اپنے مخصوص سرد اور مغرور لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔۔

اس کے چہرے پر کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ اکیلے لگ رہے ہیں یہاں۔۔۔"

اس لڑکی نے اپنی مسکراہٹ مزید چوڑی کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اس کی نظریں کب سے شاہ ذمار خانزادہ پر تھیں۔۔۔

مگر اس کو مخاطب کرنے کی ہمت بڑی مشکل سے کر پائی تھی

وہ۔۔۔

"میں سوچ رہی تھی۔۔۔ کیا میں آپ کو کمپنی دے سکتی ہوں؟"

اس نے یہ کہتے ہوئے ایک قدم ذمار کے قریب رکھا تھا۔

اس کے مہنگے پرفیوم کی خوشبو ہوا میں پھیل گئی تھی۔۔۔

زمار نے اسے ایک نظر دیکھا۔ اس کی آنکھیں اس کے چہرے پر گئیں۔۔ پھر واپس اپنی سگریٹ پر۔۔۔

اس نے گہرا ایک کش لیا تھا۔۔۔

"نہیں۔"

ایک ہی لفظ سرد اور واضح۔۔۔۔

لڑکی مسکراتے ہوئے اس کے صاف انکار پر ہلکی سی جھجک گئی تھی مگر اس نے ہمت نہیں ہاری تھی۔۔۔

"پر میں۔۔۔۔"

اس نے ایک اور قدم قریب رکھا تھا۔۔۔

"میرا نام اینا بیلا ہے۔ میں۔۔۔۔"

اس کے مضبوط سینے پر ہاتھ رکھنے کو تھی وہ۔۔۔۔ مگر مقابل کے وحشت ناک لہجے پر لرز اٹھی تھی۔۔۔

"مجھے دلچسپی نہیں۔۔۔۔۔"

زمار نے اس کی بات بیچ میں کاٹ دی تھی۔۔۔۔ اس کی آواز میں اب واضح سختی آ گئی تھی۔۔۔۔

"پر آپ کو شاید معلوم نہیں میں کون۔۔۔۔"

وہ شاید ہوں مسترد کیے جانے کی توقع نہیں کر رہی تھی۔۔۔ اس پر یہاں موجود سبھی مردوں کی نظریں تھیں۔۔۔

مگر وہ اس کے پاس آئی تھی۔۔۔ کیونکہ اسے سب مردوں میں وہی سب سے بہترین لگا تھا۔۔۔

شاہ زمار خانزادہ نے اپنی سیاہی میں ڈوبی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

اس بار اس کی نظر میں وارننگ، سختی، اور ایک خاموش وحشت تھی۔۔۔

"نہیں کا مطلب نہیں ہوتا ہے۔۔۔"

اس نے دھیمی مگر سخت آواز میں کہا تھا۔۔۔

"اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تم کون ہو۔ میں اکیلا رہنا پسند کرتا ہوں۔"

مغرورانہ انداز تھا۔۔۔ اسے کسی کی ضرورت نہیں تھی۔۔

اس لڑکی کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں شرمندگی اور غصہ دونوں آ گئے۔

اس توہین پر اس کے ہونٹ کانپے، مگر اس نے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔

سب لوگ اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔ آج سے پہلے اس کے ساتھ کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس کی توجہ مقابل سے کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"دیکھیں، میرا دوست ذرا۔۔۔"

احمد نے بیچ میں آنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"رہنے دو، احمد۔۔۔"

زمار نے اسے بھی روک دیا تھا۔۔۔۔

لڑکی نے ایک آخری نظر زمار کو دیکھا تھا۔۔۔

اب اس کی آنکھوں میں غصے کے ساتھ ساتھ نفرت بھرے تاثرات تھے۔۔۔

پھر اپنی گردن اکڑا کر وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔ اس کی ہیلز کی آواز سنگ مرمر پر گونج رہی تھی۔۔۔

"زمار تم نے پھر کسی کا دل توڑ دیا۔۔۔ بندہ کتنا ہی امیر ہو اور مغرور ہو۔۔۔ لڑکیاں تو اچھی لگتی ہی ہیں۔۔۔"

احمد نے افسوس سے سر ہلایا تھا۔۔۔

اتنی حسین لڑکی کو بھلا کیسے کو ریجکٹ کر سکتا تھا۔۔۔

"تو تم اس کے پیچھے جاؤ۔"

ذمار نے سگریٹ ختم کر کے ایش ٹرے میں مسل دیا تھا۔۔۔ احمد اس کی بات پر اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

اس لڑکی نے ایک نگاہِ غلط بھی احمد پر نہیں ڈالی تھی۔۔۔

پورا ٹائم اس کا فوکس ذمار ہی تھا۔۔۔

"مجھے فضول چیزوں میں وقت ضائع کرنا پسند نہیں۔"

اسے پرواہ نہیں تھی کسی کے دل ٹوٹنے کی۔۔۔ نہ اس نے کبھی کسی کو دعوت دی تھی کہ اس کے پاس آکر اپنا دل تڑوائیں۔۔۔

"فضول؟ وہ کتنی خوبصورت تھی۔"

احمد شاکی لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"خوبصورتی صرف باہر کی ہوتی ہے، احمد۔"

زمار نے ایک نئ سگریٹ نکالی تھی۔۔۔

"اور میں۔۔۔ میں باہر کی چیزوں میں دلچسپی نہیں رکھتا۔"

اس نے سگریٹ جلائی۔۔۔ پہلا کش اور پھر دھواں۔۔۔

یہ اس کا پسندیدہ شغل تھا۔۔۔

"تو تمہیں کس چیز میں دلچسپی ہے؟"

احمد کے سوال پر زمار نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں وہی تاریکی تھی۔۔۔

"اس میں جو ملتا نہیں۔"

اس نے عجیب سے انداز میں کہا تھا۔۔۔

احمد سمجھ نہیں سکا کہ اس کا مطلب کیا ہے، مگر اس نے مزید سوال نہیں کیا تھا۔۔۔

پانچ سال سے وہ یہ ہی نہیں سمجھ پایا تھا۔۔۔ کہ یہ شخص اپنی زندگی میں چاہتا کیا تھا۔۔

اسی وقت اچانک بال روم کی روشنیاں کم ہوئی تھیں۔۔۔ سٹیج پر سپاٹ لائٹ جلی اور موسیقی رک گئی تھی۔۔۔ رقاصائیں بھی سٹیج سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔

لوگوں کی بات چیت آہستہ ہوئی۔ سب کی توجہ سٹیج کی طرف مڑ گئی تھی۔۔۔

سٹیج کے درمیان ایک شخص آیا تھا۔۔۔ ساٹھ کے قریب، سفید بال، tailcoat میں۔ یہ نیلامی کا ماہر تھا۔

"لیڈیز اینڈ جنٹلمین۔۔۔"

اس کی آواز بلند اور واضح تھی، مائیکروفون سے گونج رہی تھی۔

"آج کی شام میں آپ کا استقبال کرتے ہوئے مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے۔"

اس نے سامنے کھڑے لوگوں کو دیکھتے خوش دلی سے کہا تھا۔۔

"آج ہمارے پاس ایک بہت ہی خاص اور نایاب چیز ہے۔۔۔ ایک ایسی چیز جو تاریخ کا حصہ ہے، جو قدیم مصر کی شان ہے، جو صدیوں کی یادیں اپنے ساتھ سموئے ہوئے ہے۔"

لوگوں میں سرگوشیاں شروع ہوئی تھیں۔۔۔

نیلام کار نے اشارہ کیا تھا۔۔۔

سٹیج کے پیچھے سے دو محافظ سیاہ سوٹ میں ایک میز لائے تھے۔۔۔۔

میز پر ایک شیشے کا باکس رکھا تھا۔۔۔ تقریباً ایک فٹ لمبا، آدھا فٹ چوڑا۔۔۔۔

باکس کے اندر سرخ مخمل کے تکیے پر ایک انگوٹھی رکھی تھی۔۔۔۔

سپاٹ لائٹ اس پر فوکس ہوئی تھیں۔۔۔۔

اور پھر۔۔۔ پورا ہال خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

انگوٹھی سونے کی تھی۔۔۔

مگر اتنا پرانا سونا کہ اس کی چمک میں تاریخ کی گہرائی تھی۔ بینڈ پر قدیم مصری نام کندہ تھے۔ اور بیچ میں ایک نیلا ہیرا بارہ کیرٹ کا جگمگا رہا تھا۔۔۔

یہ ہیرا۔۔ یہ عام ہیرا نہیں تھا۔ اس کی نیلاہٹ اتنی گہری تھی کہ جیسے سمندر کی گہرائیوں کو اس میں قید کر دیا گیا ہو۔۔۔

جب روشنی اس پر پڑتی تو ہیرے کے اندر سے نیلی شعاعیں نکل کر پورے بال روم میں پھیل جاتیں تھیں۔۔

لوگ حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"لیڈیز اینڈ جنٹلمین۔۔۔"

نیلام کار نے اعلان کیا۔

""بلڈ آف قاہرہ۔۔۔"

چند سیکنڈز کے لیے وہ رکا تھا۔۔۔

"یہ انگوٹھی فرعون رامسیس دوم کے دور سے تعلق رکھتی ہے۔۔۔ تین ہزار سال پرانی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ فرعون نے اپنی محبوبہ ملکہ نفرتاری کو تحفے میں دی تھی۔ یہ انگوٹھی مصر کے شاہی خاندان میں نسل در نسل منتقل ہوتی رہی، پھر کسی نامعلوم وجہ سے گم ہو گئی۔ ڈیڑھ سو سال پہلے ایک آثار قدیمہ کی کھدائی میں یہ دوبارہ ملی۔"

نیلام کار نے اپنا ہاتھ انگوٹھی کی طرف اٹھایا تھا۔۔۔

"اس ہیرے کو 'Midnight Blue' کہا جاتا ہے - کیونکہ اس کی نیلاہٹ اتنی گہری ہے کہ آدھی رات کے آسمان کی یاد دلاتی ہے۔ یہ دنیا میں اپنی نوعیت کا واحد ہیرا ہے۔"

پورے ہال میں سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔

"اور آج۔۔۔"

نیلام کار نے ڈرامائی انداز میں کہا تھا۔۔

"یہ آپ میں سے کسی ایک کا ہو سکتا ہے۔"

لوگوں میں ہلچل ہوئی۔ کچھ نے اپنے ساتھیوں سے سرگوشیاں شروع کر دیں تھیں۔۔۔

زمار بار پر کھڑا سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔۔۔ اس نے سٹیج کی طرف ایک نظر ڈالی تھی۔۔۔

لاپرواہ، غیر دلچسپی بھری۔۔۔۔۔

"زمار یہ دیکھو! کیا شاندار چیز ہے!"

احمد کو وہ بہت پسند آئی تھی۔۔۔ زمار نے جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

"شروعاتی قیمت۔۔۔ پانچ ملین پاؤنڈز!"

نیلام کار نے اعلان کیا تھا۔۔

بال روم میں سر گوشیوں کی آوازیں آنے لگی تھیں۔۔۔

پانچ ملین۔۔۔ یہ کوئی چھوٹی رقم نہیں تھی، یہاں موجود امیر ترین لوگوں کے لیے بھی۔۔۔۔

"نیلامی پندرہ منٹ میں شروع ہو گی۔"

نیلام کار نے کہا۔

"آپ حضرات اس کو قریب سے دیکھ سکتے ہیں۔"

محافظ باکس کے ارد گرد کھڑے ہو گئے۔ لوگ آہستہ آہستہ سٹیج کی طرف بڑھنے لگے تھے۔۔۔ قطار بنا کر۔۔۔

"چلو دیکھتے ہیں۔۔۔"

احمد نے زمار کا بازو پکڑا تھا۔۔۔۔

"تم جاؤ۔"

زمار نے بے دلی سے اپنا بازو چھڑایا تھا۔۔۔

"یار، اتنی نایاب چیز ہے۔ کم از کم دیکھ تو لو۔"

وہ منہ بناتے بولا تھا۔۔۔ یہ شخص کبھی جو اپنی مرضی کے بغیر کسی کی سن لے۔۔۔

"ایک انگوٹھی ہی تو ہے۔۔۔"

ذمار نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے سینکڑوں انگوٹھیاں دیکھی ہیں۔ میرے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔۔"

اس کو زرا برابر بھی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔۔

"پر یہ تین ہزار سال پرانی ہے!"

احمد نے اس پر واضح کیا تھا۔۔۔

"تو؟"

زمار نے اپنی سگریٹ ختم کی تھی۔۔۔۔وہ شخص تھکتا بھی نہیں تھا اپنے اس شغل سے۔۔۔

"پرانے ہونے سے کوئی چیز قیمتی نہیں ہو جاتی۔۔۔۔"

وہ اب ہال پر ایک نظر دوڑا رہا تھا۔۔۔

"تم بھی عجیب انسان ہو زمار۔"

احمد نے سر ہلایا اور قطار میں شامل ہونے چلا گیا تھا۔۔۔۔

زمار تنہا رہ گیا۔۔۔ اس نے نئی سگریٹ جلائی، ایک لمبا کش لیا۔۔۔ اس کی آنکھیں بال روم میں گھوم رہی تھیں۔۔۔

لوگ سٹیج کے قریب جمع ہو رہے تھے۔ ہر کوئی انگوٹھی دیکھنا چاہتا تھا۔ عورتیں اپنے شوہروں سے کہہ رہی تھیں کہ بولی لگائیں۔ مرد اپنے کیلکولیٹر نکال کر ہند سے دیکھ رہے تھے۔

زمار نے ایک گھونٹ پانی کا لیا، پھر واپس سگریٹ ہونٹوں سے لگایا تھا۔۔۔

تبھی اس کی نظر کمرے کے دوسرے کونے میں کھڑے ایک شخص پر پڑی تھی۔۔۔

وہ شخص بھی سٹیج کی قطار میں شامل نہیں ہوا تھا۔ وہ بھی دور کھڑا، شراب کا گلاس ہاتھ میں، پرسکون انداز میں انگوٹھی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ کاشان ہمدانی تھا۔۔

عمر پینتیس سال کے قریب تھی۔۔۔

قد چھ فٹ ایک انچ۔۔۔ پرکشش شخصیت۔۔۔ ہال میں نمایاں۔۔۔ مگر وہ شاہ ذمار خانزادہ کے ٹکر کا پھر بھی نہیں تھا۔۔۔

اس کا سوٹ گہرے نیوی بلیو رنگ کا تھا۔۔۔

اس کے کندھے چوڑے اور مضبوط۔۔۔

سانولا رنگ مگر صحت مند چہرا۔۔۔ خوبصورت نین نقش مگر ذمار جیسے تیکھے نہیں۔۔۔ اس کے چہرے میں تجربہ کاری نمایاں تھی۔۔۔

اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔

وہ کانفیڈنٹ تھا مگر مغرور نہیں۔۔۔

ہاتھ میں کرسٹل کا گلاس، جس میں پرانی دیسی شراب تھی۔۔۔

اس کے ساتھ تین لوگ کھڑے تھے۔۔۔ ایک اس کے کان میں کچھ کہہ رہا تھا۔ کاشان سن رہا تھا۔۔ مسکرا رہا تھا۔۔ گلاس سے سپ لے رہا تھا۔۔

اس کی پوری شخصیت میں ایک ٹھہراؤ تھا۔۔

کاشان کی آنکھیں سٹیج پر انگوٹھی پر تھیں۔ وہ غور سے دیکھ رہا تھا- خاموشی سے۔۔

پھر۔۔۔ اس کی نظر زمار پر پڑی تھی۔۔

ایک لمحے کے لیے۔۔۔

دونوں کی آنکھیں ملیں۔۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کو عجیب انداز میں دیکھا تھا۔۔۔

کوئی تاثر نہیں ابھرا تھا۔۔۔۔ نہ ذمار کے چہرے پر، نہ کاشان کے چہرے پر۔۔۔

بس ایک خاموش، گہری نظر۔۔۔۔۔

پھر دونوں نے اپنی نظریں ہٹالی تھیں۔۔۔

کاشان نے شراب کا گھونٹ لیا۔ ذمار نے سگریٹ کا کش۔۔۔۔

مگر ہوا میں کچھ بدل گیا تھا۔

احمد قطار سے واپس آیا۔۔۔

"زمار وہ انگوٹھی۔۔۔ یار، اتنی خوبصورت ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ اس نیلے ہیرے کو دیکھ کر لگتا ہے جیسے۔۔۔"

"احمد۔"

زمار نے اسے بیچ میں روکا۔

"وہ کون ہے؟"

اس نے اپنی سگریٹ کے ذریعے کاشان کی طرف اشارہ کیا۔

"وہ؟ کاشان ہمدانی۔"

احمد نے تعاقب میں دیکھا تھا۔۔۔

"کون ؟"

اس نے پھر سے سوال کیا تھا۔۔۔

"کاشان ہمدانی۔"ا

احمد نے دھیمی آواز میں کہا تھا۔۔۔

"تم نہیں جانتے اسے ؟"

اس نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں۔"

ٹھہرے ہوئے انداز میں اس نے جواب دیا تھا۔۔۔

انداز بالکل اجنبیت بھرا تھا۔۔۔

"یار، وہ لندن کا سب سے بڑا شپنگ اور امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار چلاتا ہے۔ ہمدانی انٹر نیشنل۔ اس کے جہاز پوری دنیا میں جاتے ہیں۔ اس کے پاس بہت دولت ہے۔۔۔۔

تمہاری ٹکر میں آتا ہے کہیں نہ کہیں۔۔۔ مگر تمہارے بہت سارے اثاثوں کا تو مجھے بھی نہیں پتا۔۔ اس لیے میں حساب نہیں لگا سکتا۔۔۔ تم دونوں میں سے زیادہ امیر کون ہے۔۔۔"

احمد اپنی ہی دھن میں بولے جا رہا تھا۔۔۔

ذمار نے کاشان کو ایک اور نظر دیکھا تھا۔۔ نے تاثر چہرے کے ساتھ۔۔۔

"اور۔۔۔"

احمد نے آہستہ سے کہا۔

"وہ تمہارا سب سے بڑا حریف ہے کاروبار میں۔"

اس نے ایسے بات کی تھی۔۔ جیسے بہت راز کی بات ہو۔۔۔

"کیسے؟"

اس پوری پارٹی میں کاشان واحد انسان تھا۔۔۔ جس میں شاہ زمار خانزادہ دلچسپی لے رہا تھا۔۔۔

"کیونکہ تم دونوں اکثر پروجیکٹ پر bid لگاتے ہو۔ کبھی تم جیتتے ہو، کبھی وہ۔۔۔ مگر مارکیٹ میں سب جانتے ہیں کہ تم دونوں میں مقابلہ ہے۔

تم نے کبھی ان باتوں پر غور ہی نہیں کیا۔ تم اپنی ہی دنیا میں ہوتے ہو۔۔۔ اس لیے نہیں جانتے اسے۔۔

مگر وہ تمہیں بہت اچھے سے جانتا اور پہچانتا ہے۔۔۔ اس کا کہنا ہے وہ تمہارے ساتھ انٹرویوز سنتا ہے۔۔"

احمد اس کی دلچسپی دیکھ بتانے لگا تھا۔۔ جس نے سگریٹ کا آخری کش لیا، پھر اسے مسل دیا تھا۔۔۔

اسے مسل دینا بہت پسند تھا۔۔۔ چاہے وہ چیزیں ہوں یا انسان۔۔۔

"اچھا۔"

اس نے بس اتنا کہا تھا۔۔۔

"تم اس سے ملے نہیں کبھی؟"

احمد کو حیرت ضرور ہوئی تھی اس بات سے۔۔۔

"نہیں۔"

وہ بہت کم بولتا تھا۔۔۔

"عجیب ہے۔ لندن کے دو سب سے بڑے کاروباری اور سب سے بڑے حریف ایک دوسرے سے کبھی ملے نہیں ہے۔۔۔ جبکہ اس وقت بھی ایک ہی پارٹی میں موجود تھے۔۔۔"

احمد نے حیرت کا اظہار کیا تھا۔۔۔

زمار نے کچھ نہیں کہا۔۔۔۔

سٹیج پر نیلام کار واپس آیا تھا۔۔۔۔

"لیڈیز اینڈ جنٹلمین، اب ہم نیلامی شروع کرتے ہیں۔"

لوگ اپنی جگہوں پر آ گئے۔ بال روم میں کرسیوں کی قطاریں لگی تھیں۔۔۔

سٹیج کے سامنے لوگ بیٹھنے لگے تھے۔۔۔

کچھ لوگ کھڑے بھی رہے تھے۔۔۔ کونوں میں، بار کے قریب۔۔۔

شاہ ذمار خانزادہ نے بھی کھڑے رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔ وہ بار کے پاس ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا، سگریٹ جلائی تھی۔۔۔

کاشان بھی اپنی جگہ پر کھڑا رہا تھا۔ کمرے کے دوسری

طرف۔۔۔۔

نیلام کار نے شروع کیا تھا۔۔

"تو۔۔۔ بلڈ آف قاہرہ۔۔۔۔ شروعاتی قیمت پانچ ملین پاؤنڈز۔"

اس نے اپنا ہتھوڑا اٹھایا۔

"کیا کوئی پانچ ملین سے شروعات کرنا چاہتا ہے؟"

ایک لمحے کی خاموشی۔۔۔۔

پھر ایک ہاتھ اٹھا تھا۔۔۔ بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے۔

ایک بزرگ شخص تھا سفید بالوں والا۔۔۔

"پانچ ملین! نمبر سینتیس۔"

نیلام کار نے اعلان کیا۔

لوگوں نے تالیاں بجائی تھیں۔۔۔ یہاں نیلامی کا منظر ہمیشہ بہت دلچسپی بھرا ہوتا تھا۔۔۔

"پانچ ملین۔ کوئی ساڑھے پانچ ملین؟"

ایک اور ہاتھ اٹھا۔۔۔ ایک عورت کا، جس نے سبز رنگ کا گاؤن پہنا تھا۔

"ساڑھے پانچ ملین! نمبر اکیاون۔"

"ذمار یہ دیکھو! کیسے بولیاں لگ رہی ہیں!"

احمد ایکسائیٹڈ ہوا تھا۔۔۔

ذمار خاموش کھڑا سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔

"چھ ملین!"

ایک تیسری آواز آئی تھی۔۔۔

"ساڑھے چھ ملین!"

"سات ملین!"

بولیاں تیزی سے بڑھ رہی تھیں۔۔۔ ہاتھ بار بار اٹھ رہے تھے۔۔

اور پھر۔۔۔ کاشان ہمدانی نے اپنا ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔

بہت آہستہ سے۔ بہت سکون سے۔ جیسے کوئی بڑی بات نہ ہو۔۔۔۔

"ساڑھے سات ملین۔"

اس کی آواز گہری، واضح اور کانفیڈنس بھری تھی۔۔۔

لوگوں میں ہلچل ہوئی۔ سب نے کاشان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

وہ شراب کا گھونٹ لے رہا تھا، چہرے پر وہی ہلکی مسکراہٹ تھی۔۔۔

"ساڑھے سات ملین! نمبر اٹھارہ۔۔۔ مسٹر ہمدانی۔ کوئی آٹھ ملین؟"

نیلام کار نے کہا تھا۔۔۔

ہر طرف خاموشی تھی۔۔۔

لوگ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ ساڑھے سات ملین۔۔۔

یہ بہت بڑی رقم تھی۔۔۔

"ساڑھے سات ملین... ایک بار..."

تبھی ایک نیا ہاتھ اٹھا۔۔۔۔

"آٹھ ملین!"

ایک شخص پچاس کے قریب، موٹا، گنجا۔۔۔

لوگوں میں پھر ہلچل مچا تھی۔۔۔

کاشان نے اپنے اسسٹنٹ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

وہ اس کے کان میں کچھ کہہ رہا تھا۔ کاشان سن رہا تھا، سر ہلا رہا تھا۔

پھر اس نے واپس اپنا ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔

"ساڑھے آٹھ ملین۔ "

اس کی آواز میں وہی سکون تھا۔۔۔

"زمار اسے دیکھو۔ کتنے سکون سے بولیاں لگا رہا ہے۔ "

احمد نے زمار کی طرف دیکھا۔

زمار نے کاشان کو دیکھا۔۔۔ جو پہلے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں کچھ چمک رہا تھا۔۔۔۔ دلچسپی۔۔۔۔
تجسس۔۔۔۔۔ یا کچھ اور۔۔۔۔

ان دونوں کے دیکھنے کے انداز سے نہیں لگتا تھا کہ وہ اجنبی تھے۔۔۔

کاشان ہمدانی شاید شاہ ذمار خانزادہ کی خاموشی کو ہضم نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

"ساڑھے آٹھ ملین... کوئی نو ملین؟"

گنجے شخص نے ہار مان لی تھی۔ اس نے سر ہلایا۔۔۔

"ساڑھے آٹھ ملین... ایک بار..."

"ذمار یہ موقع ہے! اسے ہرا دو!"

احمد نے زمار کا بازو پکڑا تھا۔۔۔

"کیوں؟"

زمار نے ٹھنڈی آواز میں پوچھا تھا۔۔۔

"کیونکہ وہ تمہارا حریف ہے اسے دکھا دو کہ لندن کا اصل بادشاہ کون ہے۔۔۔"

احمد اسے اکسا رہا تھا۔۔۔ اسے شاہ زمار کی یہ خاموشی عجیب لگی تھی۔۔۔

"میں بچوں کے کھیل نہیں کھیلتا، احمد۔"

ذمار نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے انہیں سیٹ کیا تھا۔۔۔

اس کا مغرورانہ انداز متوجہ کرتا تھا دیکھنے والوں کو۔۔۔

"یہ کھیل نہیں ہے! یہ۔۔۔۔"

"ساڑھے آٹھ ملین۔۔۔ دو بار۔۔۔۔ سوچنے کا بہت کم وقت رہ گیا ہے۔۔۔"

نیلام کار نے پھر سے آواز لگائی تھی۔۔۔ اور ہال میں بیٹھے لوگوں کو اکسایا تھا۔۔۔

"یار انگوٹھی بھی تو دیکھو۔ کتنی خوبصورت ہے۔ کسی دن شادی کرو گے تو۔۔۔۔"

احمد چاہتا تھا کہ اس کا دوست انگوٹھی خریدے اور اس پورے ہال میں اس کی دھوم مچ جائے۔۔۔

کیونکہ وہ اس انگوٹھی کو خریدنے کی طاقت رکھتا تھا۔۔۔

"میں شادی نہیں کروں گا۔۔۔"

زمار نے اس کی بتائی وجہ ہی ختم کر دی تھی۔۔

"کیوں؟"

زمار نے اسے ایک نظر دیکھا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں کچھ تھا۔

درد۔۔۔ غصہ۔۔۔ یا بس خالی پن۔۔۔

"کیونکہ میری زندگی میں کوئی عورت نہیں ہے جو اس لائق ہو۔۔۔"

سرد مہری سے کہا گیا تھا۔۔۔

"اور نہ ہی کبھی ہو گی۔۔۔۔"

مضبوط دوٹوک انداز تھا۔۔۔

"تم ایسا کیوں کہتے ہو۔۔۔ تم ہر لحاظ سے ایک مکمل اور پرفیکٹ انسان ہو۔۔۔ یہاں کھڑے سبھی مردوں سے زیادہ ذہین اور دولت مند۔۔۔

تم تو جس لڑکی پر ہاتھ رکھو گے وہ تمہاری بانہوں میں ہوگی۔۔۔"

احمد نے ہمیشہ اسے صنفِ نازک سے فاصلے پر ہی دیکھا تھا۔۔۔

"پیسے سے محبت نہیں ملتی احمد۔۔۔"

شاہ ذمار نے سگریٹ کر کے اسے بھی مسل دیا تھا۔۔۔

ایش ٹرے میں جلے سیگریٹ کا ڈھیر لگ چکا تھا۔۔۔

"اور محبت کے بغیر شادی ایک سودا ہے۔۔۔ میں سودے کاروبار میں کرتا ہوں۔۔۔ زندگی میں نہیں۔"

اس کی آنکھوں میں عجیب سا احساس تھا۔۔

احمد کتنی ہی دیر اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔

"ساڑھے آٹھ ملین۔۔ تین بار اور۔۔۔"

تبھی ایک اور آواز گونجی تھی۔۔۔

"نو ملین۔۔۔۔"

سب نے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

یہ ایک عورت تھی۔۔۔ وہاں بیٹھے رئیسوں کے ٹکر کی۔۔۔

اس کے گلے میں ہیروں کا ہار اتنا بھاری تھا کہ شاید اس کی قیمت دو ملین سے زیادہ ہو۔۔۔

کاشان نے اس عورت کی طرف دیکھا۔ پھر اپنا گلاس ختم کیا تھا۔۔۔

اس نے اپنے اسسٹنٹ کو اشارہ کیا تھا۔۔۔

اسسٹنٹ نے ایک نیا گلاس لا کر دیا تھا۔۔۔ شراب سے بھرا ہوا من

کاشان نے ایک گھونٹ لیا۔

پھر اس نے آہستہ سے اپنا کارڈ اٹھایا تھا۔۔۔

"ساڑھے نو ملین۔"

اس کی آواز میں کوئی جلدی نہیں تھی۔

عورت نے ہار مان لی۔۔۔ اس سے اوپر نہیں جا سکتی تھی وہ۔۔۔

"ساڑھے نو ملین۔۔۔ کوئی دس ملین؟"

نیلام کار نے پوچھا تھا۔۔

"ذمار یہ رقم تمہاری دولت کے سمندر میں قطرے کے برابر بھی نہیں ہے۔۔۔ ایک بار لگا دو بولی۔۔۔"

احمد تقریباً چیخ پڑا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

شاہ ذمار خانزادہ اب بھی انکاری تھا۔۔۔

اگر اسے یہ لینی ہوتی تو پہلی بولی بھی اسی کی ہوتی اور آخری بھی۔۔۔

"پر ذمار۔۔۔۔"

احمد کو اس میں ذمار کا فایدہ نظر آرہا تھا۔۔۔ اس کی مارکیٹ ویلیو بڑھ سکتی تھی۔۔۔

"احمد میں نے کہا نا۔۔۔ مجھے اس انگوٹھی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

زمار نے اسے گھورا تھا۔۔

"ضرورت کی بات نہیں ہے۔۔۔ مقابلے کی بات ہے۔۔۔ وہ دیکھو کاشان کتنے سکون سے کھڑا ہے، جیسے جیت اس کی ہو چکی ہے۔۔۔"

احمد نے کاشان کی طرف اشارہ کیا تھا من۔

"تو جیت جانے دو۔"

زمار نے دھواں باہر نکالا۔

"مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔"

اس صدی شخص کے آگے اب احمد نے ہار مان لی تھی۔۔۔

"ساڑھے نو ملین۔۔۔ ایک بار۔۔۔"

نیلام کار کی آواز گونجی تھی۔۔۔

کاشان کے چہرے پر اطمینان تھا۔

"ساڑھے نو ملین۔۔۔ دو بار۔۔۔"

ذمار نے سگریٹ کے کش لگاتے ہوئے انگوٹھی کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

وہ نیلا ہیرا روشنیوں میں چمک رہا تھا۔۔۔

ایک لمحے کے لیے۔۔۔۔بہت چھوٹے سے لمحے کے لیے۔۔۔اس کی آنکھوں میں کچھ آیا تھا۔۔۔

"ساڑھے نو ملین... تین بار اور۔۔۔۔"

"ذمار۔۔۔"

احمد کو ابھی بھی امید تھی۔۔۔

"پیسے سے ہر چیز نہیں ملتی احمد"

اس نے پھر سے اپنی بات دوہرائی تھی۔۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب اداسی تھی۔

"کچھ چیزیں۔۔۔ کچھ چیزیں کبھی نہیں ملتیں۔"

"سولڈ! ساڑھے نو ملین میں۔۔ مسٹر کاشان ہمدانی کو"

ہتھوڑا بجا تھا۔۔۔

تالیوں کی گڑگڑاہٹ پوری بال روم میں گونج اٹھی تھیمم

کاشان نے شراب کا گلاس اٹھایا تھا۔۔۔

اس کے ارد گرد کے لوگ اسے مبارکباد دے رہے تھے۔۔۔

کاشان مسکرا رہا تھا۔۔۔ وہی پر سکون مسکراہٹ۔۔۔

وہ سٹیج کی طرف بڑھا تھا۔۔ اس کی چال میں ایک فاتحانہ انداز تھا۔۔۔

نیلام کار نے اسے باکس دیا۔۔۔

کاشان نے باکس کھول انگوٹھی کو پکڑا تھا۔

نیلا ہیرا چمک رہا تھا۔۔۔

لوگ تالیاں بجا رہے تھے۔۔۔

کاشان نے انگوٹھی کو ایک اور بار دیکھا۔۔۔

پھر واپس باکس میں رکھا اور اپنے اسسٹنٹ کو پکڑا دیا تھا۔۔

اور اسی لمحے۔۔۔ اس کی نظر ذمار پر پڑی تھی۔۔۔

ذمار بار کے پاس کھڑا تھا۔۔ ستون کے ساتھ ٹیک لگائے۔۔۔

دونوں کی آنکھیں پھر ملی تھیں۔۔۔

اس بار بھی کوئی reaction نہیں تھا۔۔۔

کاشان کے چہرے پر وہی مسکراہٹ تھی۔۔۔ ذمار کے چہرے پر وہی سختی تھی۔۔۔۔

دو سیکنڈ۔۔۔ تین سیکنڈ۔۔۔۔

پھر کاشان نے آہستہ سے سر ہلایا- ایک خوشگوار احساس کے ساتھ۔۔۔

ذمار نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ بس دیکھتا رہا۔ تھا۔۔۔

پھر اس نے سگریٹ سے ایک اور کش لیا۔۔۔ دھواں باہر نکالا، اور نظریں ہٹالی تھیں۔۔۔

کاشان بھی واپس اپنے لوگوں کی طرف مڑ گیا۔۔۔

مگر کمرے کی ہوا پہلے سے گاڑھی ہو گئی تھی۔

احمد نے محسوس کیا تھا اس کا بدلتا انداز۔۔۔

"بالکل۔۔۔"

اس نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

"تمہیں برا تو نہیں لگا؟"

احمد کو اس کی آنکھوں کی سرخی سے عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"کیوں لگے گا؟"

زمار کا لہجہ عام سا تھا۔۔۔

"جس مقابلے کا میں حصہ ہی نہیں تھا۔۔ اس میں کوئی بھی جیتے مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔"

"پر۔۔۔ وہ تمہارا حریف تو ہے نا۔۔۔"

احمد جانتا تھا کہ وہ کبھی کسی کو اپنے آگے جیتنے نہیں دیتا تھا۔۔۔

"حریف تب ہوتا ہے جب دونوں کو ایک ہی چیز چاہیے ہوتی۔۔۔ میں وہ انگوٹھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔ اس لیے اسے لینے دی۔۔۔"

موسیقی پھر سے شروع ہوئی تھی۔۔۔ رقاصائیں سٹیج پر واپس آئیں اور لوگ اپنی جگہوں سے اٹھ کر پھر سے گروپوں میں بٹنے لگے تھے۔۔۔۔

بال روم میں پھر سے ہلچل شروع ہو گئی تھی۔۔۔

زمار نے اپنا پانی کا گلاس ختم کیا۔ اس نے احمد کی طرف دیکھا۔

"میں باہر جا رہا ہوں۔ تازہ ہوا لینے۔"

اس نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

"ابھی؟ پارٹی ابھی۔۔۔۔"

احمد نے سے کی جانب غور سے دیکھ کر کچھ سمجھنے کی کوشش کی تھی۔۔

"تم یہاں رہو۔ میں دس منٹ میں واپس آتا ہوں۔"

اس سے پہلے کہ احمد کچھ کہتا زمار چل پڑا تھا۔۔۔

وہ بھیڑ کو چیرتا ہوا بالکونی کے دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔ اس کی چال تیز، مضبوط تھی۔۔۔

لوگ راستہ دیتے جا رہے تھے۔۔۔۔

بالکونی کا شیشے کا بنا دروازہ اسے آتے دیکھ کھول دیا گیا تھا۔۔۔

لندن کی سرد رات۔۔۔ جنوری کی ہوا۔۔۔ ٹھنڈی اور تیز۔۔۔

پتھروں کی بنی طویل بالکنی۔۔۔ یہاں کوئی نہیں تھا۔

سب اندر تھے، گرمی میں، روشنیوں میں۔۔۔

ذمار بالکونی کی ریلنگ کے پاس آیا تھا جو۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھ سرد پتھر پر رکھے تھے۔۔۔

نیچے لندن کی سڑکیں۔۔۔ گاڑیوں کی روشنیاں۔۔۔ عمارتوں کے جھلملاتے نشان۔۔۔۔

اوپر تاریک آسمان۔۔۔ بادلوں سے ڈھکا۔۔۔ ستارے نظر نہیں آ رہے تھے۔

ذمار نے ایک گہری سانس لی۔۔۔ ٹھنڈی ہوا اس کے پھیپھڑوں میں گئی تھی۔۔۔

پھر اس نے سگریٹ نکال کر جلائی تھی۔۔۔

کش لینے پر دھواں آسمان میں اڑتا، ہوا میں گم ہوتا تھا۔۔

وہ وہیں کھڑا رہا تھا۔۔۔ تنہا۔۔ خاموش۔۔۔۔

اس کی آنکھیں شہر کو دیکھ رہی تھیں، مگر ذہن کہیں اور تھا۔۔۔

اندر سے موسیقی کی آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔ دھیمی، دور۔۔۔

لوگوں کی ہنسی۔ گلاسوں کی کھنک۔۔۔

مگر یہاں۔۔۔۔ یہاں صرف سناٹا تھا۔

ذمار نے ایک اور کش لیا تھا۔۔

اس کا چہرہ سخت، سرد۔۔۔۔ مگر اس کی آنکھوں میں۔۔۔ اس کی آنکھوں میں کچھ اور تھا۔

خالی پن۔۔۔ گہرا، اندھیرا خالی پن۔۔۔۔

"میری زندگی میں کوئی عورت نہیں ہے۔۔۔"

اس نے خود سے کہا تھا۔۔۔ بہت آہستہ سے۔۔۔۔

"اور نہ ہی کبھی ہوگی۔"

یہ الفاظ ہوا میں تیرے، پھر گم ہو گئے تھے۔۔۔۔

وہ کھڑا رہا- ایک مجسمے کی طرح۔۔۔۔

اندر بال روم میں، کاشان اپنے اسسٹنٹ کے ساتھ کھڑا تھا۔

انگوٹھی کا باکس ایک طرف، محفوظ۔۔۔۔

"جیت مبارک ہو سر۔۔۔۔"

اس کے اسسٹنٹ نے کہا تھا۔۔۔۔

کاشان نے شراب کا گھونٹ لیا۔۔۔

"شکریہ رضوان۔۔۔۔"

اس نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔۔۔۔

"یہ انگوٹھی... آپ کسے دیں گے؟"

دوسرے نے پوچھا تھا۔۔۔

کاشان کے ہونٹوں پر ایک پر اسرار مسکراہٹ آئی تھی۔

"یہ میری پرسنل بات ہے۔"

آس پاس کے لوگ مسکرائے تھے۔۔۔

"مگر سر۔۔۔۔"

رضوان نے آہستہ سے کہا۔۔۔

"یہاں ایک ایسا انسان تھا جو آپ کو ٹکر دے سکتا تھا۔۔۔ مگر وہ خاموش رہا۔۔"

"کون؟"

کاشان نے سوالیہ انداز میں دیکھا تھا۔۔۔

"شاہ زمار خانزادہ۔۔۔۔"

کاشان کی آنکھوں میں کچھ چمکا تھا۔۔۔

"جی سر۔۔۔۔ وہ یہاں تھا۔۔۔ مگر۔۔۔ اس نے ایک بھی بولی نہیں لگائی۔"

حیرت کا اظہار کیا گیا تھا۔۔۔

"ہاں میں نے اسے دیکھا تھا۔۔۔"

کاشان نے سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔

"عجیب ہے نا سر؟ وہ آپ سے بھی زیادہ امیر ہے کچھ لوگوں کے مطابق۔۔۔۔ اور اتنی نایاب چیز۔۔۔ پھر بھی اس نے دلچسپی نہیں دکھائی۔۔۔۔"

کاشان نے اپنا گلاس دیکھا تھا۔۔۔

"شاید۔۔۔ شاید اس کی دلچسپی کسی اور چیز میں ہے۔"

اس نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔

"کس چیز میں سر؟"

وہاں کھڑے سبھی لوگوں کا انٹرسٹ شاہ ذمار خانزادہ میں تھا۔۔۔

کاشان نے کچھ نہیں کہا۔ بس مسکرایا تھا۔۔۔

پھر اس نے بالکونی کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

جہاں شیشے کے دروازے کے پیچھے ذمار کی جھلک نظر آرہی تھی۔۔۔

"دلچسپ آدمی ہے۔۔۔۔"

کاشان بڑبڑایا تھا۔۔۔

"سر؟ آپ جانتے ہیں اسے۔۔۔۔"

اس سے پوچھا گیا تھا۔۔ مگر وہ نفی میں سر ہلا گیا تھا۔۔

بالکونی پر زمار اپنی سگریٹ ختم کر رہا تھا۔

آخری کش۔۔۔۔ گہرا، لمبا۔۔۔

دھواں آہستہ سے اس کے ہونٹوں سے نکلا تھا۔۔

اس نے سگریٹ کو نیچے پھینکا، جوتے سے مسل دیا تھا۔۔

پھر اس نے اپنے کوٹ کے بٹن ٹھیک کیے۔۔ بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

ایک گہری سانس لی تھی۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

زمار نے مڑ کر نہیں دیکھا۔ اسے لگا احمد ہو گا۔۔۔۔

مگر آواز احمد کی نہیں تھی۔۔۔

"سرد رات ہے۔"

یہ آواز۔۔۔ گہری، پختہ، مہذب۔۔۔۔

زمار نے آہستہ سے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

کاشان ہمدانی پیچھے کھڑا تھا۔۔۔

وہ بالکونی پر آیا تھا اس کے پیچھے۔۔۔ ہاتھ میں شراب کا گلاس،

چہرے پر وہی سکون۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

کچھ سیکنڈ کی خاموشی۔۔۔

پھر کاشان نے آگے قدم رکھا تھا۔۔ اور ذمار سے تھوڑے فاصلے پر ریلنگ کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔

"خوبصورت شہر ہے۔۔۔"

کاشان نے شہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

زمار نے جواب نہیں دیا۔۔۔

کاشان نے شراب کا گھونٹ لیا۔

"آپ اندر کیوں نہیں؟ پارٹی ابھی جاری ہے۔۔۔"

اس نے دوستانہ لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

"تازہ ہوا کی ضرورت تھی۔"

زمار کی آواز سرد تھی۔ اس نے دوبارہ دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔

"اچھا۔"

کاشان نے سر ہلایا تھا۔

پھر خاموشی۔۔۔۔

دونوں شہر کو دیکھ رہے تھے۔ دو اجنبی جنہیں دنیا ایک دوسرے کو حریف کہتی تھی۔۔۔ ایک ہی بالکونی پر۔۔۔

"آپ نے بولی کیوں نہیں لگائی؟"

کاشان نے پھر بات شروع کی۔۔۔

ذمار نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔۔

"انگوٹھی پر۔"

کاشان نے واضح کیا۔

زمار کی آنکھیں تنگ ہوئیں۔۔۔ اسے لوگوں کو اتنا جلدی فری ہونا پسند نہیں تھا۔۔

"میں ہر اس شخص کو نوٹس کرتا ہوں۔۔۔ جو میری طرح کونے میں کھڑا ہو اور بھیڑ سے دور۔۔۔۔"

زمار نے کچھ نہیں کہا۔

"آپ نے ایک بھی بولی نہیں لگائی۔"

کاشان نے پوچھا تھا۔۔۔

"کیونکہ۔۔۔"

زمار نے ایک اور سگریٹ نکالی۔۔۔

"مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی۔"

اس نے عام سے انداز میں کہا تھا۔۔۔

"ضرورت؟"

کاشان نے ایک آئی برو اٹھائی تھی۔۔۔

"وہ انگوٹھی ضرورت کے لیے نہیں تھی۔ وہ خواہش کے لیے تھی۔"

زمار نے سگریٹ جلائی۔

"میری کوئی خواہش نہیں۔"

کاشان نے اسے ایک لمحے کو دیکھا۔۔۔ پھر ہنسا تھا۔۔

"ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے۔"

وہ اس عجیب سے انسان کو سمجھنا چاہتا تھا۔۔

"میں ہر انسان نہیں ہوں۔۔"

زمار نے سگریٹ کا کش لیا۔۔۔

کاشان کی مسکراہٹ چوڑی ہوئی۔

"یہ بات تو صحیح ہے۔ "

پھر وہ رکا۔ شراب کا گھونٹ لیا۔

"میں نے آپ کے بارے میں سنا ہے۔ "

کاشان نے کہا۔

"واقعی؟"

ذمار کی آواز میں سردی برقرار تھی۔

"شاہ زمار خانزادہ۔۔۔ تیس سال کی عمر میں لندن کے سب سے کامیاب بزنس مین میں سے ایک۔۔۔ زمار انٹرپرائزز۔ کنسٹرکشن، رئیل اسٹیٹ، ڈیولپمنٹ۔ آپ کی ریپوٹیشن متاثر کن ہے۔۔۔"

"آپ نے اپنا ہوم ورک کیا ہے۔"

زمار نے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

وہ مغرور تھا۔ کیونکہ لوگ اس کے بارے میں ایسے ہی متجسس رہتے تھے۔۔۔

"میں ہمیشہ کرتا ہوں۔"

کاشان نے جواب دیا تھا۔۔۔

"خاص طور پر جب بات میرے... مقابلے کی ہو۔"

ذمار کی بات پر کاشان نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ہم دونوں ایک ہی انڈسٹری میں کام کرتے ہیں۔"

کاشان نے وجہ بتائی تھی۔۔۔ وہ اس شخص سے مقابلہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔ زندگی کی ایکسائیٹمنٹ بڑھ جاتی۔۔۔

"آپ کو کیسی لگی آپ کی انگوٹھی؟"

ذمار نے موضوع بدلا۔

کاشان کے ہونٹوں پر پھر وہی پراسرار مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

"خوبصورت۔ بہت خوبصورت۔"

مسکراہٹ گہری تھی

۔۔۔۔

"کسے دیں گے؟"

وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

"کسی خاص کو۔"

کاشان کی نگاہیں اس کے وجیہہ نقوش پر تھیں۔۔۔ اس کی آنکھیں بہت خوبصورت اور دلکش تھیں۔

"کوئی محبوبہ؟"

زمار نے ایک آئی برو اٹھا کر پوچھا تھا۔۔۔

"کچھ ایسا ہی۔"

کاشان ہنسا۔

"خوش قسمت ہیں آپ۔"

وہ عام سے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"کیوں؟"

کاشان حیران ہوا تھا۔۔۔ سامنے کھڑا شخص اس سے زیادہ شاندار، ذہین اور دولت مند تھا۔۔۔

"کیونکہ آپ کی زندگی میں کوئی ہے جسے آپ اتنی قیمتی چیز دے سکیں۔"

زمار نے سگریٹ پھینک دیا تھا۔۔۔ اس بار مسلا نہیں تھا۔۔۔

"اور آپ کی زندگی میں کوئی نہیں؟"

کاشان نے اسے غور سے دیکھا۔

"نہیں۔"

زمار کے چہرے پر کوئی تبدیلی نہیں آئی۔۔۔

"کبھی تھا؟"

وہ جاننا چاہتا تھا کہ اس روکھے اور کھردرے انسان کے لیے بھی کوئی خاص تھا۔۔

"یہ بہت ذاتی سوال ہے۔"

زمار نے اسے ایک سخت نظر دیکھا تھا۔

کاشان نے ہاتھ اٹھایا تھا۔۔

"معذرت۔۔۔میں نے حد پار کر دی۔"

کاشان ہمدانی کا انداز بڑا دوستانہ تھا۔۔۔ مگر مقابل سرد و سپاٹ۔۔

"میں اندر جارہا ہوں۔۔۔ آپ بھی آئیں؟"

کاشان اس سے تعلقات قائم کرنا چاہتا تھا شاید۔۔۔

"ابھی نہیں۔"

اس نے سامنے دیکھے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

کاشان نے سر ہلایا۔۔۔ وہ جانے لگا، پھر رکا تھا۔۔۔

"مسٹر خانزادہ۔۔۔۔"

زمار نے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ وہی خاموش اور مغرور نگاہیں۔۔۔ جو اٹھتی تھی تو سامنے والا ٹھہر جاتا تھا۔۔۔

"اگر کبھی..." کاشان نے کہا۔

"اگر کبھی آپ کو کسی چیز کی خواہش ہو۔۔۔ تو اس کے پیچھے جائیں۔۔۔ کیونکہ زندگی بہت چھوٹی ہے خواہشوں کو دبانے کے لیے۔"

زمار نے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔

کاشان مسکرایا۔۔۔ پھر اندر چلا گیا تھا۔۔۔

زمار پھر تنہا رہ گیا۔

اس نے ایک گہری سانس لی۔

"خواہش۔۔۔"

اس نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔

"میری کوئی خواہش نہیں۔"

زیر لب بڑبڑایا تھا وہ۔۔۔۔

مگر اس کی آنکھوں میں۔۔۔۔ کچھ تھا۔۔۔۔

وہ پھر ریلنگ کے پاس آ گیا تھا۔۔۔ شہر کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔

لاکھوں روشنیاں۔۔۔۔ لاکھوں لوگ۔۔۔۔ لاکھوں

زندگیاں۔۔۔۔

اور یہاں... اس بالکونی پر... ایک تنہا آدمی۔۔۔۔۔

امیر۔۔۔۔۔ طاقتور۔۔۔۔۔ کامیاب۔۔۔۔

مگر تنہا۔۔۔۔۔

اتنا تنہا۔۔۔۔

اس نے اپنی آنکھیں بند کیں۔ ہوا اس کے چہرے کو چھو رہی تھی۔۔۔

"میری زندگی میں کوئی نہیں۔۔۔"

اس نے خود کو باور کروایا تھا۔۔۔

پھر اس نے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

اور اندر چلا گیا تھا۔۔۔

زمار جب واپس بال روم میں آیا تو احمد نے اسے دیکھا۔

"کہاں تھے اتنی دیر؟"

احمد اسے کی ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

"باہر۔"

زمار نے عادت کے مطابق یک لفظی جواب دیا تھا۔۔۔

احمد کے ساتھ آگے بڑھتے۔۔۔ راستے میں زمار کی نظر کاشان پر پڑی۔۔۔ وہ کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا ہنس رہا تھا۔۔۔

انگوٹھی کا باکس اس کے اسسٹنٹ کے ہاتھ میں تھا۔۔۔

محفوظ۔۔۔۔ قیمتی۔۔۔۔۔

کاشان کی نظر بھی زمار پر پڑی تھی۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

اس بار۔۔۔۔ کاشان نے ہلکا سا سر جھکایا تھا۔۔۔

ایک اشارہ تھا انداز میں۔۔۔ احترام کا یا چیلنج کا۔۔ دیکھنا والا کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔۔

زمار نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ بس دیکھتا رہا۔۔۔

پھر اس نے نظریں ہٹالیں تھیں۔۔ اور آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

یہ دو مرد یکسر مختلف مرد تھے۔۔

ایک وہ تھا جس کی زندگی میں کوئی نہیں تھا۔۔ اور دوسرا وہ تھا جس کی زندگی میں سکون اور سب کچھ تھا۔۔

دونوں دولت مند۔۔ دونوں طاقتور۔۔۔

مگر کیا دونوں دشمن تھے؟ یا محض اجنبی؟

یہ سوال... یہ سوال ہوا میں تیر رہا تھا۔

جواب کسی کو نہیں پتا تھا۔

پارٹی جاری رہی تھی۔۔۔ موسیقی بجتی رہی تھی۔۔

رقاصائیں ناچتی رہیں۔۔۔ لوگ ہنستے رہے۔۔۔

مگر سائے۔۔۔ سائے گہرے ہوتے جا رہے تھے۔۔۔

اور رات۔۔۔ رات اپنے راز چھپائے، آگے بڑھتی رہی تھی۔۔

△△△△△△△△△△△△△△△△

"بابا۔۔۔"

اس نے بھیگے لہجے میں اپنے بابا کو پکارا تھا۔۔۔

جیسے انہوں نے کہا تھا ویسا ہی ہوا تھا۔۔۔ ایک مہینے کے اندر اندر سارا کام ہو گیا تھا۔۔۔ اتنی جلدی یہ ڈاکومنٹس بن جانے کا یہی مطلب تھا کہ اس کا شوہر اچھی خاصی پہنچ رکھتا تھا۔۔

انہیں کل صبح ہی خبر ملی تھی۔۔ انہیں اندازہ نہیں تھا کہ یہ کام اتنی جلدی ہو جائے گا۔۔۔

اسے تھوڑی دیر میں نکلنا تھا۔۔۔ کل سے پورے گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔ تسکین بیگم نے پورا وقت اسے اپنے سینے سے لگائے رکھا تھا۔۔۔

ان کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔ وہ کبھی اس کا چہرا چومنے لگتی تھیں تو کبھی اسے بھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیتی تھیں۔۔۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے اپنے سینے میں کہیں چھپا لیں۔۔۔

اس ظالم دنیا کو دیکھنے بھی نہ دیں اپنی بیٹی کی طرف۔۔۔ مگر وہ ایسا کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔۔

ان کو اپنا آپ اس وقت دنیا کی سب سے ظالم ماں کے طور پر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ جنہوں نے اپنی ہی بیٹی کا سودا کر دیا تھا۔۔

وہ سب لوگ ہی بالکل چپ اور گم صُم تھے۔۔۔

سب کے دلوں سے یہی دعائیں نکل رہی تھیں کہ زرناب کا آگے کا سفر خوشیوں بھرا اور آسان ہو۔۔۔۔ اس کے شوہر یا باقی سسرال والوں کی جانب سے کوئی رابطہ نہیں کیا گیا تھا۔۔۔

صرف اتنا بتایا تھا کہ اسے اتنی بجے گھر سے پک کر لیں گے۔۔۔۔

اور اب وہ مشکل گھڑی آن پہنچی تھی جب اسے اپنے گھر والوں سے رخصت لینی تھی۔۔۔ ان سب کو چھوڑ کر جانا تھا۔۔۔

اس بات سے لاعلم اور بے خبر کے دوبارہ نجانے کب ان سے ملنا ہو۔۔۔

اس زندگی میں ملنے کا موقع ملے گا بھی یا نہیں۔۔۔

وہ اپنے بابا کے سامنے آن بیٹھی تھی۔۔۔ جو اس سے نگاہیں تک نہیں ملا رہے تھے۔۔۔۔

"مجھے معاف کر دو بیٹا۔۔۔ میں بہت نالائق باپ ثابت ہوا۔۔۔ مجھ جیسا انسان باپ کا درجہ پانے لائق نہیں ہے۔۔۔۔ جو اپنے بچوں کی حفاظت نہ کر پائے۔۔۔"

وہ بہت زیادہ دل برداشتہ تھے اس وقت۔۔۔ اس کے آگے ہاتھ جوڑتے وہ بری طرح سے رو رہے تھے۔۔

زرناب کو اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"نہیں بابا پلیز ایسا مت کہیں۔۔۔ آپ تو دنیا کے سب سے بہترین باپ ہیں۔۔۔ آپ سے جتنا ہو پایا ہے آپ نے ہمارے لیے کیا ہے۔۔ مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں ہے۔۔۔ اس سب میں آپ کا کوئیں قصور نہیں ہے۔۔ آپ پلیز ایسا مت کہیں۔۔۔"

اس نے ان کے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔ ان کو حوصلہ دیتی وہ اس وقت اپنے آنسوؤں کو چھپاتی مسکرا دی تھی۔۔

"مجھے میرے اللہ پر پورا بھروسہ ہے بابا۔۔۔ اس نے اب تک ہمارے لیے ہر بند راستے کو کھولا ہے۔۔۔ وہ اب بھی میری حفاظت کرے گا۔۔۔ کچھ برا نہیں ہوگا میرے ساتھ۔۔۔"

وہ ان سب کو اذیت میں تڑپتا چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ اس لیے خود کو ہشاش بشاش کرتے اس نے سب کو حوصلہ دیا تھا۔۔۔

اس کے پاس اس کا موبائل فون موجود تھا۔۔۔

اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان سب سے رابطے میں رہے گی۔۔۔ انہیں اپنی خیریت سے ہر لمحہ آگاہ کرے گی۔

"اللہ کی امان میں دیا میری بچی۔۔۔ اللہ تمہارا حامی وناصر ہو۔۔۔"

اس کی پیشانی چومتے تسکین بیگم نے بھیگے لہجے میں کہا تھا۔۔ وہ بھی ان کا ہاتھ چومتی آخری بار ان کے آنسو صاف کرتی باہر کھڑی گاڑی میں آن بیٹھی تھی۔۔۔

ایک آخری نظر اپنے گھر والوں اور ارد گرد کھڑے سوسائٹی کے لوگوں پر ڈالی تھی۔۔۔ وہ سب اسے جاتا دیکھنے کے لیے کھڑے تھے۔۔۔ مگر کوئی آگے بڑھ کر اس سے ملا نہیں تھا۔۔

گھر سے لے کر ائیر پورٹ تک کے پورے راستے میں وہ بے آواز آنسو بہاتی رہی تھی۔۔۔ اپنوں کو چھوڑ کر جانا بہت مشکل تھا۔۔۔

اس کا دل رو رہا تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ اپنے ماں باپ کے سائے تلے رہی تھی۔۔۔ آج پہلی بار دنیا سے اکیلے مقابلہ کرنے نکلی تھی وہ۔۔۔

ائیر پورٹ پر گاڑی رکی تھی۔۔۔

خلیل صاحب بھی اس کے ساتھ موجود تھے۔۔۔ ان کے دوست شبیر خان جس کے بیٹے سے اس کا نکاح ہو تھا۔۔۔

وہ فرنٹ سیٹ پر ڈرائیور کے ساتھ براجمان تھے۔۔۔ پورا راستہ وہ فون پر کسی سے بات کرتے آئے تھے۔۔۔۔

پیسوں کا ہی کوئی معاملہ تھا۔۔۔ انداز ایسا تھا جیسے جھگڑ رہے ہوں۔۔۔

گاڑی سے اترتے وہ خلیل صاحب کے ساتھ چلنے لگی تھی۔۔۔

"اپنا خیال رکھنا بچے۔۔۔ مجھ سے جو ہو سکتا تھا میں نے کیا۔۔۔ آگے جو آپ کے نصیب میں لکھا ہے وہی ہو گا۔۔۔ اپنا بہت خیال رکھنا۔۔۔"

اس کے سر پر ہاتھ رکھتے خلیل صاحب نے کہا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں وہ کچھ نہیں بول سکی تھی۔۔۔

بس اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔ اس کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ پھنس گیا تھا جیسے۔۔۔

ان کو خدا حافظ کہتی وہ شبیر خان کی بتائی ہدایات سنتی اپنا پاسپورٹ اور ٹکٹ لیتی اندرونے حصے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ اس کا سامان اتنا زیادہ نہیں تھا۔۔۔ صرف ایک سوٹ کیس ہی تھا۔۔۔

تھکے تھکے قدموں سے آگے کی جانب بڑھتے اس کا دل لرز رہا تھا۔۔۔

اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ زندگی کے سب سے دشوار راستے پر آن نکلی ہے۔۔۔

وہ پہلی بار ملک سے باہر سفر کر رہی تھی۔۔۔ وہ بھی بالکل اکیلے۔۔۔

وہ بہت زیادہ خوفزدہ تھی۔۔۔ کل سے لے کر اب تک آنکھوں سے اتنے زیادہ آنسو بہہ چکے تھے کہ اسے محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ آنکھوں کی بینائی انہیں آنسوؤں کے ساتھ بہہ جائے گی۔۔۔۔ لوگوں کو فالو کرتی۔۔ وہاں موجود ائیرپورٹ سٹاف سے مدد لیتی وہ فلائٹ کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ اپنی مطلوبہ سیٹ کی جانب بڑھتے اس نے وہاں بیٹھے لوگوں کو ایک نظر دیکھا تھا۔۔۔

ان سب کے چہرے مسکراہٹ سے سجے ہوئے تھے۔۔۔ تقریباً سبھی کے لیے ہی ان کا یہ سفر بہت خوشی اور آسودگی بھرا تھا۔۔۔ ان کا سکون اور تجسس ان کے چہروں پر واضح تھا۔۔۔

کچھ تھے جو نارمل تاثرات کے ساتھ وہاں موجود تھے۔۔۔ جیسے ان کے لیے یہ سفر معمول کا ٹور ہو۔۔۔۔

مگر ایک وہ تھی۔۔۔۔ جس کے اندر سے جیسے زندگی ہی مر چکی ہو۔۔۔

زرناب اپنی ونڈو سیٹ پر بیٹھی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔ بادلوں کی سفید چادر نیچے بچھی تھی۔۔۔ آسمان اتنا صاف اور نیلا تھا کہ دیکھتے ہی رہنے کو جی چاہتا تھا۔۔۔

مگر اس کی آنکھوں میں کوئی چمک نہیں تھی۔۔۔ وہ دیکھ رہی تھی مگر کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

اس کا ذہن وہیں رک گیا تھا۔۔۔ جہاں اس نے اپنے ماں باپ کو آخری بار دیکھا تھا۔۔۔

ان کے آنسو۔۔۔ ان کی بے بسی۔۔۔ سب کچھ اس کے سامنے تھا۔۔۔

"کچھ لیں گی آپ؟"

فلائٹ اٹینڈنٹ نے آکر پوچھا تھا۔۔۔

زرناب نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔ اس کا گلا خشک تھا مگر کچھ پینے کو جی نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ میں موبائل تھا۔۔۔ اس نے اسے دیکھا۔۔۔ ماما کا میسج تھا۔۔۔

"بیٹا خیر سے پہنچ کر اطلاع ضرور دینا۔ اللہ تمہاری حفاظت کرے ہمیشہ۔۔۔"

اس نے آنسو پونچھتے جواب ٹائپ کیا تھا۔۔۔

"جی ماما۔۔۔ آپ لوگ اپنا خیال رکھیں گا۔۔"

آنسوؤں سے موبائل کی سکرین بھر گئی تھی۔۔۔

پھر اس نے فون بند کر کے اپنے ہینڈ بیگ میں رکھ دیا تھا۔۔۔

چودہ گھنٹے کا سفر تھا۔۔۔ بیچ میں ایک اسٹاپ تھا۔۔۔ دبئی میں۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے بیٹھی رہی۔۔۔ نہ نیند آئی اور نہ ہی سکون ملا۔۔۔
بس وقت کاٹنے کی کوشش کرتی رہی۔۔۔

دل خوف اور وسوسوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔ نجانے آگے کیا ہونا تھا اس کے ساتھ۔۔

وہ شخص کیسا ہو گا۔۔۔ جو اس کا شوہر بنا چکا تھا اب۔۔۔

جس کے نام سے زیادہ وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔

وہ پورا وقت بے چین رہی تھی۔۔۔

جب فلائٹ لندن کے ہیتھرو ائیر پورٹ پر اتری تو صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔۔۔ یہاں کا وقت پاکستان سے پانچ گھنٹے پیچھے تھا۔۔۔

اس نے اپنا سامان لیا اور باہر نکلی۔۔۔ ائیر پورٹ بہت بڑا تھا۔۔۔ لوگوں کا ہجوم۔۔۔ مختلف زبانوں کی آوازیں۔۔۔ سب کچھ اجنبی تھا۔۔۔

اس کا دل بے اختیار تھمنے لگا تھا۔۔۔ یہ کہاں آگئی تھی وہ۔۔۔ اپنوں سے دور اجنبی جگہ پر۔۔۔۔ جہاں کوئی ایک چہرا بھی شناسا نہیں تھا۔۔۔

زرناب نے ڈگمگاتے قدموں سے ائیر پورٹ کے باہر آنے والوں کے سیکشن کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔ اس کی سانسیں تیز چل رہی تھیں۔۔۔ دل دھڑک رہا تھا۔۔۔

شبیر خان نے کہا تھا کہ کوئی اسے لینے آئے گا۔۔۔ مگر کون آئے گا؟ کیسے پہچانے گی وہ؟

اس نے اپنے گرد نظر دوڑائی تھی۔۔۔ ہر طرف لوگ ہی لوگ تھے۔۔۔ کوئی اپنے عزیزوں کو گلے لگا رہا تھا، کوئی خوشی سے مسکرا رہا تھا۔۔۔

اور وہ۔۔۔ وہ تنہا کھڑی تھی۔۔۔ اپنا سوٹ کیس تھامے۔۔۔ ڈری ہوئی۔۔۔ خوفزدہ۔۔۔

اسی وقت ایک آدمی اس کی طرف بڑھتا نظر آیا۔۔۔

قریب پچاس سال کا، سفید داڑھی، سادہ کپڑے۔۔۔ وہ اس کی جانب ایسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جیسے اس سے شناسا ہو۔۔۔ وہ چلتا ہوا اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"زرناب نام ہے آپ کا؟؟؟؟"

اس نے اردو میں پوچھا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔"

اس نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔۔ اسے عجیب سی گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔

"میں رحمت علی ہوں۔۔۔ خان صاحب کا ڈرائیور۔۔۔ آئیں میرے ساتھ۔۔۔"

اس نے اس کا سوٹ کیس لیا اور آگے چلنے لگا تھا۔۔۔

زرناب اس کے پیچھے چلنے لگی تھی۔۔۔ دل میں ہزار سوال تھے مگر زبان پر کوئی نہیں آیا۔۔۔

باہر سڑک پر ایک بلیک مرسڈیز کھڑی تھی۔۔۔ چمکتی، نئی، مہنگی۔۔۔

رحمت علی نے اس کا سامان ڈکی میں رکھا اور پچھلا دروازہ کھول دیا۔۔۔

"تشریف رکھیں میڈم۔۔۔"

زرناب نے اندر جھانکا تھا۔۔۔ گاڑی خالی تھی۔۔۔ انتہائی لگژری اور آرام دہ۔۔۔

وہ خاموشی سے بیٹھ گئی تھی۔۔۔ اپنے ہاتھ لپیٹ کر گود میں رکھے۔۔۔ نگاہیں نیچی۔۔۔

جیسے جیسے لمحے گزر رہے تھے۔۔۔ اس کی بے چینی اور گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔

گاڑی چل پڑی تھی۔۔۔

باہر لندن کی سڑکیں تھیں۔۔۔

بڑی بڑی عمارتیں، جن کو دیکھنے کے لیے پوری گردن گھوم جاتی تھی۔۔۔ سڑکیں صاف ستھری وسیع و عریض۔۔۔

مگر زرناب کو کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔ وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی مگر اس کی آنکھوں میں صرف دھندلاہٹ تھی۔۔۔

"بیٹا پہلی بار آئی ہو لندن؟"

رحمت علی نے شیشہ نیچے کر کے پیچھے مڑ کر پوچھا تھا۔۔۔

بہت شفقت بھرا انداز تھا۔۔۔ شاید وہ اس کو روتا دیکھ چکے تھے۔۔م

"جی۔۔۔"

اس نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔ اس کی آواز بھیگی ہوئی تھی۔۔۔

"اچھی جگہ ہے۔۔۔ مگر اپنا وطن اپنا ہی ہوتا ہے۔۔۔"

اس نے حسرت بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔ جیسے صدیوں سے اپنا ملک نہ دیکھا ہو۔۔۔

زرناب خاموش رہی تھی۔۔۔ اس کے گلے میں آنسوؤں کا گولہ

پھنسا تھا۔۔۔

تقریباً چالیس منٹ کے سفر کے بعد گاڑی ایک بڑے سے گیٹ کے

سامنے رکی تھی۔۔۔

سیکیورٹی گارڈ نے گیٹ کھولا اور گاڑی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

زرناب نے باہر دیکھا۔۔۔ ایک بہت بڑی حویلی تھی۔۔۔ سفید

رنگ کی۔۔۔ شیشے کی بڑی بڑی کھڑکیاں۔۔۔ سامنے بہت بڑا

لان۔۔۔ پھولوں کی کیاریاں۔۔۔ فوارہ۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ کوئی عام گھر نہیں تھا۔۔۔ یہ امیروں کی رہائش تھی۔۔۔

اس نے راستے میں بہت ساری عمارتیں اور گھر دیکھے تھے۔۔۔

مگر ان میں سے کوئی بھی اس گھر جتنا بڑا اور شاندار نہیں تھا۔۔۔

گاڑی مین دروازے کے سامنے رکی تھی۔۔۔

"آجائیں بیٹا۔۔۔"

رحمت علی نے دروازہ کھولا۔۔۔

زرناب اترنے لگی تھی کہ اس کا پاؤں لڑکھڑایا۔۔۔ اس نے گاڑی کا سہارا لیا۔۔۔ چودہ گھنٹے کے سفر اور تھکن نے اسے کمزور کر دیا تھا۔۔۔

"سنبھل کر بیٹا۔۔۔"

رحمت بابا کو اس دھان پان سی معصوم لڑکی سے ہمدردی محسوس ہوئی تھی اس لمحے۔۔۔

وہ سیڑھیاں چڑھ کر مین دروازے تک آئی تھی۔۔۔ دروازہ خود بخود کھل گیا تھا۔۔۔ اندر سے ٹھنڈی ہوا کا جھونکا آیا۔۔۔

اندر داخل ہوتے ہی ایک وسیع و عریض لونگ تھا۔۔۔ سنگ مرمر کا فرش۔۔۔ اونچی چھت۔۔۔ شاندار فرنیچر۔۔۔ دیواروں پر قیمتی پینٹنگز۔۔۔

سب کچھ اتنا شاندار تھا کہ زرناب جیسی لڑکی نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

"آئیں میرے ساتھ۔۔۔"

رحمت بابا نے کہا تھا۔۔۔

وہ اس کے پیچھے چلنے لگی تھی۔۔۔ ہر قدم پر اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

رحمت بابا اسے اوپر لے جا رہا تھا۔۔۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے۔۔۔ پھر ایک لمبے راہداری سے گزرے۔۔۔ اور ایک کمرے کے دروازے کے سامنے رکے تھے۔۔۔

"یہ آپ کا کمرہ ہے۔۔۔ آرام کر لیں۔۔۔ خان صاحب شام کو آئیں گے۔۔۔"

یہ کہہ کر رحمت بابا چلے گئے تھے۔۔

زرناب نے دروازہ کھولا۔۔۔ اندر ایک بہت بڑا کمرہ تھا۔۔۔ کنگ سائز بیڈ۔۔۔ سفید چادریں۔۔۔ ڈریسنگ ٹیبل۔۔۔ ایک طرف الماری۔۔۔ کھڑکی سے باہر باغ کا نظارہ۔۔۔

اس نے اپنا سوٹ کیس ایک طرف رکھا اور بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اب جب وہ اکیلی تھی تو اس کے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔ بے آواز۔۔۔ مسلسل۔۔۔

وہ یہاں کیا کر رہی تھی؟ یہ کیسی جگہ تھی؟ وہ شخص کیسا تھا؟

سوالات کا طوفان تھا ذہن میں۔۔۔ مگر جواب کوئی نہیں تھا۔۔۔

نجانے آگے کیا ہونے والا تھا اس کے ساتھ۔۔۔ کیوں لایا گیا تھا اسے یہاں۔۔۔۔

اتنی بھاری رقم میں خریدا گیا تھا۔۔۔۔

* * *

شام کے سات بج رہے تھے۔۔۔

زرناب نے دن میں کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔ دو بار ملازمہ آئی تھی کھانا لے کر مگر اس نے انکار کر دیا تھا۔۔۔

وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ آنکھیں کھلی۔۔۔ چھت کو تکتی ہوئی۔۔۔

تبھی نیچے سے گاڑی کی آواز آئی۔۔۔

زرناب اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ وہ ہوگا۔۔۔

اس نے جلدی سے اپنے کپڑے ٹھیک کیے۔۔۔ چہرے پر دوپٹہ کھینچا۔۔۔ اور دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

نیچے سے آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ قدموں کی آہٹ۔۔۔

پھر سیڑھیوں پر قدموں کی آواز۔۔۔ کوئی اوپر آرہا تھا۔۔۔

زرناب کھڑی ہوگئی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

گھبراہٹ کے مارے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہوئی تھیں۔۔۔

قدموں کی آواز اس کے کمرے کے دروازے کے قریب آئی۔۔۔ اور رک گئی۔۔۔

زرناب کی سانسیں بھی رک گئی تھیں۔۔۔ اس کا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ جیسے ابھی باہر آن دھمکے گا۔۔۔

اس نے اپنی مٹھیوں کو سختی سے بھیچ رکھا تھا۔۔۔

وہ شخص کون ہو سکتا تھا۔۔۔ چند سیکنڈ کی خاموشی۔۔۔

پھر دروازے کا ہینڈل گھوما۔۔۔

اور دروازہ کھلا۔۔۔

زرناب کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔۔ دروازے پر ایک شخص۔ نمودار ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے اندر قدم رکھا۔۔۔

زرناب نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا۔۔۔

اور جیسے ہی اس کی نظر اس شخص کے چہرے پر پڑی۔۔۔ اس کے ہونٹ بے اختیاری سے کھل گئے تھے۔۔۔

حیرت و بے یقینی سے وہ اسے تک رہی تھی۔۔۔ اس نے دماغ میں اپنے شوہر کا تصور جتنی بار بھی کیا تھا۔۔۔

وہ ایسا انسان ہر گز نہیں تھا۔۔۔ اسے تو یہی لگا تھا کہ کوئی ادھیڑ عمر بوڑھا انسان ہو گا۔۔۔

جس نے اسے پیسوں سے خرید ا تھا۔۔۔

مگر سامنے کھڑا شخص کوئی بڑی عمر کا آدمی نہیں تھا۔۔۔

لمبا قد۔۔۔ چوڑے کندھے۔۔۔ سیاہ کوٹ پہنے۔۔۔ ایک ہاتھ جیب میں۔۔۔

بے انتہا وجیہہ اور پر کشش۔۔۔ اس کی چال میں ایک عجیب سا غرور تھا۔۔۔

وہ خوبرو کڑیل نوجوان تھا۔۔۔ جس پر اٹھتی نظر پلٹنا بھول گئی تھی۔۔۔

اور اس کا چہرہ۔۔۔

زرناب نے ایسا وحشیانہ، سخت اور بے رحم چہرہ کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ شخص اندر آیا اور دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔ انداز انتہائی جارحانہ تھا۔۔۔

زرناب پیچھے ہٹ گئی تھی۔۔۔

وہ شخص آگے بڑھا۔۔۔ اس کی چال میں ایک خطرناک اعتماد تھا۔۔۔

"تم۔۔۔ تم زرناب ہو؟"

اس نے پوچھا تھا۔۔۔

اس کی آواز بھاری تھی۔۔۔ سخت۔۔۔ جس میں ذرا بھی نرمی نہیں تھی۔۔۔ اس نے سیگریٹ نکال کر ہونٹوں میں رکھا تھا۔۔۔

لائٹر نکالتے وہ اسے جلانے لگا تھا۔۔۔ اور قدم قدم اس کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔

"جی۔۔۔"

زرناب نے بمشکل جواب دیا تھا۔۔۔ اسے اپنی جانب بڑھتے دیکھ وہ گھبرا کر الٹے قدم پیچھے کو جا رہی تھی۔۔۔

اس شخص کی نگاہوں میں عجیب سی وحشت اور تپش تھی۔۔۔

"اور تم جانتی ہو میں کون ہوں؟"

تعارف کروانے کے بجائے بھاری آواز میں سوال کیا گیا تھا۔۔۔

زرناب کی سانسیں اٹکنے لگی تھیں۔۔۔

اسے کمرے میں ہوا کا دباؤ کم ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔

وہ سیگریٹ کے گہرے کش لیتا دھواں فضا میں چھوڑتا اس کے قریب آرہا تھا۔۔۔

زرناب کو اس دھویں سے سخت الرجی تھی۔۔۔ اس پر کھانسی کے ایسا دورا پڑتا تھا کہ اسے سنبھالنا مشکل ہو جاتا تھا۔۔۔

کبھی کبھی تو وہ بے ہوش بھی ہو جاتی تھی۔۔ اس دھوئیں سے اسے اتنی الرجی تھی۔۔۔

اسی وجہ سے اس وقت اس نے اپنے ہونٹوں پر دوپٹہ رکھ دیا تھا۔۔۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے۔۔۔۔"

اس کی یہ حرکت مقابل کو ناگواری گزری تھی۔۔۔۔ اس کے آس پاس رہنے والے لوگ اس دھویں کے عادی تھے۔۔۔

اس لڑکی نے بھی ہو جانا تھا۔۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ وراثت خان ہیں۔۔۔ مم میرے شوہر۔۔۔"

زرناب کے کانپتے ہونٹوں سے نکلا تھا۔۔۔۔

وہ دیوار سے لگی بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔ جبکہ اس کی بات کے جواب میں وہ شخص نفی میں سر ہلا گیا تھا۔۔۔

زرناب کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"نہیں۔"

اس کا جواب اتنا تیز اور سخت تھا کہ زرناب چونک گئی تھی۔۔۔

"میں وراثت خان نہیں ہوں۔۔۔"

بہت سکون سے جواب دیا گیا تھا۔۔۔ جلے ہوئے سیگریٹ کو فرش پر پھینکتے اس نے اپنے پیر سے مسل دیا تھا۔۔۔

زرناب کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔۔۔

"آپ۔۔۔۔ آپ نہیں ہیں؟"

وہ شخص مزید قریب آیا۔۔۔ اب وہ اس سے صرف دو قدم کے فاصلے پر تھا۔۔۔

اس نے پھر سے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔

"میں شاہ ذمار خانزادہ ہوں۔۔۔ وراثت خان میرا باپ ہے۔۔۔"

وہ بہت آرام سے انکشاف کرتا اس کے پیروں تلے سے زمین کھسکا گیا تھا۔۔۔

یہ سنتے ہی زرناب کی دنیا لرز گئی تھی۔۔۔

"کیا؟"

اس نے بے یقینی سے کہا تھا۔۔۔ اس کا وجود اس وقت زلزلوں کی زد میں تھا۔۔۔

"تم نے سنا۔۔۔"

شاہ ذمار نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

"تمہاری شادی میرے باپ سے نہیں۔۔۔ مجھ سے ہوئی ہے۔۔۔"

ایک اور انکشاف۔۔۔

زرناب کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

یہ شخص کیا بول رہا تھا۔۔۔

"یہ۔۔۔ یہ کیسے؟ انہوں نے کہا تھا کہ۔۔۔"

وہ ہکلا گئی تھی۔۔۔ اگر اسے دیوار کا سہارا نہ ہوتا تو وہ اب تک زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔۔

"اس نے جھوٹ بولا۔۔۔۔"

شاہ زمار نے بیچ میں کاٹ دیا تھا۔۔

"میرے باپ نے تمہیں خریدا ہے۔۔ تمہارے گھر والوں سے۔۔ بھاری رقم دے کر۔۔۔ اور تمہارے گھر والوں نے بنا کوئی تصدیق کیے تمہیں بیچ بھی دیا۔۔۔۔"

اس نے رکتے ہوئے اسے گھورا تھا۔۔ زرناب کی آنکھوں سے آنسو پھسل رہے تھے۔۔۔

"یہ جانے بغیر کہ کس انسان کو سونپا جا رہا ہے تمہیں۔۔ اور کس مقصد کے تحت۔۔۔۔"

وہ اس پر طنز کر رہا تھا۔۔۔ وہ اس کا خریدہ ہوا مال تھا۔۔

"مگر۔۔ مگر کیوں؟"

زرناب کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔۔۔

شاہ زمار نے ایک قدم اور قریب رکھا۔۔ اب وہ بالکل اس کے سامنے تھا۔۔

"کیونکہ میرے باپ نے فیصلہ کیا کہ میری شادی ہونی چاہیے۔۔۔ اور میں نے انکار کیا۔۔۔ تو انہوں نے یہ سودا کیا۔۔۔ میرے نام پر۔۔۔ میری مرضی کے بغیر۔۔۔"

اس کی آواز میں غصہ تھا۔۔۔ شدید غصہ۔۔۔

"اور اب تم یہاں ہو۔۔۔۔۔ میری ملکیت کے طور۔۔۔ آج میری سالگرہ ہے۔۔۔ اور انہوں نے تمہیں تحفے کے طور پر میرے پاس بھیجا ہے۔۔۔ میں جیسے چاہے سلوک کر سکتا ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔"

اس نے زہر بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

زرناب کا دل ڈوب گیا تھا۔۔۔ اس کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا ہوا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

کیا سلوک کرنے والا تھا کہ شخص اسکے ساتھ۔۔۔

جس کی آنکھوں سے وحشت کے سوا کچھ بھی نہیں ظاہر ہو رہا تھا۔۔۔

"مگر میرے نزدیک تم ایک ایسی عورت ہو۔۔۔ جسے میں نے نہ دیکھا تھا، نہ جاننا چاہتا تھا، اور نہ ہی جس سے مجھے کوئی سروکار ہے۔۔۔"

یہ سن کر زرناب کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں درد اور بے بسی کے آنسو تھے۔۔۔

شاہ ذمار نے ایک اور سیگریٹ سلگایا تھا۔۔۔ اس کی نگاہیں بے رحمی سے زرناب کے چہرے پر ٹھہری ہوئی تھیں۔۔۔

"تم یہاں رہو گی۔۔۔ اس گھر میں۔۔۔ میری بیوی کے نام پر۔۔۔ لیکن یاد رکھنا۔۔۔"

اس نے ایک قدم اور قریب آتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"تم سے مجھے کوئی توقع نہیں۔۔۔ کوئی رشتہ نہیں۔۔۔ یہ صرف ایک سودا ہے جو میرے باپ نے کیا ہے۔۔۔ میں نے نہیں۔۔۔"

زرناب کے گلے میں جیسے کوئی پھندا کس گیا تھا۔۔۔ اسے سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔ خاص طور پر اس سیگریٹ کے دھوئیں سے۔۔۔

"پ پلیز۔۔۔"

اس نے ہکلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"یہ سیگریٹ۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔"

اس کی آواز میں منت تھی۔۔۔ اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔

شاہ ذمار نے اسے سرد نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔ پھر جان بوجھ کر ایک اور گہرا کش لیا اور دھواں اس کی طرف چھوڑ دیا تھا۔۔۔

"تمہیں یہاں میری مرضی کے مطابق رہنا ہو گا۔۔۔ میری عادات سے تمہیں ہم آہنگ ہونا پڑے گا۔۔۔"

زرناب کو کھانسی کا دورہ پڑنے لگا تھا۔۔۔ وہ دیوار کا سہارا لیے زور زور سے کھانس رہی تھی۔۔۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

مگر شاہ زمار کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔ اس نے بے رخی سے اس کی طرف دیکھا اور مزید قریب آیا تھا۔۔۔۔

"یہ تمہارا کمرہ ہے۔۔۔ یہیں رہو۔۔۔ میرے کمرے میں آنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"

زرناب دیوار سے بالکل چپک گئی تھی۔۔۔۔

اس کی زندگی کا کیا مقصد رہ گیا تھا۔۔۔؟

اسے ایک ایسے شخص سے باندھ دیا گیا تھا جو اسے قبول ہی نہیں کرتا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں سوائے نفرت کے کچھ نہیں تھا۔۔۔

اس نے اپنا چہرہ اس کے قریب کیا۔۔۔ اتنا قریب کہ زرناب اس کی سانسیں محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

گرم آگ کی طرح تپش زدہ جھلسا دینے والی۔۔۔۔

"میں تمہیں کبھی قبول نہیں کروں گا۔۔۔ نہ بیوی کے طور پر، نہ کسی اور کے طور پر۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں نفرت تھی۔۔۔ شدید نفرت۔۔۔

"تم میری زندگی میں ایک بوجھ ہو۔۔۔ ایک سزا۔۔۔ جو میرے باپ نے مجھے تحفے کے نام پر دی ہے۔۔۔"

زرناب کا دل پھٹ رہا تھا۔۔۔

"مگر۔۔۔ مگر پھر آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا؟"

اس نے کانپتے شکوہ کناں لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

"میں نے نہیں بلایا۔۔۔ میرے باپ نے بلایا۔۔۔ اور اب چونکہ تم آگئی ہو، تو رہو گی۔۔۔ مگر یاد رکھنا۔۔۔"

اس نے اس کے کان کے قریب اپنا منہ لایا۔۔۔ اس کی گرم سانسوں سے زرناب کے کان کی لوح جلنے لگی تھی۔۔۔

"یہ گھر تمہارے لیے جیل ہے۔۔۔ اور میں تمہارا حاکم۔۔۔"

یہ کہہ کر وہ پیچھے ہٹا۔۔۔

زرناب کے ہونٹوں سے ایک سسکی نکل گئی تھی۔۔۔

"رونا بند کرو۔۔۔"

شاہ ذمار نے حکم دیا تھا۔۔۔

"میں آنسو برداشت نہیں کرتا۔۔۔ خاص طور پر ایسی عورت کے جسے میں نے چاہا ہی نہیں۔۔۔"

وہ دروازے کی طرف مڑا۔۔۔

"کل سے تمہارے لیے قواعد بتائے جائیں گے۔۔۔ انہیں ماننا ہو گا۔۔۔ ورنہ۔۔۔"

اس نے دروازے کا ہینڈل پکڑا۔۔۔

"ورنہ نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔۔۔"

دروازہ کھول کر وہ باہر چلا گیا۔۔۔

اور زرناب۔۔۔ وہ وہیں فرش پر گر گئی تھی۔۔۔

اس نے اپنے گھر والوں کو بچانے کے لیے اپنی قربانی دی تھی۔۔۔

مگر یہ۔۔۔ یہ قربانی نہیں تھی۔۔۔

یہ تو زندہ در گور ہونا تھا۔۔۔

وہ ایک ایسے شخص کی بیوی بنی تھی جو اسے قبول ہی نہیں کرنا چاہتا

تھا۔۔۔

جس کی آنکھوں میں اس کے لیے صرف نفرت تھی۔۔۔

"یہ کیسی آزمائش ہے؟"

دور دور تک سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔

مگر زرناب کے کانوں میں صرف شاہ ذمار کی سرد آواز گونج رہی تھی۔۔۔

"تم میری زندگی میں ایک بوجھ ہو۔۔۔"

وہ رات۔۔۔ زرناب کی زندگی کی سب سے تاریک رات تھی۔۔۔

جس میں کہیں کوئی روشنی کی کرن نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔

وہ ایسے کیسے اس شخص پر یقین کر لیتی کہ وہ اس کا شوہر تھا۔۔۔ کسی خیال کے تحت اپنی جگہ سے اٹھتے وہ وہیں ایک جانب رکھے اپنے بیگ کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

اسے یاد تھا کہ تسکین بیگم نے اس کے بیگ میں نکاح نامہ رکھا تھا۔۔۔

اس نے جیسے ہی اس فائل ہو کھولتے نکاح کے پیپرز نکالے اسکا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔ وہاں پر اس کے نام کے ساتھ شاہ زمار خانزادہ لکھا تھا۔۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے اس نام کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کے سائن نکاح نامے پر واضح تھے۔۔۔ اس نے سائن کرتے ہوئے نام پر توجہ نہیں دی تھی۔۔۔۔

یہ کیسا نکاح تھا۔۔۔ کیا اس نکاح کی شرعی لحاظ سے ہوئی حیثیت تھی بھی یا نہیں۔۔۔

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔ یہ کس کشمکش میں پھنس گئی تھی وہ۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صبح کی دھیمی دھیمی روشنی کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔۔۔

زرناب ساری رات فرش پر ہی بیٹھی رہی تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔۔۔ چہرے پر آنسوؤں کے نشانات تھے۔۔۔

کل رات کا منظر بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے آرہا تھا۔۔۔

شاہ زمار کی وہ سرد آنکھیں۔۔۔ اس کی سخت آواز۔۔۔ اس کے الفاظ جو تیر کی طرح اس کے دل میں چبھ گئے تھے۔۔۔

"تم میری زندگی میں ایک بوجھ ہو۔۔۔"

اس نے اپنے گھٹنوں میں منہ چھپایا اور پھر سے رونے لگی تھی۔۔۔

تبھی دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔۔۔

زرناب چونک گئی۔۔۔ اس نے جلدی سے آنسو پونچھے اور کھڑی ہو گئی۔۔۔

"جی۔۔۔"

اس کی آواز مسلسل رونے کی وجہ سے بھاری تھی۔۔۔

دروازہ کھلا اور ایک لڑکی اندر آئی تھی۔۔۔ بتیس تینتیس کے قریب کی عمر۔۔۔ بالوں کو جوڑے میں مقید کیے۔۔۔۔ چہرے پر نرمی تھی۔۔۔

وہ نک سک سے تیار۔۔۔ فل یونیفارم میں ملبوس لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ سجائے اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔

"ہائے میم۔۔۔ میرا نام روزی ہے۔۔۔ اس گھر کی انچارج ہوں۔۔۔ اور سر کی پرسنل اسسٹنٹ بھی۔۔۔ ان کے سارے کام میں ہی کرتی ہوں۔۔۔۔"

اس کے تفصیل بتانے پر زرناب نے سر ہلایا تھا۔۔

وہ کچھ نہیں بول سکی تھی۔۔۔ بس نگاہیں جھکالی تھیں۔۔۔

"آپ فریش ہو کر ناشتہ کرلیں۔۔۔ پھر سر سے ملنا ہے آپ کو۔۔۔ انہیں نے بلایا ہے آپ کو۔۔۔"

اس شخص کا ذکر سنتے ہی زرناب کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

"کک کیوں۔۔۔ وہ مجھے کیوں بلا رہے ہیں۔۔۔؟؟"

اس کی آواز کانپ اٹھی تھی۔۔

اس کی گھبراہٹ دیکھ روزی ہولے سے مسکرائی تھی۔۔۔ وہ شستہ انگریزی میں بات کرتی تھی۔۔۔ اس کا لہجہ بہت خوبصورت تھا۔۔۔

"بات کرنی ہوگی میم۔۔۔ آپ فریش ہو جائیں۔۔۔"

اس معصوم لڑکی کے چہرے کی جانب دیکھتے اس نے کہا تھا۔۔۔

زرناب نے پھر کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

زرناب نے سادہ سا گلابی رنگ کا لباس پہنا تھا۔۔۔ بال سادہ جوڑے میں باندھے تھے۔۔۔

جس کی وجہ سے اس کی گردن نمایاں ہو رہی تھی۔۔۔ اس کی گردن پر سیاہ تل نمایاں تھا۔۔۔

چہرے پر ہلکا سا میک اپ۔۔۔ جو اس کی سوجی آنکھوں کو چھپا سکے۔۔۔

روزی اسے لے کر نیچے آئیں تھیں۔۔۔

اسی نے ہی اسے تیار کیا تھا۔۔۔ وہ اپنے باس کے مزاج سے واقف تھی۔۔۔ اس حلیے میں دیکھ کر اس نے غصہ ہی کرنا تھا۔۔۔

"یہ رہاذمار سر کا آفس۔۔۔"

روزی نے ایک بڑے سے دروازے کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔

زرناب نے دروازے کو دیکھا۔۔۔ اس کا دل ڈوب رہا تھا۔۔۔

"آپ ناک کرلیں۔۔۔"

روزی نے کہا اور چلی گئیں تھی۔۔۔۔

زرناب نے گہری سانس لی۔۔۔

وہ اب پہلے سے بھی زیادہ خوفزدہ تھی۔۔۔۔ پھر ناچاہتے ہوئے بھی اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے ہلکی سی دستک دی تھی۔۔۔۔

"آ جاؤ۔۔۔"

اندر سے آواز آئی۔۔۔ سخت۔۔۔ بے رحم۔۔۔

زرناب نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی۔۔۔

آفس بہت بڑا تھا۔۔۔ ایک طرف شیشے کی بڑی کھڑکی جس سے باہر گارڈن کا نظارہ تھا۔۔۔ دوسری طرف کتابوں کی الماریاں۔۔۔

بیچ میں ایک بڑی سی میز۔۔۔

اور اس میز کے پیچھے۔۔۔ شاہ ذمار خانزادہ بیٹھا تھا۔۔۔

وہ سفید پینٹ شرٹ پہنے تھا۔۔۔ آستینیں مڑی ہوئی۔۔۔ بال پیچھے کی طرف سنورے ہوئے۔۔۔ چہرے پر دو دن کی ہلکی داڑھی۔۔۔ ہاتھ میں سگریٹ تھا۔۔۔ جس کا دھواں آہستہ آہستہ اوپر جا رہا تھا۔۔۔

اس نے نظر اٹھا کر زرناب کو دیکھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں وہی سردی تھی۔۔۔ وہی بے رحمی۔۔۔

"دروازہ بند کرو۔۔۔"

اس نے حکم دیا تھا۔۔۔ زرناب کے دل کی دھڑکنیں بے قابو ہونے لگی تھیں۔۔۔

زرناب نے دروازہ بند کیا اور وہیں کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔ اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔۔۔۔

"یہاں آؤ۔۔۔"

شاہ ذمار نے میز کے سامنے اشارہ کیا تھا۔۔۔

زرناب آہستہ آہستہ آگے بڑھی۔۔۔ اس کے ہاتھ پسینے سے بھیگے ہوئے تھے۔۔۔

وہ میز کے سامنے آکر رک گئی۔۔۔ نگاہیں نیچی۔۔۔

شاہ ذمار نے سگریٹ کا ایک لمبا کش لیا۔۔۔ پھر دھواں نکالا تھا۔۔۔ یہ شخص عجیب پر اسرار سا لگا تھا اسے۔۔۔

"میری طرف دیکھو۔۔۔"

اس کی بھاری سرد آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔ اس کی سانسوں کی رفتار بڑھنے لگی تھی۔۔۔

زرناب نے ہچکچاتے ہوئے نگاہیں اٹھائیں۔۔۔

شاہ ذمار کی گہری بھوری آنکھیں اسے گھور رہی تھیں۔۔۔

زرناب کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔ لرزتی پلکیں پھر سے جھک گئی تھیں۔۔۔۔

"میں تمہیں کچھ قواعد بتانے والا ہوں۔۔۔"

اس نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"جنہیں ماننا ہو گا۔۔۔ اگر تم یہاں آرام سے رہنا چاہتی ہو تو منن۔۔ سمجھ آیا؟؟؟؟"

سختی بھرا انداز تھا۔۔۔ زرناب نے سر ہلایا۔۔۔

"میں بہرا نہیں ہوں۔۔۔ الفاظ میں جواب دو۔۔۔"

شاہ زمار نے سختی سے کہا۔۔۔

"جی۔۔۔"

زرناب نے بمشکل کہا تھا۔۔۔ اس شخص کی نگاہوں سے وہ بری طرح پزل ہو رہی تھی۔۔۔۔

شاہ زمار اپنی کرسی پر ٹیک لگا گیا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ میں سیگریٹ دبا ہوا تھا۔۔۔ مگر نگاہیں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

زرناب کا چہرا تپ اٹھا تھا۔۔۔۔

"پہلی بات۔۔۔ تم اس گھر میں ایک مہمان کی طرح رہو گی۔۔۔ نہ میری بیوی، نہ اس گھر کی مالکن۔۔۔ صرف ایک مہمان۔۔۔"

زرناب نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔۔ عجیب انسان تھا یہ۔۔۔ شادی کرنے کا مقصد ہی کیا تھا پھر۔۔۔۔۔

"دوسری بات۔۔۔ میرے کمرے میں تمہارا داخلہ منع ہے۔۔۔ نہ دن میں، نہ رات میں۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔"

اس کی آواز میں سختی بڑھ رہی تھی۔۔۔ اس کی ان باتوں پر زرناب کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔

نظریں اس کی خوبرو چہرے کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

"تیسری بات۔۔۔ تم اس گھر سے باہر نہیں جاؤ گی۔۔۔ نہ اکیلے، نہ کسی کے ساتھ۔۔۔ یہ گھر تمہاری حدود ہیں۔۔۔"

زرناب ساکت نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

مضبوط مردانہ ہاتھوں میں دبا سیگریٹ اسے اپنی طرح بے بس اور لاچار سا لگا تھا۔۔۔۔

"چوتھی بات۔۔۔"

شاہ ذمار نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسل دی۔۔۔

"تم اپنے خاندان سے رابطے میں رہ سکتی ہو۔۔۔ مگر انہیں یہاں کی کوئی بات نہیں بتاؤ گی۔۔۔ نہ میرے بارے میں، نہ اس گھر کے بارے میں۔۔۔"

وہ کرسی سے اٹھا اور کھڑکی کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

زرناب نے شکر کا سانس لیا تھا کہ اس شخص نے اس پر اتنا رحم کھا لیا تھا۔۔۔

اسے گھر والوں سے بات کرنے سے نہیں روکا تھا۔۔۔

"پانچویں بات۔۔۔ اور سب سے اہم بات۔۔۔"

اس نے مڑ کر زرناب کو دیکھا۔۔۔

"مجھ سے توقعات مت رکھنا۔۔۔ نہ محبت کی، نہ عزت کی، نہ کسی تعلق کی۔۔۔ میں تمہارے لیے صرف ایک اجنبی ہوں۔۔۔ اور ہمیشہ رہوں گا۔۔۔"

زرناب کی آنکھوں میں نجانے کیوں آنسو آ گئے تھے۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی اسے اس قید میں کب تک رہنا تھا۔۔۔

اس جذبات سے عاری انسان کے ساتھ رہنا بہت زیادہ مشکل لگ رہا تھا اسے۔۔۔

"رونا بند کرو۔۔۔"

شاہ ذمار نے غصے سے کہا تھا۔۔۔ اس نے جبڑے سختی سے میچ رکھے تھے۔۔۔

"میں نے کہا تھا ناکہ میں آنسو برداشت نہیں کرتا۔۔۔"

زرناب نے جلدی سے آنسو پونچھ لیے تھے۔۔۔

شاہ ذمار واپس اپنی میز کی طرف آیا۔۔۔

"اب جاؤ۔۔۔ اور یاد رکھو۔۔۔ یہ قواعد توڑے تو نتائج بھگتنے کے لیے تیار رہنا۔۔۔"

زرناب نے سر جھکایا اور مڑنے لگی۔۔۔

"رکو۔۔۔"

وہ رک گئی۔۔۔ وہ بالکل کسی روبورٹ کی طرح ہی بی ہیو کر رہی تھیمم

"ایک اور بات۔۔۔"

شاہ زمار نے اس کا یہ انداز غور سے دیکھا تھا۔۔۔ جو بالکل پرفیکٹ تھا۔۔۔

"آج شام میرے کچھ مہمان آرہے ہیں۔۔۔ تم اپنے کمرے میں رہو گی۔۔۔ نیچے نہیں آنا۔۔۔"

زرناب نے سر ہلایا اور باہر نکل گئی۔۔۔

کمرے میں آتے وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔۔

اس کا دم گھٹ رہا تھا۔۔۔

یہ کیسی زندگی تھی؟

ایک ایسے شخص کے ساتھ جو اسے قبول ہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

جس کے لیے وہ صرف ایک بوجھ تھی۔۔۔

"اللہ نے مجھے طاقت دیں۔۔۔ اس مشکل وقت میں صبر کی طاقت۔۔۔"

اس کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔۔۔

اسے اس پل ہمایوں کی دی گئی بد دعا شدت سے یاد آئی تھی۔۔۔

اس کا دل توڑا تھا اس نے۔۔۔ مجبوری ہی سہی۔۔۔ اس کی ماں کے کہنے پر۔۔۔۔

مگر محبت بھرا دل تو توڑا تھا۔۔۔ اب سزا بھی بھگتنی تھی۔۔۔۔

△△△△△△△△△△△△△△△

رات کے نو بج رہے تھے۔۔۔

زرناب اپنے کمرے میں کھڑکی کے پاس کھڑی باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔ نیچے گاڑیوں کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ مہمان آرہے تھے۔۔۔

اس نے دیکھا کہ ایک کے بعد ایک مہنگی گاڑیاں آکر رک رہی تھیں۔۔۔

مرد اور عورتیں اتر رہے تھے۔۔۔ سب شاندار لباس میں۔۔۔ مگر انتہائی بولڈ۔۔۔ ان میں بہت کم مسلم تھے۔۔۔ لیکن جو تھے وہ بھی پہچانے نہیں جارہے تھے۔۔۔۔

زرناب واپس بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔ کھڑکی کھلی ہونے کی وجہ سے نیچے سے آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔ ہنسی کی۔۔۔ باتوں کی۔۔۔

لوگ خوش تھے۔۔۔ انجوائے کر رہے تھے۔۔۔

اور یہاں۔۔۔ اس کمرے میں۔۔۔ ایک لڑکی تنہا بیٹھی تھی۔۔۔ قیدی کی طرح۔۔۔

اس نے اپنے موبائل سے ماما کو میسج کیا تھا۔۔۔

"ماما میں ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ لوگ فکر مت کریں۔۔۔"

اسے جھوٹ بولنا پڑ رہا تھا۔۔۔ اپنوں کو تکلیف سے بچانے کے لیے۔۔۔ ورنہ اس کے دل تو چاہ رہا تھا کہ وہ کسی طرح اڑ کر واپس پہنچ جائے ان لوگوں کے پاس۔۔۔

یہ اجنبی جگہ۔۔۔ اجنبی لوگ اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہے تھے۔۔۔ پورا دن دیواریں دیکھتے گزرتا تھا۔۔۔

اسے اس کمرے سے باہر نکلنے کی اجازت بھی نہیں تھی۔۔۔ اتنے بڑے گھر میں اسے کوئی بھی اور انسان دکھائی نہیں دیتا تھا۔۔۔ ایک روزی ہی تھی۔۔۔ جو اس کے روم میں آتی تھی۔۔۔

اس کا انداز بالکل روبوٹک تھا۔۔۔ اس سے کوئی بات پوچھو تو جواب دیتی تھی۔۔۔ ورنہ زیادہ تر اپنے کام سے کام رکھتی تھی۔۔۔

اسے شاہ ذمار خانزادہ کی سمجھ نہیں آتی تھی۔۔۔ عجیب انسان تھا۔۔۔ اتنے بڑے گھر میں اکیلا رہتا تھا۔۔۔

عجیب سڑیل اور روڈ انداز تھا بات کرنے کا۔۔۔۔ جیسے اسے یہاں رکھ کر اس پر احسان کر رہا ہو۔۔۔ اسے اس شخص کی بالکل سمجھ نہیں آتی تھی۔۔۔

رات کے ساڑھے دس بج چکے تھے۔۔۔ زرناب اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ نیچے سے موسیقی کی دھیمی آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔ لوگوں کی ہنسی اور باتوں کی گونج۔۔۔

پارٹی کی رونق مکمل عروج پر تھی۔۔۔

اس نے کھڑکی کی طرف دیکھا۔۔۔ باہر تاریکی تھی۔۔۔

لندن کی سرد رات۔۔۔ اور دور دور تک روشنیوں کا سلسلہ۔۔۔

تبھی اچانک پورے مینشن میں اندھیرا چھا گیا۔۔۔

زرناب کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔ لائٹ چلی گئی تھی۔۔ اسے تاریکی میں کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

زرناب کھڑی ہوگئی۔۔۔ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ اس نے اپنے موبائل کی ٹارچ آن کرنی چاہی۔۔۔

مگر اسی لمحے۔۔۔

کھڑکی کے باہر کچھ حرکت ہوئی۔۔۔ زرناب نے گھبرا کر اس طرف دیکھا۔۔۔

اور جو اس نے دیکھا۔۔۔ اس کی سانسیں رک گئیں۔۔۔ کھڑکی کے شیشے کے پیچھے۔۔۔ ایک سایہ تھا۔۔۔

بڑا اور خوفناک سا۔۔۔ درختوں کے سائے ہوا کی وجہ سے لہرا کر کھڑکی پر لگ رہے تھے۔۔۔ جیسے اس کے اوپر کچھ بیٹھا ہو۔۔۔

زرناب کے منہ سے چیخ نکل گئی۔۔۔

"آآآہہہ!"

وہ پیچھے ہٹی۔۔۔ اس کا پاؤں قالین میں الجھا اور وہ لڑکھڑائی۔۔۔

وہ سایہ حرکت کر رہا تھا۔۔۔ جیسے اندر آنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔

زرناب کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔۔۔ اس کا دماغ کام کرنا بند کر گیا۔۔۔ اسے اس شخص کی دی گئی کوئی بھی تنبیہہ یاد نہیں رہی تھی۔۔۔

اس نے مڑ کر دروازے کی طرف دوڑ لگائی۔۔۔

دروازہ کھول کر وہ باہر نکلی۔۔۔ اندھیرے میں۔۔۔ راہداری میں۔۔۔

اس کی سانسیں تیز چل رہی تھیں۔۔۔ دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ وہ بہت بری طرح سے خوفزدہ تھی۔۔۔ اس کو لگ رہا تھا کہ اس کی سانسیں بند ہو جائیں گی۔۔۔

نیچے سے اب بھی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ لوگوں کی۔۔۔

زرناب بھاگتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف آئی۔۔۔

"کوئی ہے۔۔۔ کوئی۔۔۔"

اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔

وہ سیڑھیاں اترنے لگی۔۔۔ تیزی سے۔۔۔ لڑکھڑاتے قدموں سے۔۔۔

اور پھر۔۔۔ بنا سوچے سمجھے وہ نیچے ہال میں پہنچ گئی۔۔۔

جہاں پارٹی ہو رہی تھی۔۔۔

وہ ابھی بھی تاریکی سے بری طرح خوفزدہ تھی۔۔۔

ہال میں جنریٹر چل چکا تھا۔۔۔ دھیمی روشنی واپس آگئی تھی۔۔۔

شاہ زمار خانزادہ اپنے مہمانوں کے درمیان کھڑا تھا۔۔۔ ایک ہاتھ میں گلاس۔۔۔ دوسرے میں سگریٹ۔۔۔

معذرت چاہتے ہیں۔۔ بجلی کی لائن میں کوئی مسئلہ ہو گیا تھا۔۔۔" اس نے سرد لہجے میں اپنے مینجر سے پوچھا تھا۔۔۔ جس نے جھجھکتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔۔

تبھی۔۔۔ سیڑھیوں کی طرف سے ایک چیخ آئی۔۔۔

سب نے اس طرف دیکھا۔۔۔

اور پھر۔۔۔

زرناب نظر آئی تھی۔۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔۔ اس کا چہرہ خوف سے بھرا ہوا۔۔۔ بال بکھرے ہوئے۔۔۔ دوپٹہ ایک طرف کو ہٹا ہوا۔۔۔

وہ بوکھلائی گھبرائی سیدھی ہال میں داخل ہوگئی تھی۔۔۔

وہاں ایک دم سناٹا چھا گیا۔۔۔ سب لوگ اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

خاموشی سے۔۔۔ حیرت سے۔۔۔

زرناب کی سانسیں تیز چل رہی تھیں۔۔۔ اس نے ایک لمحے کو چاروں طرف دیکھا۔۔۔ اتنے سارے اجنبی چہرے۔۔۔

ان سب سے ہوتے اس کی نظر شاہ ذمار پر پڑی۔۔۔

جو اسے ایسے گھور رہا تھا جیسے۔۔۔ جیسے اسے کھا جائے گا۔۔۔

اس کے جبڑے سخت تھے۔۔۔ آنکھوں میں غصہ۔۔۔ شدید غصہ تھا۔۔

زرناب کے قدم رک گئے تھے۔۔۔ وہ اس وقت پوری پارٹی کی مرکز نگاہ تھی۔۔۔

اتنے سارے لوگوں کو سامنے دیکھ وہ بری طرح سے ڈر گئی تھی۔۔۔

"میں۔۔۔ میں۔۔۔"

اس کے منہ سے الفاظ نہیں نکل رہے تھے۔۔۔

شاہ ذمار نے اپنا گلاس ایک ویٹر کو تھمایا۔۔۔ سگریٹ ایش ٹرے میں بجھائی۔۔۔ اور زرناب کی طرف بڑھا۔۔۔

اس کی چال میں غصہ تھا۔۔۔ مگر چہرے پر کوئی تاثر نہیں۔۔۔

شاہ ذمار خانزادہ اکیلا رہتا تھا یہ بات سبھی لوگ جانتے تھے۔۔۔

روزی کے علاوہ اس کے سٹاف میں کوئی بھی فی میل نہیں تھی۔۔۔

زرناب کو وہاں دیکھ سب کی نگاہیں حیرت زدہ سی اس پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

اس لڑکی کا حسن سادگی میں بھی قیامت خیز تھا۔۔۔

"یہ کون ہے ذمار؟"

ایک عورت نے پوچھا۔۔۔ تجسس سے بھری آواز میں۔۔۔

باقی سب بھی حیران تھے۔۔۔ اور آنکھیں اس کے غیر معمولی حسن پر جم سی گئی تھیں۔۔۔

وہ لڑکی بے انتہا حسین تھی۔۔۔۔ سادہ سا حلیہ۔۔۔ بکھرے بال۔۔۔۔ تھر تھر کانپتا نازک سراپا۔۔۔

شاہ ذمار زرناب کے قریب آیا۔۔۔ بہت قریب۔۔۔

اس کی آنکھوں میں غضبناکی تھی۔۔۔۔ جبڑہ سختی سے بھینچ رکھا تھا اس نے۔۔۔

زرناب پیچھے ہٹنا چاہتی تھی مگر اس کے پاؤں جم گئے تھے۔۔۔

شاہ زمار نے اس کی کلائی پکڑ لی۔۔۔ سختی سے۔۔۔

زرناب کو درد ہوا۔۔۔ لبوں سے بے ساختہ کراہ نکلی تھی۔۔۔۔

پھر شاہ زمار نے مڑ کر اپنے مہمانوں کو دیکھا۔۔۔

اور بہت سرد۔۔۔ بہت کنٹرولڈ آواز میں کہا تھا۔۔۔

"یہ میری نئی پرسنل اسسٹنٹ ہے۔۔۔"

اس کا چہرا بے انتہا سنجیدہ تھا۔۔۔۔ آنکھیں ایسے قہر ڈھا رہی تھیں۔۔ جیسے نظروں ہی نظروں میں اسے قتل کر دیں گے۔۔۔۔

زرناب کو اس وقت سب سے زیادہ خوف اسی سے محسوس ہوا

تھا۔۔۔ ایسا کیا جرم کر دیا تھا اس نے۔۔

کہ یہ شخص ایسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس کی مضبوط انگلیاں زرناب کی کلائی میں دھنس رہی تھیں۔۔۔

زرناب کو لگا تھا کہ اس کی ہڈی چٹخ جائے گی۔۔۔۔

اس اعلان پر لوگوں میں سرگوشیاں شروع ہو گئی تھیں۔۔۔

اس شخص کی آنکھوں میں غصے کی آگ دہک رہی تھی۔۔۔ مگر

چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔

"میری نئی پرسنل اسسٹنٹ ہے۔۔۔"

اس نے دوبارہ کہا تھا۔۔۔ اس بار زیادہ واضح آواز میں۔۔۔

ہال میں موجود لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ کچھ حیرت سے۔۔۔ کچھ تجسس سے۔۔۔

"پرسنل اسسٹنٹ؟"

ایک عورت نے دوبارہ پوچھا تھا۔۔۔ وہ تقریباً چالیس سال کی تھی۔۔۔ بھاری میک اپ میں۔۔۔ گہرے سرخ رنگ کا گاؤن پہنے۔۔۔

"لیکن ذمار۔۔۔ تمہاری تو پہلے سے روزی ہے نا۔۔۔"

شاہ ذمار نے اس عورت کی طرف دیکھا۔۔۔ اس کی نگاہوں میں سردی تھی۔۔۔

"روزی گھر کی انچارج ہے مسز ہارٹمین۔۔۔ یہ میرے آفس کے کام سنبھالے گی۔۔۔"

اس نے بہت سادہ انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔ جیسے یہ کوئی معمولی بات ہو۔۔۔

زرناب کی سانسیں رکی ہوئی تھیں۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کیا ہو رہا تھا۔۔۔

پرسنل اسسٹنٹ؟

اس نے تو کبھی کوئی کام نہیں کیا تھا۔۔۔ اسے تو کچھ آتا بھی نہیں تھا۔۔۔

"اوہ۔۔۔ تو یہ آفس کے لیے ہے۔۔۔"

مسز ہار ٹمین نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

زرناب کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔۔ وہاں سب لوگ اسے سر سے پیر تک ایسے گھور رہے تھے جیسے وہ کوئی ساتواں عجوبہ ہو۔۔۔۔ یا کسی اور دنیا کی مخلوق۔۔۔۔۔

اسے عجیب سی گھٹن ہونے لگی تھی ان نگاہوں سے۔۔۔۔

"بہت خوبصورت ہے۔۔۔ کہاں سے لائے ہو اسے؟"

اس کی نگاہیں زرناب پر ٹک گئی تھیں۔۔۔ جانچ پڑتال کرتی ہوئیں۔۔۔

شاہ ذمار نے زرناب کی کلائی کو اور زیادہ کس کر پکڑا۔۔

زرناب نے نگاہیں نیچے کرتے اپنے آنسوؤں کو لوگوں کی نگاہوں سے چھپانا چاہا تھا۔۔۔۔

ورنہ مارے تکلیف کے اس کی جان نکل گئی تھی۔۔۔۔

"پاکستان سے۔۔۔"

اس نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس ایشین بیوٹی کو دیکھ کر سب ہی سمجھ گئے تھے۔۔ شاہ زمار کا تعلق بھی وہیں سے تھا۔۔ وہ سب جانتے تھے۔۔۔

اوپر سے اس لڑکی کا حلیہ بھی ویسا ہی تھا۔۔۔

"معذرت چاہتا ہوں۔۔۔ یہ آج ہی پہنچی ہے۔۔۔ ابھی سب کچھ نیا ہے اس کے لیے۔۔۔ لائٹ جانے سے گھبرا گئی تھی۔۔۔"

شاہ ذمار نے ہال میں موجود سب لوگوں کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

اس کی آواز میں معذرت نہیں تھی۔۔۔ صرف بیان تھا۔۔۔

مغرور نقوش تنے ہوئے تھے۔۔۔

"اوہ بیچاری۔۔۔"

ایک نوجوان لڑکی نے کہا تھا۔۔۔ اس بنا میک اپ کے بھی گلابی دہکتے چہرے کو دیکھ وہ بھی اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پا رہی تھی۔۔۔

"پہلی بار لندن آئی ہو؟"

اس کو کانپتے اور گھبراہٹ زدہ حالت میں دیکھ ایک انڈین لڑکی لارا نے ہولے سے کہا تھا۔۔۔ وہ بھی اس محفل کا حصہ تھی۔۔۔ اور اپنے ہزبینڈ کے ساتھ آئی ہوئی تھی۔۔

زرناب نے سر ہلایا تھا۔۔۔ بول تو وہ پا ہی نہیں رہی تھی۔۔ جیسے بولنے کی سکت باقی نہ رہی ہو اس میں۔۔۔۔

"ڈونٹ ووری۔۔۔ جلد عادت ہو جائے گی۔۔۔"

لڑکی نے دوستانہ انداز میں کہا۔۔۔

"آپ کی یہ پرسنل اسسٹنٹ۔۔۔۔ کافی حسین ہیں اور معصوم بھی۔۔۔ یہاں کافی خیال رکھنا پڑے گا آپ کا ان کا۔۔۔۔

ایسے نہ ہو جیسے بھٹک کر یہاں آ گئیں۔۔۔ ویسے ہی کہیں اور نکل جائیں۔۔۔"

کاشان ہمدانی جو دور کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ بھی آگے بڑھا تھا۔۔۔

شراب کا گلاس لبوں سے لگاتے اس نے زرناب کو سر سے پیر تک گہری وجود میں اتر جانے والی نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

زرناب نے سر جھکا لیا۔۔۔ اس کے ہاتھ پسینے سے بھیگے ہوئے تھے۔۔۔

شاہ زمار نے کاشان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جو چلتا ہوا قریب آ رہا تھا۔۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سا تاثر تھا۔۔۔

زرناب کو اس کی اپنے وجود میں گڑھتی نگاہیں عجیب سے کوفت میں مبتلا کر گئی تھیں۔۔۔

شاہ زمار کے تاثرات بگڑ چکے تھے۔۔۔

شاہ زمار نے زرناب کی کلائی چھوڑی اور اس کی کمر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

یہ عمل غیر متوقع تھا زرناب کے لیے۔۔۔ اسے امید نہیں تھی کہ یہ شخص اس طرح سے کرے گا۔۔

زرناب کا پورا جسم اکڑ گیا۔۔۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

اس نے نگاہیں موڑ کر شاہ زمار کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اسے کاشان کی نگاہیں سے بچاتے پوری طرح سے اس کے آگے دیوار بنا گیا تھا۔۔

"چلو۔۔۔ میں تمہیں اپنے کمرے میں واپس چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔"

شاہ زمار نے نرم آواز میں کہا۔۔۔ مگر اس کی پکڑ سخت تھی۔۔۔

زرناب کو اس کی انگلیاں اپنی کمر میں دھنستی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔

"پلیز کیری آن ایوری ون۔۔۔ میں ابھی واپس آتا ہوں۔۔۔"

اس نے اپنے مہمانوں سے کہا تھا۔۔۔

ایک سرد نگاہ کاشان پر ڈالی تھی۔۔۔۔ جو ابھی بھی زرناب کو دیکھتا۔۔ شراب کے گھونٹ اپنے اندر اتار رہا تھا۔۔۔

لوگ واپس اپنی باتوں میں مشغول ہونے لگے۔۔۔ مگر ان کی نظریں زرناب پر تھیں۔۔۔

کاشان علی ہمدانی کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ تھی۔۔۔ دلچسپی سے بھری۔۔۔

اس نے گلاس سے ایک گھونٹ لیا۔۔۔ اور زرناب کو جاتے دیکھتا رہا تھا۔۔۔

شاہ زمار زرناب کو لے کر سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔۔۔

جیسے ہی وہ دونوں ہال سے باہر نکلے۔۔۔ شاہ زمار کی گرفت اور سخت ہو گئی۔۔۔

"آہ۔۔۔"

زرناب کے منہ سے درد بھری کراہ کی آواز نکلی تھی۔۔۔

شاہ ذمار نے اسے گھسیٹتے ہوئے سیڑھیاں چڑھائیں۔۔۔ تیزی سے۔۔۔

زرناب کو مشکل سے قدم اٹھانا پڑ رہا تھا۔۔۔

راہداری میں پہنچ کر شاہ ذمار نے اسے اس کے کمرے کی طرف دھکیلا تھا۔۔۔

دروازہ کھول کر اس نے زرناب کو اندر دھکیل دیا۔۔۔

زرناب لڑکھڑائی اور فرش پر گر گئی۔۔۔

شاہ ذمار اندر آیا اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔ زور سے۔۔۔

آواز پورے کمرے میں گونجی تھی۔۔۔

زرناب کانپ اٹھی تھی۔۔۔

شاہ زماراس کی طرف مڑا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں غصے کی آگ تھی۔۔۔

"تمہیں کہا تھا نا کہ نیچے نہیں آنا؟"

اس کی آواز بہت پست تھی۔۔۔ مگر خطرناک۔۔۔

زرناب اندر تک کانپ اٹھی تھی۔۔۔ اسے مقابل کی آنکھوں سے آگ نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"مگر۔۔۔ مگر کھڑکی پر۔۔۔"

اس نے ڈرتے ڈرتے اشارہ کیا تھا۔۔۔ اس کا ہاتھ بری طرح سے کانپ رہا تھا۔۔۔

"کھڑکی پر کیا تھا؟"

شاہ ذمار نے اس کے بالکل قریب آتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"ایک۔۔۔ ایک سایہ۔۔۔ کوئی۔۔۔"

زرناب ہکلا رہی تھی۔۔۔

شاہ ذمار نے کھڑکی کی طرف دیکھا۔۔۔

"یہاں کچھ نہیں ہے۔۔۔"

پھر اس نے واپس زرناب کو دیکھا۔۔۔

"یہ تمہارا بہانہ تھا؟ نیچے آنے کا؟"

"نہیں! میں سچ کہہ رہی ہوں! میں نے دیکھا۔۔۔"

زرناب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

شاہ زمار نے اس کی کلائی پکڑی۔۔۔ اور اسے کھڑا کیا۔۔۔

"سنو۔۔۔"

اس نے اپنا چہرہ اس کے قریب کیا۔۔۔

"تم نے آج میرے سامنے بہت بڑی غلطی کی۔۔۔ میرے مہمانوں کے سامنے۔۔۔"

اس کی آواز میں غصہ تھا۔۔۔ دبا ہوا مگر شدید۔۔۔

"اب سب نے تمہیں دیکھ لیا۔۔۔ سب پوچھیں گے۔۔۔"

زرناب کے آنسو گرنے لگے۔۔۔

"میں۔۔۔ میں نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر مجھے ڈر لگا۔۔۔"

اس نے روتے ہوئے بتایا تھا۔۔۔

"ڈر؟"

شاہ زمار نے تنگ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں مجھ سے ڈر لگنا چاہیے۔۔۔ کسی سائے سے نہیں۔۔۔"

اس نے اس کی کلائی چھوڑ دی۔۔۔ اتنی سختی سے کہ زرناب کو درد ہوا۔۔۔

وہ لڑکھڑا کر پیچھے گری تھی۔۔۔

"مم میں۔۔۔ میں ڈر گئی تھی۔۔۔ کھڑکی پر۔۔۔ کھڑکی پر کوئی تھا۔۔۔"

زرناب نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اس کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔

"کوئی نہیں تھا۔۔۔"

شاہ ذمار نیچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی آواز باہر جائے۔۔۔

"درختوں کے سائے تھے۔۔۔ اور لائٹ چلی گئی تھی۔۔۔ بس۔۔۔"

اس کو اس لڑکی کی بے وقوفی پر غصہ آیا تھا۔۔

"مگر میں نے دیکھا۔۔۔"

زرناب ابھی بھی خوفزدہ نگاہوں سے کھڑکی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تم نے غلط دیکھا۔۔۔"

شاہ زمار نے اس کی آواز بیچ میں کاٹ دی تھی۔۔۔

پھر اس نے ایک قدم آگے بڑھایا۔۔۔

اس کے قریب آنے پر زرناب مزید گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔

"تمہیں پتا ہے تم نے کیا کیا؟"

زرناب خاموش رہی۔۔۔ بس بھیگتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اگر وہ اس شخص کے لیے اتنی شرمندگی کا باعث تھی تو اس نے اسے یہاں رکھا کیوں ہوا تھا۔۔۔ واپس بھیج دیتا۔۔

زرناب کو اس وقت اپنی بے بسی اور کم مائیگی پر بہت رونا آیا تھا۔۔

"تم نے میری ساری پارٹی کے سامنے تماشا بنا دیا۔۔۔ سب لوگ تمہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔ سب سوچ رہے تھے کہ یہ کون ہے۔۔۔"

اس نے ایک اور قدم قریب رکھا۔۔۔

"مجھے تمہیں اپنی پرسنل اسسٹنٹ بتانا پڑا۔۔۔ ورنہ لوگ شک کرتے۔۔۔"

زرناب کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔۔۔ اس نے آج تک کوئی جاب نہیں کی تھی۔۔۔ اسے نہ کوئی تجربہ تھا اور ان نیچے موجود لوگوں کا سامنا کرنے کے خوف سے ویسے ہی اس کی حالت خراب ہونے لگی تھی۔۔۔

"مگر۔۔۔ مگر میں تو۔۔۔"

اس نے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔

"تم کل سے میرے آفس آؤ گی۔۔۔"

شاہ زمار نے حکم دیا۔۔۔

"ہر روز۔۔۔ میرے ساتھ۔۔۔"

زرناب کا دل ڈوب گیا۔۔۔

" مگر مجھے کچھ نہیں آتا۔۔۔ میں نے کبھی کوئی کام نہیں کیا۔۔۔"

اس نے گھبراہٹ زدہ لہجے میں کہا تھا۔۔

" تمہیں سیکھنا ہو گا۔۔۔"

شاہ زمار نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

"کل صبح نو بجے تیار رہنا۔۔۔ روزی تمہیں بتائے گی کہ کیا پہننا ہے۔۔۔"

اس نے مڑ کر دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔

پھر رکا۔۔۔

"اور ہاں۔۔۔"

اس نے بغیر مڑے کہا تھا۔۔۔

"آفس میں ہر کوئی سوچے گا کہ تم میری پرسنل اسسٹنٹ ہو۔۔۔ کوئی نہیں جانتا کہ تم۔۔۔"

اس نے رکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اس کے نقوش تنے ہوئے تھے۔۔۔

"کہ تم میری بیوی ہو۔۔۔"

زرناب کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔ وہ بے یقینی سے اس عجیب و غریب قسم کے دماغ کے انسان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اور یہ راز یہیں رہے گا۔۔۔ سمجھیں؟"

زرناب نے کانپتے ہوئے سر ہلایا۔۔۔ اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔۔۔ اس کی حالت اس وقت بالکل غیر ہو چکی تھی۔۔۔

شاہ ذمار دروازہ کھول کر باہر چلا گیا تھا۔۔ زرناب وہیں فرش پر بیٹھی رہ گئی تھی۔۔۔

اس کے آنسو تیزی سے بہنے لگے تھے۔۔۔

کیا ہو رہا تھا اس کی زندگی میں؟

پہلے اسے ایک ایسے شخص سے باندھ دیا گیا جو اسے قبول نہیں کرتا۔۔۔

اور اب۔۔۔ اب اسے اس کے آفس میں کام کرنا پڑے گا۔۔۔

ایک جھوٹے رشتے میں۔۔۔

نیچے سے کافی دیر تک پارٹی کی آواز آتی رہی تھی۔۔ وہ وہیں سکڑی سمٹی بیٹھی رہی تھی۔۔۔

زرناب پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔ اس کا دل ٹوٹ چکا تھا۔۔۔

"یہ کیسی سزا ہے مجھے مل رہی ہے؟ میں نے کیا گناہ کیا ہے؟"

اس نے خود سے پوچھا تھا۔۔۔

مگر جواب کوئی نہیں تھا۔۔۔

بس سناٹا۔۔۔ اور اس کی سسکیاں۔۔۔

نیچے پارٹی جاری تھی۔۔۔

لوگ خوش تھے۔۔۔ ہنس رہے تھے۔۔۔

اور یہاں۔۔۔ اس کمرے میں پھر سے بند کر دیا گیا تھا۔۔۔

ایک لڑکی۔۔۔ تنہا۔۔۔ ٹوٹی ہوئی۔۔۔ اپنی تقدیر پر رو رہی تھی۔۔۔

شاہ ذمار پارٹی میں واپس آیا تھا۔۔ کاشان علی ہمدانی نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔

مگر وہ اسے نظر انداز کرتے احمد کے ساتھ آن کھڑا ہوا تھا۔۔

"سب ٹھیک ہے؟"

احمد نے پوچھا تھا۔۔ اس کے چہرے پر بھی سوال تھا۔۔

"ہاں۔۔۔"

شاہ ذمار نے سگریٹ جلائی۔۔۔ آنکھوں میں اب بھی غصہ بھرا تھا۔۔

"بس ایک چھوٹی سی غلط فہمی تھی۔۔۔"

اس نے اپنے لہجے کو نارمل رکھتے کہا تھا۔۔۔

"وہ لڑکی۔۔۔"

احمد نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔

"واقعی تمہاری پرسنل اسسٹنٹ ہے؟"

شاہ زمار نے سگریٹ کا کش لیا تھا۔۔۔۔ نگاہیں کسی غیر مرئی نقطے پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

"ہاں۔۔۔"

وہ اس بات کو ٹالنا چاہتا تھا۔۔۔

"مگر تم نے کبھی بتایا نہیں۔۔۔"

احمد کو اس کی ہر بات پتا ہوتی تھی۔۔ وہ اس کا قریبی دوست تھا۔۔۔

یہ بات چھوٹی نہیں تھی احمد کے لیے کہ کوئی لڑکی شاہ ذمار کے گھر پر رہ رہی تھی۔۔۔

"کیونکہ ابھی ابھی آئی ہے۔۔۔"

شاہ ذمار نے بے رخی سے کہا تھا۔۔۔

احمد نے شک بھری نظر سے اسے دیکھا۔۔۔ مگر کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔

تبھی ایک اور آواز آئی۔۔۔ مسکراتی دوستانہ لہجہ۔۔۔

"ذمار صاحب۔۔۔ "

دونوں نے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔ کاشان علی ہمدانی ان کی طرف آ رہا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر وہی مسکراہٹ تھی۔۔۔

"دلچسپ شام ہے۔۔۔ "

اس نے شیمپین کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔ "

شاہ زمار نے اسے ایک نظر دیکھا تھا۔۔۔ آنکھوں میں سرخی تھی۔۔۔ چہرا بے تاثر تھا۔۔۔

"وہ آپ کی نئی اسسٹنٹ۔۔۔"

کاشان نے عام سے انداز میں کہا تھا۔۔۔ اس کو تکتے اس کے تاثرات جانچنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔

"بہت۔۔۔ خوبصورت ہے۔۔۔"

شاہ زمار کے جبڑے سخت ہو گئے تھے۔۔۔

"شکریہ۔۔۔"

اس نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔ کاشان کی مسکراہٹ گہری ہوگئی تھی۔۔

"پاکستان سے ہے نا؟"

وہ جان بوجھ کر اس سے سوال پوچھ رہا تھا۔۔ شاید اندازہ لگانا چاہتا ہو کہ یہ لڑکی اس شخص کے لیے کتنی اہم تھی۔۔۔

"جی۔۔۔"

شاہ زمار نے سیگریٹ کا گہرا کش لیتے بے تاثر چہرے کے ساتھ کہا تھا۔۔۔

"دلچسپ۔۔۔"

کاشان نے گلاس سے گھونٹ لیا تھا۔۔۔

"آپ عام طور پر پاکستانیوں کو ہائر نہیں کرتے۔۔۔"

احمد نے اس کی دلچسپی دیکھ اسے گھورا تھا۔۔ خوبصورت اور حسین لڑکی دیکھ وہ ایسے ہی پاگل ہو جاتا تھا۔۔۔

"اس بار کر لیا۔۔۔"

وہ سرد ترین لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اس کی آواز میں واضح پیغام تھا۔۔۔ کہ مزید سوال مت پوچھو۔۔۔۔

جو کاشان نے سمجھ لیا تھا۔۔۔

اس نے مزید کوئی سوال نہیں پوچھے تھے۔۔۔

"اگر کبھی آپ کو کسی اضافی مدد کی ضرورت ہو۔۔۔ تو بتا دیجیے گا۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں کچھ چمکا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے اسے گھورا۔۔۔

"ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔"

مضبوط بے لچک انداز تھا۔۔۔ وہ ایسے ہی بات کرتا تھا۔۔۔

"جیسا آپ کہیں۔۔۔"

کاشان نے سر ہلایا تھا۔۔۔ پھر وہ واپس چلا گیا تھا۔۔۔

"تمہیں کاشان پسند نہیں؟"

احمد نے شاہ زمار کی طرف دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"بالکل نہیں۔۔۔"

شاہ زمار نے جلا ہوا سیگریٹ ایش ٹرے میں مسل دیا تھا۔۔۔

"اور نہ ہی اس کی باتیں۔۔۔"

سرد ترین نگاہوں سے اسے دور جاتے دیکھا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اگلی صبح نو بجے کے قریب روزی زرناب کے کمرے میں داخل

ہوئی۔۔۔

"گڈ مارننگ میم۔۔۔"

اس کی آواز میں وہی شائستگی تھی۔۔۔

زرناب بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔ ساری

رات رونے کی وجہ سے۔۔۔

"میم۔۔۔ آپ کو تیار ہونا ہو گا۔۔۔ سر انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ "

روزی نے اسے بتایا تھا۔۔۔

زرناب نے کچھ نہیں کہا۔۔۔ بس اٹھ کر واشروم کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد وہ تیار ہو کر باہر آئی تھی۔۔۔۔

روزی نے اس کے لیے ایک سادہ سا سیاہ سوٹ رکھا تھا۔۔۔

لانگ سٹریٹ کٹ شرٹ۔۔۔ جس کے نیچے بلیک جینز۔۔۔

بال جوڑے میں۔۔۔ ہلکا میک اپ۔۔۔

وہ بالکل ایک پروفیشنل اسسٹنٹ کی طرح لگ رہی تھی۔۔۔

وہ ویسے ہی بے انتہا حسین تھی۔۔۔ زرا سے نکھار نے اسے مزید حسین اور پرکشش بنا دیا تھا۔۔۔

"بہت اچھی لگ رہی ہیں آپ میم۔۔۔"

روزی نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

زرناب نے شکریہ کہا۔۔۔ مگر اس کی آواز میں کوئی جان نہیں تھی۔۔۔

"چلیں۔۔۔ سر انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"

روزی دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

زرناب نے گہری سانس لی اور روزی کے پیچھے چل پڑی۔۔۔

نیچے ہال میں شاہ ذمار کھڑا تھا۔۔۔

وہ گہرے نیلے رنگ کا تھری پیس سوٹ پہنے تھا۔۔۔ بال پیچھے کی طرف سنورے ہوئے۔۔۔ ہاتھ میں بریف کیس۔۔۔

اس کا چہرہ۔۔۔ اس کا چہرہ اتنا خوبصورت تھا۔۔۔ تیکھے مغرور نقوش۔۔۔ کہ زرناب ایک لمحے کو ٹھٹھک گئی تھی۔۔۔

مگر اس کی آنکھیں۔۔۔ اس کی آنکھیں بے رحم تھیں۔۔۔

شاہ زمار نے اسے دیکھا۔۔۔ ایک نظر۔۔۔ سر سے پاؤں تک۔۔۔

"چلو۔۔۔"

بس اتنا کہا تھا۔۔۔ سرد و سپاٹ لہجہ تھا اس کا۔۔۔

اور باہر کی طرف چل پڑا تھا۔۔۔۔ زرناب نے اس کے پیچھے چلنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

باہر ایک سیاہ رینج روور کھڑی تھی۔۔۔

شاہ زمار ڈرائیور کی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

"تم پیچھے بیٹھو۔۔۔"

اس نے زرناب سے کہا تھا۔۔۔ زرناب چپ چاپ پیچھے جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

گاڑی اپنے راستے پر چل پڑی تھی۔۔۔ پورے راستے خاموشی رہی تھی۔۔۔

زرناب باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔ لندن کی سڑکیں۔۔۔ لوگ۔۔۔ گاڑیاں۔۔۔

سب کچھ نیا تھا۔۔۔ اجنبی تھا۔۔۔

تقریباً چالیس منٹ بعد گاڑی ایک بہت بڑی عمارت کے سامنے رکی۔۔۔

شیشے کی بنی۔۔۔ بہت اونچی۔۔۔

اوپر بڑے بڑے حروف میں لکھا تھا "خانزادہ انٹرپرائز"

زرناب نے سر اٹھا کر عمارت کو دیکھا تھا۔۔۔۔ اتنی بڑی۔۔۔ اتنی شاندار۔۔۔

شاہ ذمار اپنے مخصوص سنجیدہ تاثرات کے ساتھ گاڑی سے اترا تھا۔۔۔۔

"اترو۔۔۔"

اس نے زرناب سے کہا تھا۔۔۔ جو جھجھکتی ہوئی گاڑی سے نکل آئی تھی۔۔۔ اسے عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔

شاہ ذمار لمبے لمبے ڈگ بھرتا آگے چلنے لگا تھا۔۔۔۔

اس کے ساتھ چلنے کے لیے اسے تقریباً بھاگنا پڑ رہا تھا۔۔

عمارت کے داخلی دروازے پر سیکیورٹی گارڈ نے سلام کیا تھا۔۔۔۔

"گڈ مارننگ سر۔۔۔"

شاہ ذمار نے صرف سر ہلا یا دیا تھا۔۔۔

اندر ایک بہت بڑا لابی تھا۔۔۔ سنگ مرمر کا فرش۔۔۔ اونچی چھت۔۔۔ بڑے بڑے پلانٹس۔۔۔

لوگ آجا رہے تھے۔۔۔ سب فارمل لباس میں۔۔۔

جیسے ہی شاہ زمار اندر داخل ہوا۔۔۔ سب نے اسے دیکھا۔۔۔

کچھ نے گڈ مارننگ کہا۔۔۔ کچھ نے سر ہلایا۔۔۔

شاہ زمار نے بغیر رکے لفٹ کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔

زرناب اس کے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔ لوگوں کی نگاہیں اس پر تھیں۔۔۔

"یہ کون ہے؟ نئی ہے لگتی ہے۔۔۔۔۔ سر کے ساتھ آئی ہے۔۔۔؟"

سرگوشیاں شروع ہو گئیں۔۔۔

وہ اتنی ہی حسین تھی کہ جب بھی کسی کی نظر اس پر پڑتی تھی۔ وہ کچھ سیکنڈز کے لیے نگاہیں نہیں ہٹا پاتا تھا۔۔۔۔

اس کا حسن متاثر کن تھا۔۔

جبکہ دوسری جانب وہ شخص جو اس کا شوہر تھا۔ اس کے نزدیک وہ کوئی بہت ہی فالتو شے تھی۔۔۔

جسے لوگوں کے سامنے لانا یا بیوی کے طور پر متعارف کروانا اپنی توہین لگتی تھی۔۔۔۔

شاہ ذمار لفٹ میں داخل ہوا۔۔۔ زرناب بھی اندر آئی تھی۔۔۔۔۔

لفٹ کا دروازہ بند ہوا۔۔۔ اب صرف وہ دونوں تھے۔۔۔

شاہ ذمار نے ٹاپ فلور کا بٹن دبایا۔۔۔ لفٹ اوپر جانے لگی۔۔۔

زرناب کو وہاں گھٹن سی محسوس ہونے لگی تھی۔۔

"سنو۔۔۔"

شاہ ذمار نے بولے بغیر مڑے پکارا تھا۔۔۔ زرناب نے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

وہ بے انتہا وجیہہ نقوش کا مالک تھا۔۔۔

مگر وہ بے انتہا سنجیدہ اور سرد لگا تھا اسے۔۔۔ وہ بالکل بھی کوئی غیر ضروری بات نہیں کرتا تھا۔

"آفس میں تم میری پرسنل اسسٹنٹ ہو۔۔۔ میرے ہر کام میں میری مدد کرو گی۔۔۔ میری ہر بات مانو گی۔۔۔"

اس کی آواز سخت تھی۔۔۔

"اور ہاں۔۔۔ کسی سے زیادہ بات مت کرنا۔۔۔ بس اپنا کام کرو۔۔۔"

وہ اسے وارن کرتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا کہ اس بار کسی بھی طرح کی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔۔

زرناب نے سر ہلایا تھا۔۔۔

لفٹ رکی۔۔۔ دروازہ کھلا۔۔۔ باہر ایک اور بڑا سا ایریا تھا۔۔۔

ایک طرف ریسپشن۔۔۔ جہاں ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی تھی۔۔۔

زرناب کے لیے یہ سب کُچھ بہت نیا تھا۔۔۔

"گڈ مارننگ سر۔۔۔"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

شاہ زمار نے جواب نہیں دیا۔۔۔ بس آگے بڑھ گیا۔۔۔ ایک بڑے سے دروازے کے سامنے رکا۔۔۔

دروازہ کھولا۔۔۔ یہ اس کا آفس تھا۔۔۔

بہت بڑا۔۔۔ ایک طرف شیشے کی دیوار جس سے پورا لندن نظر آرہا تھا۔۔۔

بیچ میں بڑی سی میز۔۔۔ کتابوں کی الماریاں۔۔۔ آرام دہ

کرسیاں۔۔۔

شاہ زمار اندر آیا اور اپنی میز کی طرف گیا۔۔۔

"تم یہاں بیٹھو۔۔۔"

اس نے میز کے سامنے رکھی چھوٹی سی میز کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

زرناب نے وہاں جا کر خاموشی سے بیٹھ گئی تھی۔۔۔ وہ بالکل
روبورٹ کی طرح بھی ہیو کر رہی تھی۔۔

وہ جو بھی حکم دیتا تھا وہ مان رہی تھی۔۔ جیسے یہ اس کے لیے لازم و ملزوم ہو۔۔۔۔

اس شخص نے بھاری رقم میں خریدا تھا۔۔۔ چاہیے اس کے باپ نے ہی سہی۔۔ مگر اسی کے نام سے۔۔۔۔

اس کے پاس چوائس ہی نہیں تھی انکار کی۔۔۔۔

شاہ ذمار اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ اور اس نے اپنا لیپ ٹاپ کھولا تھا۔۔

"آج تم صرف دیکھو گی کہ یہاں کیا ہوتا ہے۔۔۔ کل سے تمہیں کام سکھایا جائے گا۔۔۔"

اس نے بغیر اس کی طرف دیکھے کہا تھا۔۔ وہ اس کی جانب دیکھنا ہی پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔

زرناب نے سر ہلایا تھا۔۔۔ اس کی نگاہیں اس شیشے کی دیوار کے پار جا رہی تھیں۔۔۔۔

باہر کا منظر بہت خوبصورت تھا۔۔۔ وہ بہت اونچی بلڈنگ تھی۔۔۔۔ اور وہ اس وقت ٹاپ فلور پر تھے۔۔۔

ایسے لگ رہا تھا بلڈنگ آسمان سے ٹکرا رہی ہو۔۔۔۔ یہ شخص اتنا امیر تھا تو اس نے اپنے باپ کے کہنے پر اس سے شادی کیسے کر لی تھی۔۔۔

مگر اس شادی کی حیثیت ہی کیا تھی۔۔ جس میں نکاح کے وقت نام اور قبول ہے کسی اور کے تھے۔۔۔

وہ جب یہ سب سوچتی تھی تو اسے پسینے چھوٹنے لگتے تھے۔۔۔۔

اس وقت بھی اس نے بہت مشکل سے اپنا سر جھٹکا تھا۔۔۔

وقت گزرنے لگا۔۔۔

شاہ ذمار مسلسل اپنے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔۔۔ کبھی فون آتا۔۔۔ وہ بات کرتا۔۔۔

زرناب خاموشی سے بیٹھی تھی۔۔۔ کن اکھیوں سے اس کی جانب دیکھتی تھی۔۔۔

کورٹ کرسی کی پشت پر ڈالے وہ سنجیدہ اور مغرور تاثرات کے ساتھ کام میں مصروف تھا۔۔۔

اس کے گہرے سیاہی رنگ بال اس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ جو اسے مزید پرکشش اور وجیہہ بناتے تھے۔۔۔

دوپہر کے قریب دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔۔

"کم ان۔۔۔"

شاہ ذمار نے کہا تھا۔۔۔ وہ گھبرا کر مزید ایکٹو ہو کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر آیا تھا۔۔۔

تیس کے قریب۔۔۔ سوٹ میں۔۔۔ ہاتھ میں فائلیں۔۔۔

"سر یہ رہیں آج کے میٹنگز کی فائلیں۔۔۔"

اس نے بتایا تھا۔۔۔

پھر اس کی نظر زرناب پر پڑی۔۔۔ وہ ایک لمحے کو رکا۔۔ اسے خبر تو ہوئی تھی کہ اس کے باس نے نیو اسسٹنٹ رکھی تھی۔۔۔

مگر وہ اتنی معصوم اور چھوٹی سی غیر تجربہ کار لڑکی ہو گی۔۔ اسے اندازہ نہیں تھا۔۔۔

زرناب کے چہرے پر کانفیڈنس کا سی بھی نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔ وہ اس کے دیکھنے پر بری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔۔

"کوئی مسئلہ ہے۔۔ ؟؟؟"

شاہ ذمار نے سر اٹھا کر جیمز کو گھورا تھا۔۔ جو بنا پلکیں جھپکائے زرناب کو تکے جا رہا تھا۔۔

شاہ ذمار کے ٹوکنے پر گڑبڑایا تھا۔۔ اور خفیف سا ہو تا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

زرناب نے نگاہیں موڑ کر دیکھا تھا۔۔۔ شاہ ذمار خانزادہ کے چہرے پر سرد ترین تاثرات تھے۔۔۔

وہ ابھی بھی فائل پر ہی جھکا ہوا تھا۔۔۔ زرناب پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔۔۔

اس کی ایک چھوٹی سی نادانی اسے یہاں پھنسا گئی تھی۔۔۔۔

"باس کے ساتھ یہ نیو لڑکی کون ہے۔۔۔ ایشین بیوٹی۔۔۔ کتنی کیوٹ اور سافٹ سی ہے۔۔۔ اور اتنی چپ سی اور سہمی سی ہے۔۔۔؟؟"

جیمز نے باہر آتے ایما کو بتایا تھا۔۔ جہاں آفس کے باقی لوگ بھی کھڑے تھے۔۔۔ سب ہی اس کی بات پر مسکرا دیئے تھے۔۔۔۔ کچھ متجسس ہوئے تھے اس لڑکی کو دیکھنے کے لیے۔۔۔

پہلی بار کوئی ایسی لڑکی ان کی کمپنی میں ہائر ہوئی تھی۔۔۔ ورنہ ان کے باس کو کی ڈری سہمی غیر تجربہ کار لڑکیاں پسند نہیں تھیں اپنے آفس سٹاف میں۔۔۔

دوپہر کے کھانے کا وقت ہوا تو شاہ زمار نے اپنا لیپ ٹاپ بند کیا۔۔۔

"لنچ کا وقت ہے۔۔۔"

اس نے زرناب کی طرف دیکھے بغیر کہا تھا۔۔۔

اتنے عرصے میں پہلی بار سے مخاطب کیا تھا۔۔۔ ورنہ پورا وقت وہ اپنے کام میں مصروف رہا تھا۔۔۔

"تم یہیں بیٹھو۔۔۔ میں کھانا منگوا دیتا ہوں۔۔۔"

اس نے فون اٹھایا اور ریسپشن پر کال کی۔۔۔

"دو لنچ میرے آفس میں بھیج دو۔۔۔"

کچھ دیر بعد ایک لڑکی ٹرے لے کر آئی۔۔۔

"سر آپ کا لنچ۔۔۔"

اس نے میز پر رکھ دیا تھا۔۔۔

پھر اس کی نظر زرناب پر پڑی۔۔۔

"اوہ۔۔۔ہائے۔۔۔ آپ نئی اسسٹنٹ ہیں؟"

اس کی آواز میں تجسس تھا۔۔۔ زرناب نے سر ہلایا۔۔۔

"جی۔۔۔"

زرناب نے ہولے سے جواب دیا تھا۔۔۔ بالوں لٹ کو کانوں کے پیچھے اڑستے کنفیوژ سی وہ مزید حسین لگتی تھی۔۔۔

"آئی ایم ایما۔۔۔ نائس ٹو میٹ یو۔۔۔"

لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔ اور باہر نکل گئی تھی۔۔

شاہ زمار نے کھانا شروع کیا۔۔۔ خاموشی سے۔۔۔

زرناب نے بھی اپنی پلیٹ کی طرف دیکھا۔۔۔ مگر بھوک نہیں تھی۔۔۔

"کھاؤ۔۔۔"

کن اکھیوں سے اسے گھورتے شاہ زمار نے حکم دیا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔ مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔"

زرناب نے ہچکچاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ سخت نگاہوں سے۔۔۔

"میں نے کہا کھاؤ۔۔۔ یہاں کمزور ہو کر گرنا مت۔۔۔ میں اٹھانے نہیں آؤں گا۔۔۔۔ مجھے نفرت ہے ان سب باتوں سے۔۔۔۔۔۔"

انتہائی ناگواری سے کہا گیا تھا۔۔ زرناب نے اسے روکھے اور بدلحاظ انسان کو دیکھا تھا۔۔۔

اگر اسے اس کا وجود پسند ہی نہیں تھا تو اسے یہاں شو پیس بنا کر رکھنے کے لیے لایا ہی کیوں تھا۔۔۔

زرناب نے گھبرا کر کھانا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔ اس شخص کے تیور سے صاف ظاہر تھا کہ اگر وہ بے ہوش ہو کر گر جاتی کمزوری سے۔۔

تو اس نے اٹھانے کی زحمت نہیں کرنی تھی۔۔۔

کھانے کے بعد شاہ زمار نے سگریٹ نکالی تھی۔۔۔

زرناب کا دل بیٹھ گیا۔۔۔ اس نے جلدی سے دوپٹہ منہ پر کر لیا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے اسے سرد نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔ جس کا چہرا اس وقت پہلے سے بھی زیادہ گلابی تھا۔۔۔

نرم و گداز گال۔۔۔ مخروطی نازک انگلیاں اور دودھیا گردن۔۔۔

اس کی شہہ رگ ابھری ہوئی تھی۔۔۔

جو اس کے حسن میں مزید اضافہ کرتی تھی۔۔۔۔ شاہ زمار نے اس کی جانب دے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔

نگاہیں میں سرخی واضح تھی۔۔۔۔

"تمہیں اس کی عادت ڈالنی ہو گی۔۔۔"

اس نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

"میں ہر وقت سگریٹ پیتا ہوں۔۔۔"

عجیب مغرور دھونس بھرا انداز تھا۔۔۔ جیسے بات کرتے ہوئے احسان کر رہا ہو۔۔۔

زرناب کچھ نہیں بول سکی۔۔۔ اس کی آنکھیں پانی سے بھر آئیں۔۔۔ دھواں اس کے حلق میں جلن پیدا کر رہا تھا۔۔۔

مگر اس انسان کو زرا سی بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ وہ ایسے ہی اپنے شغل میں مصروف رہا تھا۔۔۔۔

جب زرناب سے دھواں برداشت نہ ہوا۔۔۔ تو گھٹتی سانسوں کے ساتھ وہ اس کے پاس سے اٹھتی کھڑکی کے قریب جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

تازہ ہوا لینے کی خاطر۔۔۔

گہرے گہرے سانس لیتی وہ اپنی سانسوں کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ شاہ زمار خانزادہ اس کے سانس لینے پر ہلتے ہوئے نازک وجود کے نشیب و فراز کو گھور رہا تھا۔۔۔

وہ نہ صرف حسین چہرے کی مالک تھی۔۔۔ بلکہ اس کے نازک وجود کی بناوٹ بھی انتہائی دلفریب تھی۔۔۔

اس کی نگاہوں کی تپش خود پر محسوس کرتی وہ مزید پزل ہوئی تھی۔۔۔

شام کے پانچ بجے شاہ زمار کی ایک میٹنگ تھی۔۔۔

"تم میرے ساتھ چلو۔۔۔"

اپنی سیٹ سے اٹھتے اس نے کوٹ پہنا تھا اور زرناب سے کہا تھا۔۔۔

"میٹنگ میں؟"

زرناب نے گھبرا کر پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ تم میری اسسٹنٹ ہو۔۔۔ میری میٹنگز میں رہو گی۔۔۔"

زرناب کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔ چہرے کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔ نجانے وہاں اب کتنے لوگوں اور نگاہوں کا سامنا کرنا تھا اسے۔۔۔

وہ شاہ ذمار کے پیچھے کانفرنس روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ اس کے چوڑے کسرتی وجود کے پیچھے وہ بالکل چھپ جاتی تھی۔۔۔

ایک بڑا سا کمرہ۔۔۔ بیچ میں لمبی میز۔۔۔ چاروں طرف کرسیاں۔۔۔

کچھ لوگ پہلے سے موجود تھے۔۔۔ شاہ ذمار کو دیکھ وہ اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔۔۔

شاہ زمار نے سربراہی کرسی پر جگہ لی۔۔۔ اور سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

"تم یہاں بیٹھو۔۔۔"

اس نے اپنے دائیں طرف اشارہ کیا۔۔ زرناب چپ چاپ وہاں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

سب کی نگاہیں اس پر تھیں۔۔۔ اس کی گھبراہٹ ویسے ہی بڑھ گئی تھی۔۔۔

"یہ میری نئی پرسنل اسسٹنٹ ہے۔۔۔ زرناب۔۔۔"

شاہ ذمار نے مختصر تعارف کروایا۔۔۔

سب نے زرناب کی جانب دیکھتے سر ہلایا۔۔۔ میٹنگ شروع ہوئی تو

سب اس ڈسکشن میں اپنی اپنی رائے دینے لگے تھے۔۔۔۔

لوگ باتیں کر رہے تھے۔۔۔ پروجیکٹس کے بارے میں۔۔۔

نمبرز۔۔۔ گراف۔۔۔

زرناب کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ وہ خاموشی سے بیٹھی تھی۔۔۔

بیچ بیچ میں شاہ ذمار اس کے جھکے سر پر بھی نگاہ ڈال لیتا تھا۔۔۔

تبھی دروازہ کھلا تھا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔

زرناب نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا تھا۔۔ یہ وہی شخص تھا۔۔۔

جسے اس نے اس پارٹی میں دیکھا تھا۔۔۔

کاشان ہمدانی سوٹ میں تھا۔۔۔ ہاتھ میں بریف کیس۔۔۔ چہرے پر مسکراہٹ۔۔۔

"معذرت۔۔۔ لیٹ ہو گیا۔۔۔"

اس نے شائستگی سے کہا تھا۔۔۔ شاہ ذمار نے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ اس شخص کی یہاں آمد کی توقع نہیں تھی اسے۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے ان دونوں کی نگاہیں ملیں۔۔۔ کاشان نے عادت کے مطابق ہلکی سی مسکراہٹ دی تھی۔۔۔

شاہ ذمار کا چہرہ بے تاثر رہا۔۔۔

"کوئی بات نہیں مسٹر ہمدانی۔۔۔ بیٹھیں۔۔۔"

شاہ ذمار نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔

کاشان نے میز کے دوسری طرف کرسی پر جگہ لی تھی۔۔۔ زرناب کے بالکل سامنے۔۔۔۔

پھر اس کی نظر زرناب پر پڑی تھی۔۔۔

وہ ایک لمحے کو رکا۔۔۔

زرناب نے نگاہیں نیچی کرلی تھیں۔۔۔

کاشان کی نگاہیں اس پر جمی رہیں۔۔۔ اس کی گہری سیاہ آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔۔۔

"یہ وہی ہیں نا؟ کل رات والی۔۔"

اس نے شاہ ذمار سے پوچھا۔۔۔

"میری پرسنل اسسٹنٹ۔۔۔"

شاہ ذمار کو اس کا سوال پسند نہیں آیا تھا۔۔ اس نے دانت پیستے واضح کیا تھا۔۔

"ویسے پہلے آپ کو تو کبھی اسسٹنٹ کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔"

وہ جانب بوجھ کر زرناب کی بات کرتا تھا۔۔۔ شاہ ذمار کے تاثرات جانچنے کے لیے۔۔۔۔

"اب ہے۔۔۔"

شاہ ذمار نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔ کاشان نے پھر سے زرناب کی طرف پھر دیکھا تھا۔۔

اس کی نگاہوں میں کچھ تھا۔۔۔ جو زرناب کو بے چین کر رہا تھا۔۔۔

میٹنگ آگے بڑھی۔۔۔

مگر کاشان کی نگاہیں بار بار زرناب پر جا رہی تھیں۔۔۔

شاہ زمار نے محسوس کیا تو اس کے جبڑے سخت ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔ اس نے سگریٹ سلگائی اور گہرا کش لیا۔۔۔

میٹنگ ختم ہوئی تو سب لوگ اٹھنے لگے تھے۔۔۔۔

کاشان بھی اٹھا تھا۔۔۔ مگر جانے کی بجائے وہ شاہ زمار کی طرف آیا تھا۔۔

"مسٹر خانزادہ۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔"

شاہ زمار رکا۔۔۔

"جی؟"

اس نے پلٹ کر اپنے مخصوص سرد انداز میں کاشان کو دیکھا تھا۔۔۔

"آپ کی نئی اسسٹنٹ۔۔۔ بہت۔۔۔ یونیک چوائس ہے۔۔۔"

کاشان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"کہاں سے ملیں آپ کو؟"

شاہ زمار کی آنکھیں تنگ ہوئی تھیں۔۔۔۔ چہرے پر ناگواری بھرے تاثرات چھا گئے تھے۔۔۔

"یہ میرا پرسنل معاملہ ہے۔۔۔"

انتہائی کھردرے لہجے میں کہا گیا تھا۔۔۔

"اوہ یقیناً۔۔۔"

کاشان نے ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔ وہ شاہ زمار کی ناگواریت نوٹ کر چکا تھا۔۔۔

"مجھے صرف۔۔۔ تجسس تھا۔۔۔"

اس نے زرناب کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ جو اپنے بارے میں ہونے والی بات پر گھبرازدہ سی کھڑی تھی۔۔۔

"ویلکم ٹو لندن۔۔۔"

زرناب نے سر جھکا لیا۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔"

کاشان کی نگاہیں اس پر ٹھہری رہیں۔۔۔ اس کی دودھیا رنگت۔۔۔ بڑی بڑی معصوم آنکھیں۔۔۔ گردن پر وہ سیاہ تل۔۔۔

یہ لڑکی ایک نظر میں ہی اندر تک اتر جاتی تھی۔۔۔

پھر اس نے شاہ ذمار کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"اچھا۔۔۔ میں چلتا ہوں۔۔۔"

وہ جانے لگا۔۔۔ پھر رکا۔۔۔

"ویسے۔۔۔"

اس نے مڑ کر زرناب کو دیکھتے شاہ ذمار کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

"اگر کبھی آپ کی اسسٹنٹ کو لندن گھومنا ہو۔۔۔ تو مجھے بتائیے گا۔۔۔ میں گائیڈ بن سکتا ہوں۔۔۔"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ مگر اس کی مسکراہٹ میں کچھ اور تھا۔۔۔

شاہ ذمار کے ہاتھ مٹھیاں بن گئے۔۔۔ زرناب کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اسے یہ شخص بہت برا لگا تھا۔۔۔

"اس کی ضرورت نہیں۔۔۔"

اس نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

کاشان کی مسکراہٹ اور چوڑی ہوئی۔۔۔

"جیسا آپ کہیں۔۔۔"

اور وہ چلا گیا۔۔۔

شاہ ذمار نے زرناب کی کلائی پکڑی تھی۔۔۔۔

"چلو۔۔۔"

اور اسے گھسیٹتے ہوئے واپس اپنے آفس میں لے گیا۔۔۔

آفس میں داخل ہوتے ہی اس نے دروازہ بند کر دیا۔۔۔

زرناب خوفزدہ کھڑی تھی۔۔۔

شاہ ذمار نے سگریٹ سلگائی۔۔۔ گہرا کش لیا۔۔۔

"سنو۔۔۔"

اس نے زرناب کی طرف مڑ کر کہا۔۔۔

"اس آدمی سے دور رہنا۔۔۔"

زرناب نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

"کاشان ہمدانی سے۔۔۔ اس سے دور رہنا۔۔۔"

اس نے نام لے کر واضح کیا تھا۔۔۔

"مگر۔۔۔ کیوں؟"

زرناب نے پوچھا تھا۔۔۔

"کیونکہ میں کہہ رہا ہوں۔۔۔"

شاہ زمار نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔ وہ اچھا آدمی نہیں ہے۔۔۔"

زرناب خاموش ہو گئی۔۔

"سمجھیں؟"

شاہ زمار نے پوچھا تھا۔۔

"جی۔۔۔"

زرناب نے سر جھکا کر کہا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے کھڑکی کی طرف دیکھا۔۔۔ دھواں چھوڑتے ہوئے۔۔۔

اس کے ذہن میں کچھ چل رہا تھا۔۔۔ کچھ جو زرناب نہیں جانتی تھی۔۔۔

کچھ جو بہت خطرناک تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شام کو جب وہ گھر واپس آئے۔۔۔ زرناب تھک چکی تھی۔۔۔

یہ اس کا پہلا دن تھا آفس میں۔۔۔ اور اتنا مشکل تھا۔۔۔

شاہ ذمار بہت ہی ٹف بندہ تھا۔۔۔ اسے دیکھ کر لگتا تھا وہ کوئی مشینی قسم کا آرٹیفیشل انسان ہو۔۔ جسے مسکرانے کا تو پتا ہی نہیں تھا۔۔۔

شاہ ذمار نے گاڑی پارک کی اور اندر چلا گیا تھا۔۔۔

زرناب اس کے پیچھے آئی تھی۔۔۔

"کل سے تم میری میٹنگز کے نوٹس لو گی۔۔۔ میری ای میلز چیک کرو گی۔۔۔ میرا شیڈول منظم کرو گی۔۔۔"

شاہ ذمار نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔"

زرناب نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔ شاہ زمار نے اسے ٹھیک کہا تھا کہ اگر اسے کسی سے ڈرنا چاہیے تو وہ وہی تھا۔۔۔

شاہ زمار خانزادہ کا خوف اب باقی ہر خوف سے اوپر ہو گیا تھا۔۔۔

"اور ہاں۔۔۔ روزی تمہیں سب سکھا دے گی۔۔۔"

زرناب نے سر ہلایا۔۔۔

شاہ زمار اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔ زرناب اپنے کمرے میں آئی اور
بیڈ پر گر گئی تھی۔۔۔

اس کا سر درد کر رہا تھا۔۔۔ اتنی تھکن۔۔۔ اتنا تناؤ۔۔۔

جسمانی مشقت تو تھی ہی نہیں۔۔۔ وہ ذہنی طور پر بہت تھک گئی تھی۔۔۔

اس نے اپنا موبائل نکالا۔۔۔ تحسین بیگم کا میسیج تھا۔۔۔۔

"بیٹا کیسی ہو؟ سب ٹھیک ہے نا؟"

زرناب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

"جی ماما۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ لوگ اپنا خیال رکھیں۔۔۔"

اس نے کانپتی انگلیوں سے جواب دیا تھا اور پھر اس نے فون رکھ دیا۔۔۔

وہ نہیں بتا سکتی تھی کہ یہاں کیا ہو رہا تھا۔۔۔

کہ وہ ایک ایسے شخص کی بیوی بنی تھی جو اسے قبول نہیں کرتا۔۔۔

وہ جذبات و احساسات سے عاری مشینی قسم کا انسان تھا۔۔۔۔

کہ اسے اب آفس میں کام کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔

کہ وہ کتنی تنہا تھی۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

اگلے دن سے زرناب کا روٹین شروع ہو گیا۔۔۔ صبح نو بجے شاہ زمار کے ساتھ آفس جانا۔۔۔ پورا دن اس کے ساتھ رہنا۔۔۔

اس کی میٹنگز میں بیٹھنا۔۔۔ نوٹس لینا۔۔۔ شام کو واپس آنا۔۔۔

روزی نے اسے سب سکھایا۔۔۔

کیسے نوٹس لینے ہیں۔۔۔ کیسے شیڈول بنانا ہے۔۔۔ کیسے ای میلز کا جواب دینا ہے۔۔۔ زرناب سیکھ رہی تھی۔۔۔

مگر یہ اتنا مشکل تھا۔۔۔ شاہ زمار خانزادہ کے ساتھ کام کرنا۔۔۔۔۔۔ وہ ہمیشہ سخت رہتا تھا۔۔۔

کبھی نرمی نہیں دکھاتا۔۔ کبھی ایک اچھا لفظ نہیں بولتا۔۔۔

ہمیشہ حکم دیتا تھا۔۔۔ سرد مہری کے ساتھ۔۔۔۔

"یہ کرو۔۔۔"

"وہ لاؤ۔۔۔"

"یہ غلط ہے۔۔۔"

زرناب خاموشی سے سب سنتی۔۔۔ اور کرتی تھی۔۔۔

آفس میں لوگوں کی نگاہیں اس پر رہتیں۔۔۔ خاص طور پر مردوں کی۔۔۔

اس کا حسن۔۔۔ اس کی معصومیت۔۔۔ سب کو متاثر کرتی۔۔۔

مگر کوئی قریب آنے کی ہمت نہیں کرتا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ شاہ ذمار خانزادہ کی پرسنل اسسٹنٹ تھی۔۔۔

اور شاہ ذمار خانزادہ۔۔۔ اس سے کوئی الجھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

ایک ہفتہ گزر گیا تھا۔۔۔ زرناب آہستہ آہستہ سب کو سمجھ رہی تھی۔۔۔

مگر پھر بھی۔۔۔ وہ تنہا تھی۔۔۔ وہ کسی سے اپنے دل کی کوئی بات نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

وہ دماغی طور پر تھک چکی تھی۔۔۔۔

"تم جاؤ۔۔۔ گاڑی میں بیٹھو۔۔۔ میں ابھی آتا ہوں۔۔۔"

شاہ زمار کی ایک اہم میٹنگ ختم ہوئی تو اس نے زرناب سے کہا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔"

زرناب نے سر ہلایا اور باہر نکل گئی تھی۔۔۔ وہ لفٹ میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

لفٹ نیچے جانے لگی۔۔۔ تبھی بیچ میں رکی تھی۔۔۔

دروازہ کھلا۔۔۔ اور کاشان ہمدانی اندر داخل ہوا۔۔۔

زرناب اسے دیکھ بری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

کاشان نے اسے دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔ زرناب۔۔۔"

اس نے حیرت زدہ سا ہو کر کہا تھا۔۔۔ جیسے ان دونوں کا ایک ہی لفٹ میں ہونا اتفاق ہو۔۔۔

زرناب کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ اندر سے وہ سہم گئی تھی۔۔ مگر اس نے ظاہر نہیں کیا تھا۔۔۔

بھری محفل میں اسے اس شخص کی نگاہوں سے کوفت ہوتی تھی۔۔۔ یہ تو پھر بند لفٹ تھی۔۔۔ اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔۔۔۔

لفٹ کا دروازہ بند ہوا۔۔۔ اب صرف وہ دونوں تھے۔۔۔

"کیسی ہیں؟ سیٹل ہو گئیں؟"

کاشان نے دوستانہ لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔ تھینک یو۔۔۔"

زرناب نے نگاہیں نیچی رکھیں۔۔ کاشان نے اسے غور سے دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں پتا ہے۔۔۔ تم بہت مختلف ہو باقی سب سے۔۔۔"

اس نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔۔

زرناب نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ مگر بولی کچھ نہیں تھی۔۔۔

" تمہاری آنکھوں میں ایک معصومیت ہے۔۔۔ جو یہاں لندن میں نہیں ملتی۔۔۔"

کاشان نے اسے گھورتے متبسم لہجے میں کہا تھا۔۔۔

زرناب نے فوراً نگاہیں نیچی کرلی تھیں۔۔۔ اگر اس طرح کوئی اجنبی پاکستان میں بے وجہ اس سے فری ہونے کی کوشش کرتا تو وہ منہ توڑ دیتی۔۔۔

مگر اس وقت یہاں تو وہ پہلے ہی کسی کی غلام تھی۔۔۔

"اگر کبھی کسی چیز کی ضرورت ہو۔۔۔ تو مجھے بتانا۔۔۔"

کاشان نے اس کی خاموشی اور سرد انداز کے باوجود اپنی بات جاری رکھی تھی۔۔۔

"میں مدد کر سکتا ہوں۔۔۔"

لفٹ نیچے پہنچی۔۔ دروازہ کھلا۔۔۔ زرناب جلدی سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

کاشان کھڑا مسکراتا رہا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں کچھ تھا۔۔۔

کچھ جو بہت خطرناک تھا۔۔۔ زرناب گاڑی کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔ کچھ منٹ بعد شاہ ذمار آیا۔۔۔

"چلیں۔۔۔"

اس نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔ زرناب خاموش تھی۔۔۔ اور خوفزدہ بھی۔۔۔

"کیا ہوا؟"

شاہ ذمار نے اس کے بے حد سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ پوچھا تھا۔۔۔

"کک کچھ نہیں۔۔۔"

زرناب نے کہا۔۔۔ تو شاہ ذمار نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

"سچ بولو۔۔۔"

زرناب نے گہری سانس لی تھی۔۔۔

"لفٹ میں۔۔۔ لفٹ میں کاشان ہمدانی مل گیا تھا۔۔۔"

شاہ ذمار کے ہاتھ اسٹیئرنگ پر سخت ہو گئے تھے۔۔۔

"اس نے کچھ کہا؟"

انتہائی سنگینیت بھرا لہجہ تھا۔۔۔

"بس۔۔۔ بس پوچھا کہ سیٹل ہو گئی ہوں یا نہیں۔۔۔ اور کہا کہ اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتاؤں۔۔۔"

زرناب نے معصومیت بھرے انداز میں ساری بات بتا دی تھی۔۔۔ جیسے کوئی چھوٹی سی سکول کی بچی ہو۔۔۔

شاہ زمار کے جبڑے سخت ہو گئے تھے۔۔۔

"میں نے کہا تھا نا اس سے دور رہو۔۔۔"

وہ کھردرے سخت ترین لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ لفٹ میں وہ خود آیا تھا۔۔۔"

زرناب نے ڈرتے ہوئے بتایا۔۔ شاہ ذمار نے کچھ نہیں کہا۔۔۔

مگر اس کی آنکھوں میں کچھ تھا۔۔۔ کچھ جو زرناب نہیں سمجھ سکی۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

رات کو زرناب اپنے کمرے میں تھی۔ تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

"آجاؤ۔۔۔"

زرناب نے ہولے سے کہا تو روزی اندر آئی تھی۔۔۔

"میم۔۔۔ سر نے بلایا ہے آپ کو۔۔۔ ان کے سٹڈی روم میں۔۔۔"

زرناب کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔ پورا دن تو یہ شخص سیدھے منہ بات نہیں کرتا تھا۔۔۔ اب کس لیے بلایا تھا۔۔۔

"ابھی؟"

اس نے روزی کی جانب دیکھتے بچارگی سے پوچھا تھا۔۔۔

"جی میم۔۔۔"

زرناب نے گہری سانس لی اور روزی کے پیچھے چل پڑی تھی۔۔۔

نیچے پہلی منزل پر ایک بڑا اسٹڈی روم تھا۔۔۔

روزی نے دروازہ کھولا۔۔۔ شاہ ذمار اندر اپنی میز کے پیچھے بیٹھا تھا۔۔۔

ہاتھ میں سگریٹ۔۔۔ سامنے لیپ ٹاپ۔۔۔

"اندر آؤ۔۔۔"

اس نے بغیر اوپر دیکھے کہا تھا۔۔۔ زرناب نے اندر قدم رکھا۔۔۔

روزی چلی گئی۔۔۔ شاہ ذمار نے نظر اٹھائی۔۔۔

"دروازہ بند کرو۔۔۔"

اس نے سرد نگاہوں سے اسے گھورتے حکم دیا تھا۔۔۔

"جی۔ ؟؟؟؟"

زرناب نے کمزور سی آواز میں گھبرا کر پوچھا تھا۔۔۔ اس کی آواز کانپ گئی تھی۔۔۔

"دروازہ بند کرو۔۔۔۔"

اب کی بار مزید سختی سے کہا گیا تھا۔۔ اسے عادت نہیں تھی اپنی بات دوہرانے کی۔۔۔ زرناب نے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ بند کیا تھا۔۔

"پاس آؤ۔۔۔"

شاہ ذمار نے کہا تھا۔۔۔ زرناب آہستہ آہستہ آگے بڑھی۔۔۔

شاہ ذمار نے سگریٹ ایش ٹرے میں بجھائی۔۔۔

"بیٹھو۔۔۔"

اس نے سامنے کی کرسی کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔

زرناب بیٹھ گئی۔۔۔ شاہ ذمار نے اسے غور سے دیکھا تھا۔۔

"تمہیں پتا ہے کاشان ہمدانی کون ہے؟"

اس نے پوچھا تھا۔۔۔ وہ نرمی سے بات کر رہا تھا۔۔ زرناب حیران ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ صرف اتنا کہ وہ آپ کا بزنس پارٹنر ہے۔۔۔"

زرناب نے اسے ہر میٹنگ میں شریک دیکھا تھا۔۔ اسے یہی لگا تھا۔۔۔

"وہ میرا پارٹنر نہیں۔۔۔ وہ میرا حریف ہے۔۔۔"

شاہ ذمار نے آگے جھک کر اس کے چہرے پر نگاہیں گاڑھتے کہا تھا۔۔۔ زرناب نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

اس کی بات پر زرناب سے بس نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔

"ہم دونوں ایک ہی انڈسٹری میں کام کرتے ہیں۔۔۔ اور اکثر ایک ہی پروجیکٹ کے لیے مقابلہ کرتے ہیں۔۔۔"

شاہ زمار اسے یہ تفصیل کیوں بتا رہا تھا۔۔ وہ نہیں سمجھی تھی۔۔۔

"اور وہ۔۔۔ وہ کسی بھی حد تک جا سکتا ہے جیتنے کے لیے۔۔۔"

اس نے رکتے ہوئے کہا تھا۔۔

"حتیٰ کہ دوسروں کی کمزوریاں استعمال کرنا۔۔۔"

زرناب خاموشی سے سن رہی تھی۔۔۔ شاہ زمار خانزادہ کے وجود سے اٹھتی کلون کی دلفریب مہک پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

"میں نہیں چاہتا کہ وہ تمہیں استعمال کرے۔۔۔ میرے خلاف۔۔۔"

شاہ زمار نے کہا تھا۔۔۔

"اس لیے اس سے دور رہو۔۔۔ سمجھیں؟"

زرناب نے سر ہلایا تھا۔۔۔ بالکل روبورٹ کی طرح۔۔

"جی۔۔۔"

شاہ ذمار نے پیچھے ٹیک لگائی تھی۔۔ اس کے حسین چہرے کو گھورا تھا۔۔

"اچھا۔۔۔ اب جاؤ۔۔۔"

زرناب اٹھنے لگی تھی۔۔۔۔

"رکو۔۔۔"

وہ رک گئی تھی۔۔۔۔ شاہ ذمار نے کچھ دیر اسی کی جانب دیکھتے سوچا تھا۔۔۔

"کل اتوار ہے۔۔۔ آفس نہیں جانا۔۔۔"

زرناب نے سر ہلایا تھا۔۔ اور دل ہی دل میں شکر ادا کیا تھا۔۔۔

"لیکن۔۔۔ شام کو ایک ڈنر ہے۔۔۔ بزنس ڈنر۔۔۔ تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا۔۔۔"

زرناب کا دل ڈوب گیا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔؟"

اس نے پریشانی زدہ لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ تم میری اسسٹنٹ ہو۔۔۔ ایسی تقریبات میں تمہارا ہونا ضروری ہے۔۔۔"

شاہ زمار نے جواب دیا تھا۔

"روزی تمہارے لیے ڈریس کا انتظام کر دیں گی۔۔۔"

زرناب نے کچھ کہنا چاہا مگر۔۔۔

"اب جاؤ۔۔۔"

شاہ زمار نے حکم دیا تھا اور اس کی جانب سے نگاہیں موڑ گیا تھا۔۔۔

زرناب خاموشی سے اٹھی تھی۔۔۔

مگر باہر جانے تک اسے اس شخص کی گہری نگاہیں خود پر محسوس ہوئی تھیں۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

اتوار کی شام روزی نے زرناب کے لیے ایک خوبصورت گاؤن تیار کیا تھا۔۔۔

گہرے نیلے رنگ کا۔۔۔ لمبا۔۔۔ ایک کندھے پر۔۔۔ بال کھلے چھوڑے ہوئے۔۔۔ لہراتے۔۔ ہلکا میک اپ۔۔۔

وہ بے انتہا حسین لگ رہی تھی۔۔۔ اس کے نازک سراپے کی رعنائیاں مزید نکھر گئی تھیں۔۔

اس کی دودھیا گردن پر چمکتا نیکلس اسے مزید دلفریب بنا رہا تھا۔۔۔

"آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں میم۔۔۔"

روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

زرناب نے آئینے میں خود کو دیکھا۔۔ وہ پہچان ہی نہیں پائی۔۔۔

یہ وہی زرناب تھی جو پاکستان میں سادہ سلوار قمیص پہنتی تھی۔۔۔

اور اب۔۔۔

یہ انتہائی بیش قیمت لباس تھا۔۔۔ مگر اسے یہ پہن کر بالکل بھی خوشی نہیں ہوئی تھی۔۔

یہاں گزرا ایک ایک لمحہ اس کے لیے بوجھ سے کم نہیں تھا۔۔

" چلیں میم۔۔۔ سر انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ "

روزی نے کہا۔۔۔ زرناب نے گہری سانس لی اور نیچے آئی۔۔۔

ہال میں شاہ زمار کھڑا تھا۔۔۔ سیاہ تھری پیس سوٹ میں۔۔۔

اس نے گھومتے ہوئے زرناب کی طرف دیکھا۔۔۔

اور ایک لمحے کے لیے۔۔۔ بس ایک لمحے کے لیے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں کچھ آیا۔۔۔ حیرت۔۔۔ تعریف۔۔۔ یا کچھ اور۔۔ کچھ لمحوں کے لیے وہ شخص بھی اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔

جو عام حالات میں اس کی جانب دیکھ کر بات بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔

مگر پھر فوراً وہ بے تاثر ہو گیا تھا۔۔۔

"چلو۔۔۔"

بس اتنا کہا تھا۔۔۔ زناب اس کے پیچھے چلنے لگی تھی۔۔۔

"وہاں تم خاموش رہو گی۔۔۔ جب تک میں نہ کہوں کچھ مت بولنا۔۔۔"

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے شاہ زمار نے پھر سے حکم جاری کیا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔"

زرناب نے سر ہلا دیا تھا۔۔۔ گاڑی اپنے سفر پر گامزن تھی۔۔۔ اندر دو نفوس موجود تھے۔۔۔ مگر گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ ایک بہت بڑے ہوٹل کے سامنے گاڑی رکی تھی۔۔۔

"دی ریٹز"-لندن کا سب سے مہنگا اور شاندار ہوٹل۔۔۔

شاہ ذمار نے گاڑی والٹ پارکنگ کو دی اور زرناب کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

اندر ایک بہت بڑا بال روم تھا۔۔۔

شاندار چھت۔۔۔ کرسٹل کے جھاڑ فانوس۔۔۔ سنگ مرمر کا فرش۔۔۔

لوگ شاندار لباس میں۔۔۔ مرد سوٹ میں۔۔۔ عورتیں گاؤن میں۔۔۔

ویٹرز شیمپین کے گلاس لیے گھوم رہے تھے۔۔۔

"مسٹر خانزادہ۔۔۔ ویلکم۔۔۔"

ایک آدمی نے آکر شاہ زمار کا استقبال کیا۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔"

شاہ زمار نے کہا۔۔۔ پھر اس آدمی کی نظر زرناب پر پڑی۔۔۔

"اوہ۔۔۔ یہ۔۔۔؟"

شاہ زمار خانزادہ پہلی بار کسی لڑکی کے ساتھ آیا تھا۔۔۔

"میری اسسٹنٹ۔۔۔ زرناب۔۔۔"

شاہ ذمار نے مختصر تعارف کروایا تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔نائس ٹو میٹ یو۔۔۔"

آدمی نے کہا۔۔۔ مگر اس کی نگاہوں میں حیرت تھی۔۔۔

شاہ ذمار زرناب کو لے کر اندر بڑھا۔۔۔لوگوں کی نگاہیں ان پر تھیں۔۔۔

خاص طور پر زرناب پر۔۔۔

اس کا حسن۔۔۔اس کی معصومیت۔۔۔وہ نیلا گاؤن۔۔۔سب کو متاثر کر رہا تھا۔۔۔

شاہ ذمار نے ایک ویٹر سے مینرل واٹر لیا۔۔ زرناب کے لیے بھی۔۔۔

"یہ لو۔۔۔"

اس نے زرناب کو دیا تھا۔۔۔ جو اتنی ساری نگاہوں سے گھبرا رہی تھی۔۔۔ وہ شخص بنا اسے دیکھے ہی اس کی کیفیت سمجھ لیتا تھا۔۔۔

زرناب نے شکریہ کہا تھا۔۔۔۔ اسے وہاں عجیب سی گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔

طرح طرح کے لوگ تھے۔۔۔ ایلیٹ کلاس سے تعلق رکھنے والے۔۔ وہاں اکثر عورتوں کے لباس دیکھ کر تو زرناب کی رنگت شرم سے سرخ ہوتی رہی تھی۔۔۔

کچھ بیک لیس تھیں۔۔۔۔ کچھ چھوٹی چھوٹی سکرٹس پہنے اپنی ٹانگوں کی نمائش کروا رہی تھیں۔۔۔

کسی کا پیٹ واضح تھا تو کوئی تو صرف نام کا لباس پہنے ہوئے تھیں۔۔۔

ان کو دیکھ دیکھ کر زرناب کو شرم آرہی تھی۔۔۔

اس کا چہرا سرخ اور گال دہکنے لگے تھے۔۔۔ جو بات اسے مزید حسین بنا رہی تھی۔۔۔

اس جیسا حسن وہاں کہیں نہیں تھا۔۔۔

"میرے ساتھ رہنا۔۔۔"

شاہ زمار نے آہستہ سے کہا تو زرناب نے سر ہلایا تھا۔۔۔

تبھی۔۔۔

"زمار۔۔۔"

ایک آواز آئی تھی۔۔۔ شاہ زمار نے مڑ کر دیکھا۔۔۔

اور زرناب کا دل رک گیا۔۔۔

کاشان ہمدانی۔۔۔

وہ سیاہ سوٹ میں تھا۔۔۔ ساتھ میں کوئی عورت تھی۔۔۔۔۔

سوفیا۔۔۔ اس کی بیوی۔۔۔ یا پھر کوئی گرل فرینڈ۔۔۔۔

"ہیلو مسٹر ہمدانی۔۔۔"

شاہ ذمار نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

"ہائے۔۔۔"

کاشان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ پھر اس کی نظر زرناب پر پڑی۔۔۔ اور ٹھہر گئی تھی۔۔۔

ایک لمحے سے زیادہ۔۔۔ زرناب نے نگاہیں نیچی کر لیں۔۔۔

"اوہ۔۔۔ زرناب۔۔۔"

کاشان نے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔

"تم۔۔۔ تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔"

شاہ زمار کے جبڑے سخت ہو گئے۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔"

زرناب نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔ ورنہ دل تو چاہا تھا اس شخص کا منہ توڑ دے۔۔۔

سوفیا نے بھی زرناب کو دیکھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں کچھ تھا۔۔۔

"ہنی یہ ذمار کی اسسٹنٹ ہے۔۔۔"

کاشان نے اپنی بیوی سے کہا تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔ ہائے۔۔۔"

سوفیا نے مختصر سا کہا۔۔۔ مگر اس کی مسکراہٹ مصنوعی تھی۔۔۔

"تو ذمار۔۔۔"

کاشان نے شاہ ذمار کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"سنا ہے تم نئے پروجیکٹ کے لیے بولی لگا رہے ہو۔۔۔"

اس کے انداز میں خوشگواریت تھی۔۔۔

"جی۔۔۔"

شاہ ذمار نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

"دلچسپ۔۔۔ میں بھی لگا رہا ہوں۔۔۔۔ دیکھتے ہیں اس بار کون جیتتا ہے۔۔۔"

کاشان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہم ضرور دیکھیں گے۔۔۔"

شاہ ذمار کی آنکھوں میں چیلنج آیا۔۔۔ اس نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔

کاشان کی نظر پھر زرناب پر آئی۔۔۔

"زرناب۔۔۔ تمہیں لندن کیسا لگ رہا ہے؟"

اس نے دوستانہ انداز میں پوچھا۔۔

"اچھا۔۔۔ تھینک یو۔۔۔"

زرناب نے کہا تھا۔۔

"اگر کبھی گھومنا چاہو تو بتانا۔۔۔ میں بہترین جگہیں جانتا ہوں۔۔۔"

کاشان اس پر سے نگاہیں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔۔۔ جو دیکھ شاہ زمار کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ایک زوردار پنچ کاشان کے منہ پر مار کر اس کی بتیسی توڑ دے۔۔۔

مگر مسئلہ یہ تھا کہ وہ اس وقت کوئی ایسا شدیدری ایکشن دے نہیں سکتا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے ایک لمحے کو سوچا تھا۔۔۔ مگر یہ عمل اس وقت کی ضرورت تھا۔۔۔

اس نے ایک نظر نروس ہوتی زرناب کو دیکھا تھا۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے زرناب کی نازک سی گداز کمر پر ہاتھ رکھتے۔۔۔ اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔ زرناب کا پورا جسم اکڑ گیا۔۔۔

اس کے چہرے کی رنگت تپ اٹھی تھی۔۔۔

اس شخص کی انگلیوں اس کی نرم جلد میں دھنس گئی تھیں۔۔۔

"وہ ٹھیک ہے۔۔۔ میں خود دکھادوں گا۔۔۔"

شاہ ذمار نے سخت لہجے میں کہ تھا۔۔۔ کاشان کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔

وہ نازک سی لڑکی اس سخت گیر، اکھڑ مزاج مغرور انسان کے پہلو میں کھڑی پچ رہی تھی۔۔۔۔

اس کی انگلیوں کی گرمائش پر زرناب کا دل بہت زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

لیکن اس شخص کا چہرا ابھی بھی بے تاثر تھا۔۔۔

"چلیں ہنی۔۔۔ ہمیں دوسروں سے بھی ملنا ہے۔۔۔"

کاشان اپنی بیوی کے ساتھ چلا گیا۔۔۔

مگر جاتے جاتے اس نے ایک بار پھر زرناب کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس کے جانے کے بعد شاہ ذمار نے زرناب کی کمر سے ہاتھ ہٹایا اور ایک نظر اس کے بے انتہا سرخ چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

پھر نگاہیں پھیر گیا تھا۔۔۔ وہ شخص بالکل بے تاثر چہرے کے ساتھ رہتا تھا ہر وقت۔۔۔

اس کی اندرونی کیفیت کا اندازہ لگا پانا مشکل ہوتا تھا۔۔۔

مگر اس کی آنکھوں میں کچھ تھا۔۔۔ کچھ جو زرناب نہیں سمجھ سکی۔۔۔

رات آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔۔ زرناب خاموشی سے شاہ ذمار کے ساتھ رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے کسی سے بھی بات نہیں کی تھی۔۔۔

کسی معصوم بچے کی طرح اس شخص کی پہلو سے لگی رہی تھی۔۔۔ اتنے سارے اجنبیوں میں یہ شخص اجنبی تھا مگر اپنا۔۔۔ اس کا شوہر۔۔۔۔

لوگ آتے۔۔۔ شاہ زمار سے باتیں کرتے۔۔۔ اور زرناب کو دیکھتے۔۔۔ ہر کسی کی نگاہوں میں تجسس تھا۔۔۔

یہ خوبصورت لڑکی کون ہے؟

شاہ زمار کی اسسٹنٹ؟

یا کچھ اور؟

مگر کوئی پوچھنے کی ہمت نہیں کر پایا۔۔۔

کیونکہ وہ شاہ زمار خانزادہ تھا۔۔۔ اس سے کوئی ذاتی سوال نہیں کرتا تھا۔۔۔

△△△△△△△△△△△△△△△△

تقریباً گیارہ بجے رات وہ ایونٹ اپنے عروج پر تھا۔۔۔

اسٹیج پر ایک بزرگ شخص آیا تھا۔۔۔ مائیکروفون اٹھایا۔۔۔

"لیڈیز اینڈ جنٹلمین۔۔۔ آج کی شام کا سب سے اہم لمحہ۔۔۔"

اس نے اعلان کیا تھا۔۔۔

"لندن کے سب سے بڑے کمرشل پراجیکٹ کی بولی۔۔۔ دی کنگز کراس ڈیولپمنٹ۔۔۔"

ہال میں ہلکی سرگوشیاں شروع ہوئیں۔۔۔

یہ پراجیکٹ پورے برطانیہ کا سب سے بڑا ریئل اسٹیٹ پراجیکٹ تھا۔۔۔

پانچ سو ملین پاؤنڈز سے زیادہ کا۔۔۔

جو کوئی بھی یہ جیتے گا۔۔۔ اگلے دس سالوں کے لیے اس کی کمپنی کی مالی بنیاد مضبوط ہو جائے گی۔۔۔

"تین کمپنیاں بولی میں حصہ لے رہی ہیں۔۔۔"

سٹیج پر کھڑے شخص نے کہا تھا۔۔۔

"مسٹر جان ڈیلن کی ڈیلن گروپ۔۔۔ مسٹر کاشان ہمدانی کی ہمدانی کنسٹرکشن۔۔۔ اور مسٹر شاہ زمار خانزادہ کی خانزادہ انٹرپرائزز۔۔۔"

وہاں کی سب سے بڑی کمپنیوں کے نام لیے گئے تھے۔۔

ہال میں تالیاں گونجیں۔۔۔ زرناب نے شاہ زمار کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت تھا۔۔۔ آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک۔۔۔

ضد کی۔۔۔ جیت کی۔۔۔

"بولی شروع ہوتی ہے دو سو ملین پاؤنڈز سے۔۔۔"

سٹیج پہ کھڑے شخص نے کہا تھا۔۔۔

"ٹو ہنڈرڈ ففٹین ملین۔۔۔"

جان ڈیلن نے بولی کا آغاز کیا تھا۔۔۔ وہ بھی امید رکھتا تھا جیتنے کی۔۔۔ مگر یہ بھی جانتا تھا کہ اس کے ساتھ باقی جو دو لوگ تھے۔۔۔ وہ جنونی تھے۔۔۔

"ٹو ہنڈرڈ تھرٹی ملین۔۔۔"

کاشان نے فوری جواب دیا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا کھیل تھا۔۔۔

وہ اس بولی میں کم دلچسپی رکھتا تھا۔۔۔ اور زیادہ دلچسپی شاہ زمار کو ہرانے میں۔۔۔

وہ آج بھی پچھلی بار کی طرح جیتنا چاہتا تھا۔۔۔ کسی بھی قیمت پر۔۔۔

"ٹو ہنڈرڈ ففٹی ملین۔۔۔"

شاہ زمار کی آواز گونجی تھی۔۔۔۔

سخت۔۔۔ پر اعتماد۔۔۔ بھاری۔۔۔ مضبوط۔۔۔

ہال میں ہلکی حیرت پھیلی۔۔۔ یہ بہت بڑی رقم تھی۔۔۔

بہت ساری نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ وہاں بہت ساری خواتین تو اس کی ساحرانہ شخصیت سے ویسے ہی بہت متاثر تھیں۔۔۔

اوپر سے جب وہ بولتا تھا۔۔۔ جیسے وہ ذہانت سے کام کرتا تھا۔۔۔ بہت سے لوگ اس کے گرویدہ تھے۔۔۔

مگر اس نے نہ کبھی کسی پر دھیان دیا تھا۔۔۔ نہ اسے کسی کی پرواہ تھی۔۔۔

"میں باہر ہوں۔۔۔"

جان ڈیلن نے ہاتھ کھڑا کر دیا۔۔۔ اسے سمجھ آچکی تھی کہ یہ

دونوں لوگ اس بولی کو آسمان تک پہنچانے والے تھے۔۔

اس نے بیچ میں ایسے ہی رگڑا جانا تھا۔۔۔

اس کے باہر ہوتے ہی اب صرف وہ دو رہ گئے تھے۔۔۔

کاشان ہمدانی۔۔۔ اور شاہ زمار خانزادہ۔۔۔

پوری ہال میں خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔ سب جانتے تھے۔۔۔

یہ صرف بولی نہیں تھی۔۔۔ یہ دو بادشاہوں کی جنگ تھی۔۔۔

کاشان نے ایک نظر سوفیا کی طرف دیکھا۔۔۔ پھر شاہ زمار کی طرف۔۔۔

اور آخر میں اس کے پہلو میں حیران پریشان کھڑی زرناب کو۔۔۔۔

اور مسکرایا تھا۔۔۔ زرناب پر اٹھتی اس کی نگاہوں پر شاہ زمار نے سرد ٹھٹھرتی نگاہوں سے اس شخص کو گھورا تھا۔۔۔

"ٹو ہنڈرڈ سیونٹی فائیو ملین۔۔۔"

کاشان نے پھر سے بازی مارنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

لوگوں میں سرگوشیاں تیز ہوئیں۔۔۔ یہ انتہائی بڑی رقم تھی۔۔۔

شاہ زمار کی آنکھیں ساکت تھیں۔۔۔۔۔ بے تاثر۔۔۔

زرناب نے دیکھا تھا۔۔۔ اس کے جبڑے سخت ہو گئے تھے۔۔۔

وہ شخص جو کبھی اپنے جذبات ظاہر نہیں کرتا تھا۔۔۔ اس وقت اس کی آنکھوں میں آگ تھی۔۔۔

ایسی آگ جو سب کچھ جلا کر راکھ کر دے۔۔۔

زرناب کے پورے وجود پر لرزا طاری ہو گیا تھا۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ یہ جو دنیا میں آ گئی تھیں۔۔۔

یہ لوگ اتنی بھاری رقم کو ایسے بول رہے تھے۔۔۔ جیسے ہزار یا دس ہزار ہوں۔۔۔۔

وہ جو دو کروڑ کے بدلے اس شخص کی غلام بنی بیٹھی تھی۔۔۔ اسے اب اندازہ ہوا تھا کہ وہ رقم تو اس شخص کی دولت کے سمندر میں ایک معمولی سے قطرے سے زیادہ نہیں تھی۔۔۔

"تھری ہنڈرڈ ملین۔۔۔"

شاہ ذمار کی آواز ہال میں گونجی تھی۔۔۔

ایک دم خاموشی۔۔۔

پھر۔۔۔ہال میں ہلکی سی ہلچل۔۔۔

تین سو ملین پاؤنڈز۔۔۔یہ رقم تقریباً پاگل پن تھا۔۔۔

کاشان کا چہرہ سخت ہوا۔۔۔اس کی مٹھیاں بھینچ گئی تھیں۔۔۔۔

زرناب کو تو سر چکرانے لگا تھا۔۔۔اس نے گرنے کے خوف سے

شاہ زمار کا بازو پکڑا تھا۔۔۔۔

شاہ زمار نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کے

چہرے کی رنگت ایسی تھی۔۔

جیسے اس میں سے سارا خون نچوڑ گیا ہو۔۔۔ سیاہ حسین بالوں سر ڈھکی پیشانی پسینے سے شرابور ہو چکی تھی۔۔

وہ ایسے گھبرا رہی تھی۔۔ جیسے یہ رقم اسی کے اکاؤنٹ سے نکلنی ہو۔۔۔

"کیا ہوا؟؟ ریلیکس یہ سب معمولی بات ہے۔۔۔"

اپنے بازو پر رکھے اس کے گداز ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے۔۔ اس نے ٹشو سے زرناب کے ماتھے سے پسینہ صاف کیا تھا۔۔

وہ اس کے بہت قریب تھا اس وقت۔۔۔

اس کی گرم سانسیں زرناب کے چہرے کو جھلسانے لگی تھیں۔۔۔

گلابی ہونٹ بری طرح سے کپکپا رہے تھے۔۔۔ یہ لڑکی بہت معصوم تھی۔۔ شاہ زمار نے اس کے چہرے سے بالوں کی لٹ ہٹائی تھی۔۔

اس کی انگلی زرناب کے ہونٹوں سے ٹچ ہوئی تھی۔۔ وہ لرزا اٹھی تھی۔۔۔

جبکہ شاہ زمار خانزادہ کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔۔۔ وہ بری طرح سے گھبرا رہی تھی۔۔ اس شخص کی یہ چند لمحوں کی توجہ اسے مزید ہلا کر رکھ گئی تھی۔۔۔

"کاشان۔۔۔ یہ بہت زیادہ ہے۔۔۔"

سوفیا نے اس کا بازو تھاما تھا۔۔۔

مگر کاشان کی آنکھیں شاہ ذمار پر تھیں۔۔۔

وہ ہارنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ خاص طور پر اس آدمی سے۔۔۔ اس کی نگاہیں بار بار اس کے پہلو میں کھڑی زرناب سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

وہ قربت بھرا لمحہ بھی اس کی آنکھوں میں قید ہوا تھا۔۔۔

"تھری ہنڈرڈ ٹوینٹی ملین۔۔۔"

کاشان نے کہا۔۔۔ اس کی آواز میں سختی تھی۔۔۔

شاہ زمار نے ایک سانس لی۔۔۔

زرناب نے دیکھا۔۔۔ اس کی مٹھیاں اتنی سخت تھیں کہ انگلیوں کے پور سفید ہو گئے تھے۔۔۔

یہ شخص جیتنا چاہتا تھا۔۔۔ کسی بھی قیمت پر۔۔۔

"تھری ہنڈرڈ ففٹی ملین۔۔۔"

شاہ زمار نے کہا تھا۔۔۔

اب کاشان کا چہرہ بالکل سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

اس کی سانسیں تیز تھیں۔۔۔ غصے سے۔۔۔ شکست سے۔۔۔

"کاشان پلیز۔۔۔ یہ ہماری حد سے باہر ہے۔۔۔"

سوفیا نے پھر اس کا بازو دبایا۔۔۔ کاشان کی آنکھوں میں شکست تھی۔۔۔

اس نے ایک آخری نظر شاہ زمار کی طرف ڈالی۔۔۔ نفرت سے بھری ہوئی۔۔۔

وہ مسکراہٹ جو اس کے چہرے کا حصہ ہوتی تھی۔۔ اس وقت شاہ زمار خانزادہ نے اس کی دھجیاں اڑا دی تھیں۔۔

شاہ زمار خانزادہ کو فضول کی باتیں کرنے کی عادت نہیں تھی۔۔ وہ ایسے ہی موقع پر اگلے سے سارے حساب بے باک کرتا تھا۔۔۔

"میں باہر ہوں۔۔۔"

کاشان نے کہا تھا۔۔۔ اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ ٹیبل پر رکھا شراب کا بھرا ہوا گلاس اس نے اپنے اندر اتارا تھا۔۔۔

"سولڈ۔۔۔ تھری ہنڈرڈ ففٹی ملین پاؤنڈز۔۔۔ ٹو مسٹر شاہ ذمار خانزادہ۔۔۔"

سٹیج پر کھڑے شخص نے گھنٹی بجاتے اعلان کیا تھا۔۔۔

پورے ہال میں زوردار تالیاں گونجی تھیں۔۔۔۔۔

لوگ کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔ تالیاں بجاتے ہوئے۔۔ شاہ ذمار بھی اپنی نشست سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

زرناب نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ سپوٹ لائٹ اس وقت اسی پر تھیں۔ وہ اس وقت اس محفل کی مرکزِ نگاہ بن چکا تھا۔۔۔

سب لوگ کہہ رہے تھے کہ پچھلی بازی کاشان نے جیتی تھی۔۔ کیونکہ اس میں شاہ ذمار خانزادہ شامل نہیں ہوا تھا۔

اگر وہ ہوتا تو کاشان کا جیت پانا مشکل تھا۔ یہ باتیں کاشان کو غصے سے پاگل کر رہی تھیں۔۔۔

زرناب اس شخص کی زہانت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکی تھی۔۔

اس کا چہرہ ابھی بھی سخت تھا۔۔۔ مگر آنکھوں میں فتح کی چمک تھی۔۔۔

اس نے ایک نظر کاشان کی طرف دیکھا۔۔۔

کاشان کی آنکھوں میں شکست۔۔۔ ذلت۔۔۔ اور نفرت تھی۔۔۔

شاہ زمار خانزادہ کی آنکھوں میں فتح کی چمک بڑھ گئی تھی۔۔۔ ان دونوں کی ان نگاہوں کے خاموش ٹکراؤ میں ایک جنگ چھپی تھی۔۔

جس سے باقی دنیا انجان تھی۔۔

شاہ زمار نے اسٹیج کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔

لوگ اسے مبارکباد دے رہے تھے۔۔۔ ہاتھ ملا رہے تھے۔۔۔

"کانگریچولیشنز مسٹر خانزادہ۔۔۔"

"ونڈرفل بڈنگ۔۔۔"

"یو آر برلینٹ۔۔۔"

مگر شاہ زمار کا چہرہ ابھی بھی وہی سخت۔۔۔ بے تاثر۔۔۔

جیسے اس نے کچھ خاص نہیں کیا۔۔۔

اسٹیج پر بزرگ شخص نے اسے ایک فولڈر دیا۔۔۔ معاہدے کی۔۔۔

"مسٹر خانزادہ۔۔۔ کچھ کہنا چاہیں گے؟"

اس نے مائیکروفون کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

شاہ زمار نے مائیکروفون اٹھایا۔۔۔

"تھینک یو ایوری ون۔۔۔"

اس نے کہا۔۔۔ آواز میں وہی سختی۔۔۔ گھمبیر ساحرانہ آواز پورے ہال میں گونجی تھی۔۔

لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ یہ شخص مردانہ وجاہت کا شاہکار تھا۔۔۔

"یہ صرف شروعات ہے۔۔۔ خانزادہ کنسٹرکشن اس شہر میں مزید بڑے پراجیکٹس کرے گی۔۔۔"

تالیاں پھر گونجیں۔۔۔

زرناب نیچے کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ اس وقت وہاں تنہا کھڑی تھی۔۔۔۔

اس نے نوٹ کیا تھا کہ وہاں کیسے لوگ اس شخص سے بات کرنے کے لیے بے قرار ہو رہے تھے۔۔ جو کسی کو لفٹ نہیں کرواتا تھا۔۔

عورتیں تو دل تھامے کھڑی تھیں۔۔۔ اس کا مضبوط کسرتی وجود۔۔۔ مردانہ کشش اور دلکشی سے بھرپور تھا۔۔۔

زرناب کا دل عجیب سی کیفیت سے بھر گیا تھا۔۔۔

یہ شخص۔۔۔ اس کا شوہر۔۔۔

جو اس کے ساتھ اتنا سخت تھا۔۔۔ بے رحم تھا۔۔۔

وہ اتنا ذہین تھا۔۔۔ اتنا طاقتور۔۔۔

اس کی شخصیت میں کشش تھی۔۔۔ دبدبہ تھا۔۔۔

سٹیج پر کھڑا وہ شخص۔۔۔ سیاہ سوٹ میں۔۔۔ اونچا قد۔۔۔ چوڑے کندھے۔۔۔

اس کی وجیہ شکل۔۔۔ تیز نگاہیں۔۔۔ مضبوط جبڑا۔۔۔

وہ کسی بادشاہ سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

زرناب کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔ وہ اس شخص سے متاثر ہو رہی تھی۔۔۔ اور یہ احساس اسے ڈرا رہا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے اسٹیج سے اتر کر واپس آنا شروع کیا تھا۔۔۔ لوگ اسے روک رہے تھے۔۔۔ مبارکباد دے رہے تھے۔۔۔

"برلینٹ مسٹر خانزادہ۔۔۔"

"یو آوٹ بڑِ ہمدانی۔۔۔ امیزنگ۔۔۔"

"لیٹس سیلی بریٹ۔۔۔"

مگر شاہ زمار نے سب کو مختصر سے جوابات دیے۔۔۔ اس کی نگاہ زرناب کو تلاش رہی تھی۔۔۔ اور جب اس نے اسے دیکھا۔۔۔ وہ وہیں کھڑی تھی سکڑی سمٹی۔۔۔۔ دلکشی اور خوبصورتی کی مورت۔۔۔۔

چہرے پر معصومیت سجائے۔۔

ایک لمحے کے لیے۔۔۔ اس کی آنکھوں میں کچھ نرم آیا۔۔۔

بہت معمولی سا۔۔۔ زرناب نے لرزتی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا

تھا۔۔۔۔۔۔ وہ اس کی طرف آیا تھا۔۔۔۔۔

"چلیں۔۔۔"

اس نے زرناب کی جانب اپنی چوڑی ہتھیلی بڑھاتے کہا تھا۔۔

زرناب نے اپنا لرزتا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔۔ جسے اس نے

مضبوطی سے تھام لیا تھا۔۔۔

اسی وقت کاشان بھی وہاں آیا تھا اور اس نے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

"کانگریچولیشنز زمار۔۔۔"

اس نے مجبوری سے کہا۔۔۔ مگر اس کی آنکھوں میں نفرت صاف تھی۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔"

شاہ زمار نے بے تاثری سے جواب دیا تھا۔۔۔ زرناب کو اپنے ہاتھ پر اس کی گرفت مضبوط ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ جیسے وہ یہاں سے جانا چاہتا ہو اسے لے کر۔۔۔

"تم نے اچھا کھیل کھیلا۔۔۔"

کاشان نے کہا۔۔۔ اس کی مٹھیاں بھینچی ہوئی تھیں۔۔۔

"مگر اگلی بار۔۔۔ اگلی بار شاید قسمت میری ہو۔۔۔"

شاہ ذمار کی آنکھوں میں ایک سرد مسکراہٹ آئی۔۔۔

"قسمت نہیں مسٹر ہمدانی۔۔۔ محنت اور حکمت عملی۔۔۔"

اس نے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کاشان ہمدانی اتنی آسانی سے اپنی ہاتھ قبول نہیں کرتا تھا۔۔۔

اس کی بات پر کاشان کا چہرہ مزید سخت ہوا۔۔۔

"ویل۔۔۔ انجوائے یور وکٹری۔۔۔"

وہ بولا اور مڑا تھا۔۔۔ مگر جانے سے پہلے اس کی نظر پھر زرناب پر پڑی۔۔۔

"گڈ نائٹ زرناب۔۔۔"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ شاہ زمار کی آنکھیں سکڑی تھیں۔۔۔

یہ شخص کسی دن اس کے ہاتھوں بری طرح سے پٹنے والا تھا۔۔۔

زرناب نے مختصر سا سر ہلایا تھا۔۔۔ کاشان نے ایک نظر شاہ زمار کے ہاتھ میں قید اس کے گلابی ہاتھ کو دیکھا تھا۔۔۔ اور وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔ سوفیا اس کے ساتھ تھی۔۔۔

شاہ ذمار نے ایک نظر انہیں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔

پھر زرناب کی طرف دیکھا۔۔۔

"چلو۔۔۔"

اس نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔ اور باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

زرناب اس کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔ باہر آکر گاڑی پہلے ہی ان کے لیے تیار کھڑی تھی۔۔۔۔۔

ڈرائیور نے شاہ زمار کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔ مگر شاہ زمار نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا اور اسے بیٹھنے کو کہا تھا۔۔۔۔

زرناب کی نظریں آج بار بار اس شخص سے ٹکرا رہی تھیں۔۔

اگر یہ شخص اتنا دولت مند اور خود مختار تھا تو اس نے اپنے باپ کے زبردستی کہنے پر اسے قبول کیسے کر لیا تھا۔۔۔

اس شخص کو دیکھ کر لگتا نہیں تھا کہ وہ کسی کی زبردستی برداشت کرنے والوں میں سے تھا۔۔۔

ڈرائیور نے گاڑی چلائی۔۔۔ اندر خاموشی تھی۔۔۔

زرناب نے ایک نظر شاہ ذمار کی طرف دیکھا۔۔۔

وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ ابھی بھی سخت تھا۔۔۔

مگر اس کی آنکھوں میں۔۔۔ کچھ اور تھا۔۔۔ تھکاوٹ۔۔۔ تناؤ۔۔۔

زرناب کو اچانک یہ خیال آیا۔۔۔ یہ شخص اتنا مضبوط کیوں بنتا ہے؟ کیا اس کے اندر کوئی کمزوری نہیں؟ کوئی درد نہیں؟

"کیا دیکھ رہی ہو؟"

اچانک اس کی آواز آئی۔۔۔ وہ بنا دیکھے اس کی نگاہوں کو محسوس کر گیا تھا۔۔

زرناب گڑبڑا گئی تھی۔۔۔ کیا یہ شخص اپنی پشت پر بھی آنکھیں رکھتا تھا۔۔۔ اس نے جلدی سے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔

مارے خفت کے چہرا سرخ ہوا تھا۔۔۔ یہ شخص اس کے بارے میں کیا سوچے گا۔۔۔ اسے شرمندگی محسوس ہوئی تھی۔۔

"ک۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔"

وہ کانپتی آواز میں بولی تھی۔۔۔ اس شخص کو اپنے پر سوال کا جواب چاہے ہوتا تھا۔۔۔

شاہ ذمار نے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔ زرناب نے شیشہ نیچے کر دیا تھا۔۔۔ ورنہ اس دھوئیں سے اس کا دم گھٹ جانا تھا۔۔۔

"آج تم نے اچھا کیا۔۔۔"

اس نے باہر دیکھتے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔ وہ اس سے اردو میں بات کرتا تھا۔۔۔ وہ جیسے پرفیکٹ برٹش ایکسنٹ میں انگلش بولتا تھا۔۔۔

ویسے ہی اُردو بولتے وقت اس کا لہجہ بالکل درست ہوتا تھا۔۔۔ یہ شخص ہر شے میں پرفیکٹ تھا۔۔۔

اس کی کسی قسم کی کوئی کمی نہیں تھی۔۔۔

زرناب نے اس کی بات پر حیرت سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

کیا اس شخص نے اسے تعریف کی؟

"خاموش رہیں۔۔۔ کسی سے بات نہیں کی۔۔۔ یہ اچھا تھا۔۔"

شاہ زمار خانزادہ بنا دیکھے اس کی کنفیوژن سمجھ گیا تھا۔۔ اس لیے وضاحت کی تھی۔۔۔۔

وہ بنا اس کی طرف دیکھے سب کچھ سمجھ رہا تھا۔۔ کہ وہ کیا فیل کر رہی ہے۔۔۔ زرناب کو یہ شخص بری طرح الجھا دیتا تھا۔۔۔

اس وقت اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ کیا کہے۔۔۔

"تھینک یو۔۔"

اس نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔

شاہ زمار اب بھی کھڑکی سے باہر ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ اور پھر خاموشی چھاگئی تھی۔۔۔ گہری خاموشی۔۔۔

زرناب کا دل ابھی بھی تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ اسے اس خاموشی میں اپنی دھڑکنوں کا شور واضح طور پر سنائی دے رہا تھا۔۔۔

یہ شخص۔۔۔ اس کا شوہر۔۔۔ اتنا پیچیدہ۔۔۔ اتنا مشکل۔۔۔ مگر اتنا دلکش بھی۔۔۔

اور یہ احساس زرناب کو خوفزدہ کر رہا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی۔۔۔

یہ شخص اس کے لیے خطرناک تھا۔۔۔

اس کے دل کے لیے۔۔۔ وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔

جب اس کے مبہم دلکش انداز میں ادا کیے جانے والے الفاظ پر

زرناب کا چہرا تپ اٹھا تھا۔۔

"تم۔۔۔ تم واقعی اچھی لگ رہی تھیں آج۔۔۔"

اس کی آواز اس لمحے بوجھل تھی۔۔۔

زرناب اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔ اس کے ہونٹ حیرت و بے یقینی سے واں ہوئے تھے۔۔۔ دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

یہ کیا کہہ رہا تھا؟ کیا وہ اسے کی کہہ رہا تھا؟

زرناب نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھتے خود کو یقین دلایا تھا۔۔۔

"شش شکریہ۔۔۔"

اس نے ہکلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اس شخص کا یہ چھوٹا سا جملہ اس کو ہلا گیا تھا۔۔۔ اگر تو کبھی یہ شخص پوری طرح اس کی جانب متوجہ ہو گیا تو وہ کیا کرے گی۔۔۔

اس سوچ کے ساتھ ہی اس کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اپنے کمرے میں آکر اس نے یہ بھاری نیلا گاؤن اتارا۔۔۔

اور آئینے میں خود کو دیکھا تھا۔۔۔

کون تھی یہ؟

یہ لڑکی جو اتنے بھاری لباس میں۔۔۔ اتنی چمک دمک میں۔۔۔

یہ زرناب نہیں تھی۔۔۔ اس نے جلدی سے وہ زیورات اتارے۔۔۔ میک اپ صاف کیا۔۔۔ اور سادہ سلوار قمیض پہنی۔۔۔

اب وہ خود کو پہچان پائی۔۔۔ یہی وہ تھی۔۔۔ سادہ۔۔۔ سیدھی۔۔۔ معصوم زرناب۔۔۔

اس نے بستر پر لیٹ کر آنکھیں بند کیں۔۔۔ مگر نیند نہیں آ رہی تھی۔۔۔

اس کے ذہن میں وہ منظر بار بار آ رہا تھا۔۔۔ اس نے بے چینی سے پہلو بدلہ تھا۔۔۔

سٹیج پر کھڑا شاہ ذمار۔۔۔ اس کی آنکھوں میں فتح کی چمک۔۔۔ اس کی شخصیت کا دبدبہ۔۔۔

اور پھر۔۔۔

اس کے ہاتھ کی گرمائش۔۔۔ اسے اپنی کمر کا وہ حصہ سلگھتا ہوا محسوس ہوا تھا ابھی بھی۔۔۔ وہ لمحہ جب اس نے اسے اپنے قریب کھینچا تھا۔۔۔

زرناب کی سانسیں تھم گئی تھیں۔۔۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔

یہ کیا ہو رہا تھا اسے؟ وہ اس شخص کے بارے میں کیوں سوچ رہی تھی؟ اس شخص کے بارے میں جس نے اسے زبردستی یہاں لایا تھا۔۔۔

جس نے اس سے شادی نہیں کی تھی اسے خریدہ تھا۔۔۔

جو اس کے ساتھ اتنا سخت تھا۔۔۔ بالکل اجنبی۔۔۔۔ وہ بیوی تھی اس کی مگر اس کی جانب دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتا تھا۔۔۔

مگر۔۔۔

آج رات وہ کچھ مختلف لگا تھا۔۔۔ جب اس نے کہا تھا۔۔۔

"آج تم نے اچھا کیا"

زرناب نے کروٹ بدلی۔۔۔

"تم۔۔۔ تم واقعی اچھی لگ رہی تھیں آج۔۔۔"

زرناب کے پہلو میں حرارت بڑھنے لگی تھی۔۔۔ اسے نیند نہیں آ رہی تھی۔۔۔

اس کا وجود تپنے لگا تھا۔۔۔ وہ اس شخص کے بارے میں نہیں سوچنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر جیسے ہی آنکھیں موندتی تھی وہ سامنے آ جاتا تھا۔۔۔۔

اپنے رعب و دبدبے۔۔۔ ساحرانہ شخصیت کے ساتھ۔۔۔۔

دوسری جانب شاہ زمار اپنے کمرے میں کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔۔۔ مضبوط انگلیوں میں سیگریٹ دبا تھا۔۔۔

جس کا گہرا کش لیتے اس کی آنکھوں میں طوفان تھا۔۔۔

آج کی فتح۔۔۔۔۔۔ کاشان کو شکست دینا۔۔ یہ سب کچھ تھا۔۔۔ مگر۔۔۔

کافی نہیں تھا۔۔۔ ابھی بہت کچھ باقی تھا۔۔۔ اس نے ایک گہرا طویل کش لیتے دھواں فضا میں خارج کیا تھا۔۔۔

اور پھر اس کے ذہن میں وہ منظر آیا۔۔۔ جب کاشان نے زرناب کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں وہ نظر۔۔۔

شاہ زمار کا جبڑا سخت ہو گیا۔۔۔ اس نے ایک زوردار مکہ دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔

پورا گھر جیسے ہل گیا تھا۔۔۔ پھر آنکھوں کے سامنے وہ منظر آن ٹھہرا تھا۔۔

جب اس نے زرناب کی کمر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

اس کی نرم گرم نازک جلد۔۔ کیسے وہ اکڑ گئی تھی اس کے چھونے پر۔ اس کا سرخ چہرہ۔۔

شاہ زمار نے آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔ آنکھوں میں ملائمت بھرا تاثر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

یہ کیا ہو رہا تھا؟

وہ اس لڑکی کے بارے میں کیوں سوچ رہا تھا؟ اس نے خود کو جھٹکا دیا۔۔۔

نہیں۔۔۔

یہ صرف ایک معاہدہ تھا۔۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔ مگر۔۔۔

آج جب اس نے اسے اس نیلے گاؤن میں دیکھا تھا۔۔۔ ایک لمحے کے لیے۔۔۔

اس کا دل رک گیا تھا۔۔۔ اتنی خوبصورت تھی وہ۔۔۔ اتنی معصوم۔۔۔ اتنی نازک۔۔۔۔

ان سب خیالات اور سوچوں سے اسے غصہ آنے لگا تھا۔۔۔ شاہ زمار نے غصے سے سر ہلایا۔۔۔ وہ یہ کیوں سوچ رہا تھا۔۔۔

یہ سب بکواس تھی۔۔۔ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

اس نے پھر سے سیگریٹ سلگھایا تھا اور خود کو اس احساس سے باہر نکالا تھا۔۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

اگلے دن آفس میں زرناب اپنی میز پر بیٹھی فائلوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

تبھی شاہ ذمار کا فون بجا۔۔۔ نمبر دیکھ اس کے تاثرات تن گئے تھے۔۔۔ اس نے کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔"

اس کا چہرہ سخت ہو گیا تھا۔۔۔ نگاہیں زرناب پر تھیں۔۔۔

جو پوری توجہ سے اپنے کام میں مصروف تھی۔۔۔۔

"ابھی آنا ہو گا۔۔۔؟؟"

وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔۔ دوسری جانب سے کچھ کہا گیا تھا۔۔۔۔

"او کے آرہا ہوں۔۔۔"

اس نے فون رکھ دیا تھا۔۔۔

"بات سنو۔۔۔۔"

وہ اس کا نام نہیں لیتا تھا۔۔۔ ایسے ہی مخاطب کرتا تھا۔۔۔۔ زرناب نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ اس وقت کریم کلر کی کفتان سٹائل کی لانگ شرٹ میں ملبوس جس پر نیوی بلو کلر کا ٹیکسچر تھا۔۔۔۔ گلے میں کریم کلر کا مفلر ڈالے بہت زیادہ پر کشش اور حسین لگ رہی تھی۔۔۔

شاہ زمار نے ایک بھرپور نگاہ اس پر ڈالی تھی۔۔۔

اس کے صرف دیکھنے پر زرناب کا چہرا تپنے لگتا تھا۔۔۔ وہ پزل ہو جاتی تھی۔۔۔

اس کے پکارنے پر زرناب نے گھنیری پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ یہ منظر بہت دلفریب تھا۔۔

مقابل کا جبڑا سختی ہوا تھا۔۔۔

"مجھے ایک گھنٹے کے لیے جانا ہے۔۔۔ تم یہیں رہو۔۔۔ کہیں مت جانا۔۔۔"

وہ اسے اکیلے نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔ سائے کی طرح اپنے ساتھ رکھتا تھا۔۔۔ مگر بالکل اجنبی بن کر۔۔۔ اس کا انداز ہمیشہ روکھا پھیکا ہوتا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔"

زرناب نے ہولے سے کہا تھا۔۔۔۔

شاہ زمار اٹھا اور تیزی سے باہر چلا گیا۔۔۔

زرناب کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔ ڈارک گرے رنگ کے تھری پیس سوٹ میں وہ بہت زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

زرناب نے گہرا سانس لیا تھا اور پھر سے فائل پر جھک گئی تھی۔۔۔

اسی لمحے دروازہ پھر سے کھلا تھا اور کوئی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ ہیل کی آواز سے لگ رہا تھا کہ وہ کوئی لڑکی تھی۔۔۔

زرناب نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا تھا۔۔

اور پھر دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔۔ بلیک کلر کے باڈی فٹ لباس میں ملبوس۔۔۔ جو اس کے گھٹنوں سے تھوڑا سا نیچے تھا۔۔

اس کی نیچے کی ٹانگیں صاف طور پر جھانک رہی تھیں۔۔۔۔ سلیو لیس ہونے کی وجہ سے اس کی بانہیں بھی عریاں تھیں۔۔۔ بالوں

کو کمر پر کھلا چھوڑے وہ اسی کی جانب پی حیرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ خوبصورت تھی۔۔۔ مگر زرناب تو اس کا حلیہ دیکھ کر ہی شرما گئی تھی۔۔۔۔

"زمار کہاں ہے۔۔؟؟ اور تم کون ہو۔۔۔؟؟"

اسے گھورتے ہوئے اس لڑکی نے پوچھا تھا۔۔

زرناب نے فوراً نگاہیں نیچی کرلی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

"میں۔۔۔ میں زرناب۔۔۔"

اس نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔

"زرناب؟"

لڑکی نے حیرت سے پوچھا تھا۔

"اوہ۔۔۔ تو تم ہو وہ نئی اسسٹنٹ۔۔۔"

اس نے زرناب کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔۔۔

اس کی نگاہوں میں کچھ تھا۔۔۔ تجسس۔۔۔ اور شاید۔۔۔

حقارت۔۔۔

"جی۔۔۔"

زرناب نے بمشکل کہا۔۔۔ اس کا چہرہ شرم سے سرخ تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کے لباس سے اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پا رہی تھی۔۔۔

کتنی بے باکی سے اس نے ایسا تنگ اور چھوٹا لباس پہن رکھا تھا۔۔۔

"ذمار کہاں ہے؟"

لڑکی نے پھر پوچھا۔۔۔ اس کی آواز میں مانوسیت تھی۔۔۔

جیسے وہ شاہ ذمار کو بہت اچھی طرح جانتی ہو۔۔۔

"وہ۔۔۔ وہ ابھی ایک میٹنگ میں گئے ہیں۔۔۔"

زرناب نے بتایا تھا۔۔

"اوہ شٹ۔۔۔"

لڑکی نے کہا اور اپنے بالوں میں انگلیاں پھیریں۔۔۔

"میں نے اسے کال کی تھی۔۔۔ اس نے کہا تھا آفس میں ہے۔۔۔"

اس نے برہمی سے کہا۔۔۔

پھر اس نے شاہ زمار کی کرسی کی طرف دیکھا۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔ میں انتظار کر لیتی ہوں۔۔۔"

اس نے کہا اور شاہ زمار کی میز کے قریب والی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔

اس نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی۔۔۔ اور اپنا فون نکالا۔۔۔ زرناب کا دل بیٹھ گئی تھی۔۔۔ اس کا انداز انتہائی بے باکی بھرا تھا۔۔۔

یہ لڑکی کون تھی؟

اتنی بے تکلفی سے شاہ ذمار کے آفس میں آئی تھی۔۔۔

اس کے نام کو اتنے قریب سے پکارا تھا۔۔۔

"تمہارا نام کیا کہا تھا؟ زری۔۔۔ ناہ؟"

لڑکی نے اچانک پوچھا۔۔۔ فون سے نگاہیں اٹھائے بغیر۔۔۔

"زرناب۔۔۔"

زرناب نے جواب دیا تھا۔۔۔ اس لڑکی کا کانفیڈنس دیکھنے لائق تھا۔۔۔ اس نے سب کچھ بہت قیمتی اور مہنگا پہن رکھا تھا۔۔۔

ہائی ہیلز میں اس کے پیر جکڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

"اوہ ہاں۔۔۔ زرناب۔۔۔ عجیب نام ہے۔۔۔"

اس نے ناک چڑھا کر مغرورانہ انداز میں کہا تھا۔۔۔ یہ لڑکی اسے بالکل شاہ زمار جیسی لگی تھی۔۔۔

نک چڑھی اور گھمنڈی۔۔۔۔

"تم پاکستان سے ہو نا؟"

اس نے پھر سے پوچھا تھا۔۔۔ دھیان اب بھی موبائل کی جانب تھا۔۔۔

"جی۔۔۔"

زرناب اسے مختصر جواب دے رہی تھی۔۔۔ وہ بار بار دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

نجانے وہ کب آئے گا۔۔۔ اور اس کی اس لڑکی سے جان چھوٹے گی۔۔۔

"اوہ۔۔۔ میں نے سنا تھا ذمار نے پاکستان سے کسی کو ہائر کیا ہے۔۔۔"

اس نے بالوں کو اک ادا سے چہرے سے ہٹایا تھا۔۔۔

"تم پہلی بار کام کر رہی ہو؟"

اس نے پوچھا۔۔۔ اب اس نے زرناب کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

نگاہیں اس کے معصوم حسن میں کھو گئی تھیں۔۔۔

"جی۔۔۔"

زرناب نے پھر وہی جواب دیا تھا۔۔۔

"اچھا۔۔۔"

لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ وہ ابھی بھی زرناب کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کے دیکھنے پر زرناب کنفیوز ہوئی تھی۔۔

"کافی خوبصورت ہو تم۔۔۔ کیا تم زمار کے ساتھ اس کے گھر میں رہ رہی ہو۔۔؟؟"

وہ اب موبایل سے دھیان ہٹا کر بس اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔۔"

زرناب نے اپنی توجہ فائل پر رکھی تھی۔۔۔

"اور اس کے بیڈ روم میں۔۔۔ ؟ کیا تم لوگوں کے بیچ کوئی ریلیشن بنا ہے۔۔۔"

زرناب کو اس سوال کی توقع نہیں تھی۔۔۔ اس کا چہرا تپ اٹھا تھا۔۔۔ اس لڑکی نے مبہوت سا ہو کر یہ دلفریب منظر دیکھا تھا۔۔

اتنی شرم و حیا اس نے کسی لڑکی میں پہلی بار دیکھی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں ان کی اسسٹنٹ ہوں صرف۔۔۔"

اس نے کانپتی ہوئی آواز میں جواب دیا تھا۔۔۔

"اوکے ریلیکس اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔ میں نے تو بس ویسے پوچھا۔۔۔ آج سے پہلے ذمار نے کبھی کسی کو اپنے ساتھ گھر میں نہیں رکھا تو بس اسی لیے پوچھا میں نے۔۔۔۔۔

ویسے تم جتنا گھبرا رہی ہو۔۔۔"

اس نے بالوں کو جھٹکا تھا۔۔۔

"ویسے ذمار بہت سخت باس ہے۔۔۔ تم سنبھال سکو گی؟"

اس نے طنزیہ انداز میں کہا تھا۔۔۔ اس کی بات کا مطلب زرناب کو کچھ اور لگا تھا۔۔۔۔

اس کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

زرناب نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔

"تم بہت معصوم ہو نا۔۔ اور وہ بہت ٹف۔۔۔ اس لیے پوچھ رہی ہوں۔۔ تمہارے لیے اسے سنبھالنا مشکل ہو گا۔۔"

وہ لڑکی بے باکی سے ہنسی تھی۔۔ اور زرناب کے گال تپ اٹھے تھے۔۔۔

اس کا دل انجانے خوف سے بیٹھا جا رہا تھا۔۔

اگر وہ اس وقت اس شخص کی غلام بن کر نہ رہ رہی ہوتی تو بتاتی ان سب لوگوں کو۔۔۔ جو اسے کچھ بھی بول جاتے تھے۔۔۔

یہ لڑکی صرف حلیے میں نہیں سوچ میں بھی بے شرم تھی۔۔۔

وہ پھر اپنے فون میں مصروف ہو گئی۔۔۔

یہ لڑکی کون تھی؟

شاہ زمار کی۔۔۔ دوست؟ گرل فرینڈ؟؟؟

یہ سب سوچتے وہ عجیب سے احساسات میں گھر گئی تھی۔۔۔

آنکھوں کے کنارے نم ہوئے تھے۔۔۔۔

تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ کھلا تھا۔۔۔

شاہ ذمار داخل ہوا تھا اور اس لڑکی کو دیکھ کر رک گیا تھا۔۔۔

"ایلینا۔۔۔"

اس نے خوشگوار حیرت سے کہا تھا۔۔۔۔

"ہے ذمار۔۔۔"

ایلینا اٹھی اور تیزی سے شاہ ذمار کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

اور سیدھی اسکے گلے سے جا لگی تھی۔۔۔

زرناب کا دل رک گیا۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے دھندلکا سا چھا گیا۔۔۔ وہ لڑکی شاہ زمار سے چمٹی ہوئی تھی۔۔۔

اور شاہ زمار اس نے اسے پیچھے نہیں ہٹایا تھا۔۔۔ بلکہ اس کی پیٹھ پر ہلکا سا ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"کیا ہوا؟ اچانک؟ سب خیریت ہے۔۔۔؟ تم کب واپس آئی۔۔"

شاہ زمار نے پوچھا تھا۔۔۔ اس کی آواز میں وہ سختی نہیں تھی۔۔۔ جو ہمیشہ زرناب کے لیے ہوتی تھی۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔ بس تم سے ملنے کا دل کر رہا تھا۔۔۔"

ایلینا نے اس کے کندھے پر اپنا سر رکھتے لاڈ بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔

پھر اس نے شاہ ذمار سے دور ہٹ کر اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

"چلو۔۔۔ لنچ کرتے ہیں۔۔۔"

انتہائی بے تکلفی بھرا حق جتاتا انداز تھا۔۔۔۔

شاہ ذمار نے ایک نظر زرناب کی طرف دیکھا۔۔۔

وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔ اس کا چہرہ پیلا پڑ گیا تھا۔۔۔

"ایلینا۔۔۔ ابھی بہت کام ہے۔۔۔"

شاہ زمار نے انکار کرنا چاہا تھا۔۔۔

"اوہ کم آن زمار۔۔۔ تم ہمیشہ کام کرتے رہتے ہو۔۔۔"

ایلینا نے منہ بنایا تھا۔۔۔

"پلیز۔۔۔ صرف ایک گھنٹہ۔۔۔"

اس نے شاہ زمار کا بازو پکڑا۔۔۔ شاہ زمار نے اس کو دیکھا تھا اور پھر مان گیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"

اس نے ہولے سے کہا تھا۔۔۔ ایلینا خوشی سے مسکرائی۔۔۔

"میں جانتی ہوں۔۔ تم مجھے انکار نہیں کر سکتے۔۔۔"

شاہ ذمار نے اپنا کوٹ اٹھایا۔۔۔ پھر زرناب کی طرف دیکھا۔۔۔

"میں ایک گھنٹے میں واپس آؤں گا۔۔۔ تم یہیں رہو۔۔۔"

اس نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

زرناب نے سر ہلایا۔۔۔ بغیر اوپر دیکھے۔۔۔

ایلینا نے زرناب کی طرف ایک نظر ڈالی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں مسکراہٹ تھی۔۔۔ عجیب سے مسکراہٹ۔۔۔۔ زرناب سمجھ نہیں سکی تھی۔۔۔

"بائے زری۔۔۔"

اس نے کہا اور شاہ زمار کا ہاتھ پکڑ کر باہر چلی گئی۔۔۔

دروازہ بند ہوا۔۔۔ اور زرناب کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

اس نے جلدی سے آنسو پونچھے۔۔ نہیں۔۔۔ وہ نہیں روئے گی۔۔۔ وہ کیوں رو رہی تھی۔۔۔ اسے کوئی حق نہیں تھا رونے کا۔۔۔

اس نے اپنے آنسو بے دردی سے رگڑے تھے۔۔۔

وہ شخص اس کا کچھ نہیں تھا۔۔۔

صرف ایک معاہدہ۔۔۔ پھر اسے کیوں اتنا دکھ ہو رہا تھا؟

کیوں اس کے دل کا بوجھل پن بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

جب اس نے شاہ زمار کو اس لڑکی کے ساتھ دیکھا۔۔۔

اسے گلے لگاتے۔۔۔۔ اس کے ساتھ جاتے۔۔۔ زرناب نے اپنا سر میز پر رکھ دیا۔۔۔

اور خاموشی سے رونے لگی۔۔ اس کے دل میں درد سا اٹھنے لگا تھا۔۔۔۔

اور سب سے خوفناک بات۔۔۔ اسے اب احساس ہو گیا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کے لیے کچھ مخصوص کرنے لگی تھی۔۔۔

کچھ بہت مختلف سا احساس۔۔۔ وہ انجان تھی اس بات سے کہ اس آفس کے چاروں جانب کیمرے لگے ہوئے تھے۔۔۔

وہ اس وقت کسی کی نگاہوں کے حصار میں تھی۔۔۔ اس کے یہ آنسو کسی کو گہرے شاک میں مبتلا کر گئے تھے۔۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

شاہ ذمار اور ایلینا ایک فینسی ریستوران میں بیٹھے تھے۔۔۔

ایلینا مسلسل باتیں کر رہی تھی۔۔۔ وہ ہنس رہی تھی۔۔۔ اس کی کھلکھلاہٹیں فضا میں گونج رہی تھیں۔۔۔ مگر شاہ ذمار کی توجہ کہیں اور تھی۔۔۔

اس کے ذہن میں زرناب کا چہرہ آرہا تھا۔۔۔ جب اس نے آخری بار اسے دیکھا تھا۔۔۔

سر جھکائے۔۔۔ پیلا چہرہ۔۔۔ اس لڑکی کو اس نے خود اتنا دور رکھا تھا۔۔۔

پھر وہ کیوں ایسے بی ہیو کر رہی تھی۔۔۔۔

"ذمار۔۔۔ تم سن رہے ہو؟"

ایلینا کی آواز آئی۔۔۔ اپنی بات کا جواب نہ پا کر اس نے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔"

شاہ ذمار نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دھیان لانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"نہیں تم نہیں سن رہے۔۔۔ تمہارا دھیان کہیں اور ہے۔۔۔"

ایلینا نے شکوہ کیا تھا۔۔۔۔

"ایلینا مجھے واقعی بہت کام ہے۔۔۔"

شاہ ذمار نے گھڑی کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔ وہ پہلے ہی کسی اور بات سے ڈسٹرب تھا۔۔۔

"اوہ کم آن ذمار۔۔۔ وہ نئی اسسٹنٹ؟"

ایلینا کو وہ لڑکی ابھی تک کھٹک رہی تھی۔۔۔۔

"اس کے بارے میں کیا۔۔؟"

شاہ ذمار نے سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔ بس۔۔۔ وہ عجیب سی لگی۔۔۔"

ایلینا نے اس کے تاثرات جانچتے کہا تھا۔۔۔

"ایسے کپڑے پہنے تھی جیسے کسی دیہات سے آئی ہو۔۔۔"

اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔ شاہ ذمار کا جبڑا سخت ہو گیا تھا۔۔۔

"اس کے کپڑوں سے تمہیں کیا؟ تمہیں جو پسند ہیں وہ پہننے کی اجازت دے تو رکھی ہے تمہیں۔۔۔"

اس نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ایلینا نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ وہ اتنا غصہ کیوں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ واحد ہی تو تھی اس کی زندگی میں۔۔۔ جس پر وہ غصہ نہیں کرتا تھا۔۔۔

"وہ میں تو بس۔۔۔"

ایلینا نے دھیرے سے کہا تھا۔۔۔ مگر وہ حیران تھی۔۔۔ اچھی خاصی حیران۔۔۔۔

"ایلینا۔۔۔ میرے اسٹاف کے بارے میں کوئی کمنٹ نہیں۔۔۔"

شاہ ذمار نے سختی سے کہا۔۔۔

ایلینا کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

"واؤ۔۔۔ اوکے۔۔۔"

وہ سعادت مندی کا مظاہرہ کرتے مان بھی تھی۔۔۔ شاہ ذمار کا دھیان پھر زرناب پر چلا گیا۔۔۔

وہ لڑکی۔۔۔

اکیلی۔۔۔

آفس میں۔۔۔

اسے کیسا لگ رہا ہو گا؟ اور اس نے خود کو جھٹکا دیا۔۔۔

یہ کیا سوچ رہا تھا وہ؟ اسے کیا فرق پڑتا تھا؟

مگر۔۔۔ فرق پڑ رہا تھا۔۔۔

اور یہ احساس اسے پریشان کر رہا تھا۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

زرناب آنسو پونچھ کر دوبارہ اپنے کام پر جھک گئی تھی۔۔۔

مگر اس کا دل بوجھل تھا۔۔۔ تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

"کم ان۔۔۔"

زرناب نے آہستہ سے کہا۔۔۔ یہ سوچتے ہوئے کہ شاید کوئی اسٹاف

ممبر ہو۔۔۔

دروازہ کھلا۔۔۔ ایک آدمی اندر آیا۔۔۔ یونیفارم میں۔۔۔

"جی؟"

زرناب نے پوچھا۔۔۔

"میم۔۔۔ میں کوریئر سروس سے آپ کے لیے ایک پارسل

ہے۔۔۔"

اس نے کہا۔۔۔

"میرے لیے؟"

زرناب نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"جی۔۔۔ مس زرناب۔۔۔"

اس نے ایک پیپر دکھایا۔۔۔

"مگر۔۔۔ میں نے تو کچھ آرڈر نہیں کیا۔۔۔"

زرناب نے کہا۔۔۔

"میم شاید کسی نے آپ کے لیے بھیجا ہو۔۔۔ یہ رہا۔۔۔"

اس نے ایک چھوٹا سا ڈبہ اس کی میز پر رکھا۔۔۔

"آپ یہاں سائن کر دیں۔۔۔"

زرناب نے حیرت سے ڈبے کو دیکھا۔۔۔ پھر کاغذ پر سائن کر دیے۔۔۔ آدمی چلا گیا۔۔۔ زرناب نے ڈبہ اٹھایا۔۔۔

اس پر کوئی نام نہیں تھا۔۔۔ صرف اس کا نام لکھا تھا۔۔۔

اس نے ڈبہ کھولا۔۔۔

اندر ایک خوبصورت سا باکس تھا۔۔۔ اور ایک چھوٹا سا کارڈ۔۔۔

کارڈ پر لکھا تھا۔۔۔

"ایک چھوٹا سا تحفہ۔۔۔ آج شام چھ بجے نیچے لابی میں ملیں۔۔۔ ضروری بات ہے۔۔۔"

زرناب کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

یہ کس کا تھا؟

اس نے باکس کھولا۔۔۔

اندر ایک خوبصورت سی چین تھی۔۔۔ سونے کی۔۔۔

زرناب نے فوراً باکس بند کر دیا۔۔۔

یہ کیا تھا؟

کس نے بھیجا تھا؟

اس کا دل کہہ رہا تھا کہ یہ ٹھیک نہیں۔۔۔

مگر۔۔۔

شام چھ بجے؟ کون ملنا چاہتا تھا اس سے؟

وہ تو یہاں کسی کو جانتی بھی نہیں تھی۔۔۔ اس نے کارڈ دوبارہ

پڑھا۔۔۔

"ضروری بات"۔۔۔

زرناب نے سوچا۔۔۔

شاید کوئی کام کی بات ہو۔۔۔

اس نے باکس میز کے دراز میں رکھ دیا۔۔۔ شام کے پانچ بج کر پچاس منٹ ہوئے تھے۔۔۔

شاہ زمار ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔۔۔

زرناب بے چین تھی۔۔۔

اس کا دل کہہ رہا تھا کہ نیچے نہیں جانا چاہیے۔۔۔ مگر۔۔۔

"ضروری بات"۔۔۔

شاید واقعی کوئی اہم بات ہو۔۔۔۔ اس نے گھڑی دیکھی۔۔۔

پانچ بج کر پچپن منٹ۔۔۔ اس نے ایک گہری سانس لی۔۔۔

اور اٹھ کر باہر نکل گئی۔۔۔

لفٹ میں اترتے ہوئے اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ مگر اب وہ واپس نہیں جا سکتی تھی۔۔۔

لفٹ نیچے رکی۔۔۔ زرناب نکل کر لابی میں آئی۔۔۔

وہاں کافی لوگ تھے۔۔۔ آتے جاتے۔۔۔ اس نے ادھر اُدھر دیکھا۔۔۔

کوئی نہیں تھا۔۔۔

تبھی۔۔۔ اس کا فون بجا۔۔۔ نمبر نامعلوم تھا۔۔۔

اس نے کال اٹینڈ کی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔؟"

"مس زرناب۔۔۔"

ایک آدمی کی آواز آئی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔"

زرناب نے کہا۔۔۔

"میں باہر پارکنگ میں ہوں۔۔۔ سفید وین کے پاس۔۔۔ پلیز یہاں آجائیں۔۔۔ یہاں بات کرنا زیادہ محفوظ ہے۔۔۔"

آدمی نے کہا۔۔۔

"مگر۔۔۔ آپ کون ہیں؟"

زرناب نے پوچھا۔۔۔

"میں بعد میں بتاتا ہوں۔۔۔ پلیز جلدی آئیں۔۔۔ یہ آپ کے اپنے لیے ضروری ہے۔۔۔"

فون کٹ گیا۔۔۔ زرناب کھڑی سوچتی رہی۔۔۔

اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

کچھ غلط تھا۔۔۔ بہت غلط۔۔۔

اسے واپس جانا چاہیے۔۔۔

مگر۔۔۔

"آپ کے اپنے لیے ضروری"۔۔۔ یہ کیا تھا؟ اس نے ایک نظر لابی میں دیکھا۔۔۔ پھر باہر کی طرف بڑھی۔۔۔

پارکنگ میں داخل ہوئی۔۔۔ وہاں کافی گاڑیاں کھڑی تھیں۔۔۔

اس نے ادھر اُدھر دیکھا۔۔۔ ڈور ایک سفید وین کھڑی تھی۔۔۔

زرناب اس کی طرف بڑھی۔۔۔ اس کے قدم کانپ رہے

تھے۔۔۔

جوں جوں وہ وین کے قریب پہنچ رہی تھی۔۔۔ اس کا دل تیزی سے

دھڑک رہا تھا۔۔۔

وین کے پاس پہنچی۔۔۔ تبھی اچانک۔۔۔ وین کا دروازہ کھلا۔۔۔

اور دو آدمی باہر کودے۔۔۔

زرناب چیخنے ہی والی تھی کہ ایک نے اس کا منہ بند کر دیا۔۔۔

"ششششش۔۔۔"

اسے مکمل طور پر دبوچ لیا گیا تھا۔۔۔

زرناب نے مزاحمت کی۔۔۔ خود کو چھڑوانے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔

مگر وہ طاقتور تھے۔۔۔ انہوں نے اسے اٹھایا اور وین میں دھکیل دیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔"

زرناب چیخی۔۔۔

مگر ایک نے اس کے منہ پر کلوروفارم بھرا کپڑا رکھ دیا۔۔۔

زرناب کی آنکھوں کے سامنے دھندلکا چھانے لگا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

اس نے بمشکل کہا۔۔۔

اور پھر۔۔۔

سب کچھ سیاہ ہو گیا۔۔۔۔

وین تیزی سے پارکنگ سے نکل کر سڑک پر آ گئی۔۔۔ اندر زرناب بے ہوش پڑی تھی۔۔۔ دونوں آدمی آگے بیٹھے تھے۔۔۔

"باس کو کال کرو۔۔۔"

ایک نے کہا تھا۔۔۔

دوسرے نے فون نکالا اور نمبر ملایا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

"سر کام ہو گیا۔۔۔ لڑکی ہمارے پاس ہے۔۔۔"

اس نے اطلاع دی تھی۔۔۔

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا۔۔۔

"جی سر۔۔۔ ہم اس جگہ پر لے جا رہے ہیں جو آپ نے بتائی تھی۔۔۔"

اس نے کہا۔۔۔ پھر فون کٹ گیا۔۔۔

وین تیزی سے شہر سے باہر کی طرف جا رہی تھی۔۔۔

△△△△△△△△△△△△△△△

شاہ زمار اپنی گاڑی میں آفس کی طرف آ رہا تھا۔۔۔

اس کا چہرہ سخت تھا۔۔۔ ایلینا بہت ضدی تھی۔۔۔ وہ ایسے ہی اس سے اپنی ضد منوا لیتی تھی۔۔۔

اوپر سے وہ اپنی کیفیت پر زچ تھا۔۔۔ اس کا دھیان مسلسل زرناب پر جا رہا تھا۔۔۔

وہ لڑکی۔۔۔ کیسی ہو گی؟ ٹھیک تو ہو گی؟

اس نے گھڑی دیکھی چھ بج کر بیس منٹ تھے۔۔۔۔

"تیز چلاؤ۔۔۔"

اس نے ڈرائیور سے کہا۔۔۔ دس منٹ بعد وہ آفس پہنچا۔۔۔

لفٹ میں چڑھا۔۔۔ اپنے آفس کا دروازہ کھولا۔۔۔

وہ اندر نہیں تھی۔۔۔۔ زرناب کی میز پر کوئی نہیں تھا۔۔۔

اس نے غصے سے پیشانی مسلی تھی۔۔۔۔

"زرناب۔۔۔"

اس نے پکارا تھا۔۔۔ پہلی بار اس لڑکی کا نام ایسے پکارا تھا۔۔۔

کوئی جواب نہیں۔۔ اس نے واش روم چیک کیا۔۔ وہ بھی خالی تھا۔۔۔

"زرناب۔۔۔"

اس نے پھر پکارا۔۔ اب اس کی آواز میں وحشت ناکی تھی۔۔۔

وہ باہر نکلا۔۔

ایک اسٹاف ممبر کو دیکھا۔۔۔

"تم نے مس زرناب کو دیکھا؟"

اس نے پوچھا۔۔۔

"نہیں سر۔۔۔ تقریباً آدھا گھنٹہ ہوا نہیں دیکھا۔۔۔"

اس نے جواب دیا تھا۔۔۔ شاہ زمار کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔ یہ آفس اتنا بڑا تھا۔۔۔ اور اتنے سارے لوگوں پر مشتمل تھا کہ اسے یہاں ڈھونڈ پانا مشکل تھا۔۔۔

اس نے اسے کہا تھا یہیں رہنے کو۔۔۔ تو وہ کہاں گئی تھی؟

اس نے جلدی سے اپنا فون نکالا۔۔۔

زرناب کا نمبر ملایا۔۔۔ فون بج رہا تھا۔۔۔ گر کوئی نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔

وہ لڑکی یہاں کسی کو نہیں جانتی تھی۔۔ پھر ایسے کہاں جاسکتی تھی۔۔۔

کچھ غلط ہوا تھا۔۔۔ بہت غلط۔۔۔

اس نے سیکیورٹی کو فون کیا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ میں شاہ ذمار بول رہا ہوں۔۔۔ میری اسسٹنٹ زرناب۔۔۔ اسے ڈھونڈو۔۔۔ ابھی۔۔۔"

اس کی آواز میں بے چینی تھی۔۔۔۔

"اور سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کرو۔۔۔ فوراً۔۔۔"

اس نے حکم دیا۔۔۔

پھر اس نے دوبارہ زرناب کا نمبر ملایا۔۔۔

پھر بند ہو گیا۔۔۔

شاہ ذمار کی مٹھیاں بھینچ گئیں۔۔۔

اس کی آنکھوں میں خوف۔۔۔ غصہ۔۔۔ اور کچھ اور تھا۔۔۔ شاید ہار جانے کا خوف۔۔۔۔ وہ ہارنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

"کہاں گئی ہو تم۔۔۔۔ یہ کیا کیا تم نے۔۔۔ ہر بار کیوں نادانی کر جاتی ہو۔۔۔۔"

اس نے آہستہ سے تھا۔۔۔ جبڑا سختی سے تنا ہوا تھا۔۔۔

پانچ منٹ بعد سیکیورٹی کا فون آیا تھا۔۔

"سر۔۔۔ ہم نے سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کی ہے۔۔۔"

"کیا ملا؟"

شاہ زمار نے تیزی سے پوچھا۔۔

"سر۔۔۔ مس زرناب کو پارکنگ میں دو آدمیوں نے ایک سفید وین میں ڈالا۔۔۔ اور۔۔۔"

شاہ زمار کا خون سرد ہو گیا۔۔

شاہ ذمار کی آنکھوں میں ایسا غصہ آیا کہ اگر وہ شخص سامنے ہوتا تو اسے پھاڑ کر رکھ دیتا۔۔۔

"اور کیا؟"

اس کی آواز میں غصہ تھا۔۔۔ خوفناک غصہ۔۔۔

"سروین شہر سے باہر کی طرف جارہی تھی۔۔۔ ہم نے نمبر پلیٹ نوٹ کی ہے۔۔۔"

سیکیورٹی نے کہا۔۔۔

"فوٹیج میرے فون پر بھیجو۔۔۔ ابھی۔۔۔"

شاہ ذمار نے حکم دیا۔۔۔

اس نے فوری ایک اور نمبر ملایا۔۔۔

"سمیر۔۔۔"

اس نے سیکورٹی آفیسر کو کال کی تھی۔۔۔

"جی سر۔۔۔"

دوسری طرف سے فوراً جواب آیا تھا۔۔۔۔

"میری اسسٹنٹ کو کسی نے اغوا کر لیا ہے۔۔۔ میں تمہیں وین کی تفصیلات بھیج رہا ہوں۔۔۔ اس وین کو ٹریک کرو۔۔۔ ابھی۔۔۔"

شاہ ذمار کی آواز میں ایسی سختی تھی کہ سمیر سہم گیا۔۔۔

"جی سر۔۔۔ دس منٹ میں۔۔۔"

سمیر نے کہا۔۔۔

شاہ ذمار نے فون کاٹا۔۔۔

اس کا پورا جسم غصے سے کانپ رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آگ تھی۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ یہ گھٹیا حرکت کو کی جانب سے کی گئی تھی۔۔۔ مگر ابھی وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

اس نے مٹھیاں بھینچیں۔۔۔ اگر اس لڑکی کو نقصان پہنچا تو وہ اس شخص کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔۔۔

اس نے لفٹ میں جا کر نیچے پارکنگ کا بٹن دبایا تھا۔۔۔

اسکی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔ بے انتہا سرخ۔۔۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ یہ غلطی اتنی بھاری پڑے گی اس پر۔۔۔

پانچ منٹ بعد سمیر کا فون آیا تھا۔۔۔۔

شاہ زمار نے فوری اٹھایا۔۔۔

"سر۔۔۔ میں نے وین کو ٹریک کر لیا ہے۔۔۔"

"کہاں ہے؟ کہاں ہے وہ؟"

شاہ زمار چیخا۔۔۔

اس کی آواز میں ایسی بے چینی تھی کہ سمیر سہم گیا۔۔۔

"سر وہ شہر سے باہر۔۔۔ ایسٹ ساؤتھ کی طرف جا رہی ہے۔۔۔

ایک پرانے ویئرہاؤس ایریا میں۔۔۔"

سمیر نے کہا۔۔۔

"ایڈریس بھیجو۔۔۔ ابھی۔۔۔ اور پولیس کو انفارم کرو۔۔۔

فوری۔۔۔"

شاہ زمار نے حکم دیا۔۔۔

"جی سر۔۔۔ مگر سر آپ ان کا انتظار۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ میں انتظار نہیں کر سکتا۔۔۔ اگر اسے کچھ ہوا تو۔۔۔"

اس کی آواز دہشت زدہ کر دینے والی تھی۔۔ شاہ زمار اپنی گاڑی میں بیٹھا۔۔۔

اس نے خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔

اور گاڑی کو اتنی تیزی سے نکالا کہ ٹائر چیخ اٹھے۔۔۔

اس کا پورا جسم تن گیا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت تھا۔۔۔

مگر آنکھوں میں۔۔ آنکھوں میں خوف تھا۔۔۔

ایسا خوف جو اس نے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔

شاید یہ ہار جانے کا خوف تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

زرناب کی آنکھیں آہستہ آہستہ کھلیں۔۔ اس کا سر بہت درد کر رہا تھا۔۔۔ پوری دنیا گھوم رہی تھی۔۔۔

اس نے ادھر اُدھر دیکھا۔۔۔ وہ ایک پرانے کمرے میں تھی۔۔۔

ٹوٹی ہوئی دیواریں۔۔۔ کوئی کھڑکی نہیں۔۔۔

صرف ایک بلب جل رہا تھا جو کبھی تیز کبھی ہلکا ہو تا تھا۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھ ہلانے کی کوشش کی۔۔۔ مگر وہ بندھے ہوئے تھے کرسی سے۔۔۔

رسی اتنی سخت بندھی تھی کہ اس کی کلائیوں میں درد ہو رہا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔۔۔ مم میں نے کسی پر اعتبار کرنے کی غلطی کیسے کر دی۔۔۔ یہ یہ کون لوگ ہیں۔۔۔۔"

اس نے کانپتی سسکتی آواز میں کہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں خوف بھر گیا۔۔۔

اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

"مدد۔۔۔ کوئی ہے۔۔۔ پلیز۔۔۔"

اس نے پکارا۔۔۔ س کی آواز بھیگ رہی تھی۔۔۔ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

"اللہ جی۔۔۔ مجھے بچالیں۔۔۔۔ نجانے یہ کون لوگ ہیں۔۔۔ مجھ سے کیا دشمنی ہے ان کی۔۔۔"

وہ رونے لگی۔۔۔ تھی دروازہ کھلا۔۔۔ ھی دو آدمی اندر آئے۔۔۔

"اوہ۔۔۔ بیگم صاحبہ اٹھ گئیں۔۔۔"

ایک نے طنز سے کیا تھا۔۔۔ اور سر سے پیر تک اسے عجیب نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"ممجھے۔۔۔ مجھے چھوڑ دو۔۔۔ پلیز۔۔۔"

زرناب نے گڑگڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اس کے آنسو تیزی سے بہہ رہے تھے۔۔۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ پلیز مجھے جانے دو۔۔۔"

اس کی آواز ٹوٹ رہی تھی۔۔۔

"ارے ارے۔۔۔ اتنی جلدی؟"

دوسرا بولا۔۔۔

"ابھی تو باس آئیں گے۔۔۔ وہ ملنا چاہتے ہیں آپ سے۔۔۔"

"کون۔۔۔ کون باس؟ میں کسی کو نہیں جانتی۔۔۔"

زرناب نے پوچھا۔۔۔ اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔۔۔

"وہ خود بتادیں گے۔۔۔"

ایک نے کہا اور دونوں باہر نکل گئے۔۔۔

دروازہ بند ہوا۔۔۔

زرناب زور زور سے رونے لگی۔۔۔

"اللہ۔۔۔ میں نے کیا کیا؟ مجھے کیوں سزا دے رہے ہیں؟"

اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"امی۔۔۔ ابو۔۔۔"

اس کا گلا بھر آیا۔۔۔ اسے اپنے گھر کی یاد آئی۔۔۔ اپنی ماں کی یاد۔۔۔

اور پھر۔۔۔ شاہ زمار خانزادہ کی یاد آئی تھی۔۔۔۔

وہ سخت شخص۔۔۔

جو کبھی اس سے اچھے سے بات تک نہیں کرتا تھا۔۔۔

مگر۔۔۔ اس وقت اسی کی یاد آرہی تھی۔۔۔ اس کی بات نہ مان کر یہ کہاں پھنس گئی تھی وہ۔۔۔۔

"کاش آپ یہاں ہوتے۔۔۔"

اس نے آہستہ سے کہا۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی۔۔۔ مگر رسی بہت مضبوط تھی۔۔۔ اس کی کلائیوں سے خون نکلنے لگا۔۔۔

مگر اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔ وہ بس بچنا چاہتی تھی۔۔۔ یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔۔۔

اپنی عزت بچانا چاہتی تھی۔۔۔۔

شاہ ذمار کی گاڑی تیزی سے سڑک پر بھاگ رہی تھی۔۔۔

اس نے جی پی ایس دیکھا۔۔۔ ابھی دس منٹ کی دوری تھی۔۔۔

دس منٹ۔۔۔

کتنے لمبے۔۔۔

اس کا دل کہہ رہا تھا کہ زیادہ تیز چلائے۔۔۔ مگر سڑک پر دوسری گاڑیاں بھی تھیں۔۔۔ اس نے سمیر کو فون کیا تھا۔۔

"پولیس کہاں ہے؟"

اس کی آواز میں بے چینی تھی۔۔۔

"سر وہ راستے میں ہیں۔۔۔ پانچ منٹ میں پہنچ جائیں گے۔۔۔"

سمیر نے کہا تھا۔۔۔

"میں پہلے پہنچ رہا ہوں۔۔۔"

شاہ زمار نے کہا اور فون کاٹ دیا تھا۔۔۔

وہ جلد از جلد وہاں پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔ ہر لمحہ۔۔۔ ہر سیکنڈ قیمتی تھا۔۔۔

وہ معصوم لڑکی۔۔۔ اتنے خوف میں ہو گی۔۔۔ روتی ہو گی۔۔۔

اور ساتھ ہی غصہ۔۔۔

ایسا غصہ جو اس نے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔

اس نے سٹیرنگ اتنی سختی سے پکڑا کہ انگلیوں کے پور سفید ہو گئے تھے۔۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

تیز رفتاری سے ڈرائیونگ کرتا وہ ایک پرانے علاقے میں پہنچا تھا۔۔۔ کئی پرانے گوداموں والا علاقہ۔۔۔

سنسان۔۔۔ اندھیرا۔۔۔ اس نے گاڑی ایک طرف روکی۔۔ اور باہر نکلا۔۔۔ سامنے ایک بڑا سا گودام تھا۔۔۔ اس کے باہر وہی سفید وین کھڑی تھی۔۔۔

شاہ زمار کی آنکھیں سکڑیں۔۔۔ اس کے پورے جسم میں غصہ دوڑ گیا۔۔۔ اس نے اپنی جیب سے فون نکالا۔۔۔ پولیس کو پیغام بھیجا۔۔۔ پھر آہستہ سے گودام کی طرف بڑھا۔۔۔

دروازہ آدھا کھلا تھا۔۔۔ اس نے اندر جھانکا۔۔۔ دو آدمی باہر بیٹھے سگریٹ پی رہے تھے۔۔۔۔ شاہ زمار نے ایک گہری سانس لی۔۔۔ اس کا پورا جسم تناؤ میں تھا۔۔۔

پھر اندر داخل ہوا۔۔۔

اس نے زمین سے ایک لوہے کی سلاخ اٹھائی۔۔۔ اور آہستہ قدموں سے ان کی طرف بڑھا۔۔۔ ایک آدمی نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

"ارے یہ کو۔۔۔"

اس کی بات ادھوری رہ گئی۔۔۔

شاہ زمار نے اسے اتنی زور سے مارا کہ وہ وہیں گر گیا۔۔۔

دوسرا اٹھا۔۔۔

"تم۔۔۔"

اس نے چھری نکالی۔۔۔ مگر شاہ زمار نے اس کی چھری گرادی۔۔۔

اور اس پر بھی وار کیا تھا۔۔ دونوں زمین پر پڑے کراہ رہے تھے۔۔۔ شاہ زمار کی سانسیں تیز تھیں۔۔۔

اس نے سلاخ پھینکی۔۔۔ اور اندر کی طرف بڑھا۔۔۔

"زرناب۔۔۔"

اس نے آہستہ سے پکارا۔۔۔ اس کی آواز میں فکر نمایاں تھی۔۔۔

اندر سے ایک کمزور سی آواز آئی۔۔۔

"یہاں۔۔۔ میں یہاں ہوں۔۔۔ پلیز۔۔۔ بچاؤ۔۔۔"

زرناب کی آواز تھی۔۔۔

ٹوٹی ہوئی۔۔۔ خوفزدہ۔۔۔

شاہ زمار کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔ اس نے آواز کی سمت دیکھا۔۔۔ ایک کمرہ تھا۔۔۔

اس نے دروازہ کھولا اور جلدی سے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

زرناب کسی سے بندھی تھی۔۔۔ اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر۔۔۔ آنکھیں سوجی ہوئی۔۔۔ بال بکھرے ہوئے۔۔۔

کلائیوں سے خون نکل رہا تھا۔۔۔ شاہ ذمار وہیں پتھر کا ہوا تھا۔۔۔

اس نے اپنی مٹھیاں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔۔

"زرناب۔۔۔"

زرناب نے اسے دیکھا۔۔۔ اور زور سے رونے لگی۔۔۔

"شش۔۔۔ کچھ نہیں ہوا۔۔۔ میں یہاں ہوں۔۔۔ اب تم ٹھیک ہو۔۔۔"

اس نے کہا۔۔۔ اس کی آواز میں ایسی نرمی تھی۔۔۔ جو زرناب نے کبھی نہیں سنی تھی۔۔۔

اس نے جلدی سے رسیاں کھولنی شروع کیں۔۔

"زرناب۔۔۔بس۔۔۔بس ایک منٹ۔۔۔"

اس کو خوفزدہ دیکھ اس نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔وہ بری طرح سے سہمی ہوئی تھی۔۔شاہ زمار نے جلدی سے اس کی رسیاں کھولی تھیں۔۔

اس کی کلائیوں خون آلود تھیں۔۔۔ہاتھ آزاد ہوتے ہی وہ تیزی سے اس کے سینے سے جالگی تھی۔۔۔

اتنی سختی سے کہ شاہ زمار کو سنبھلنا پڑا تھا۔۔۔اس کا نرم وگداز نازک وجود شاہ زمار کی مضبوط بانہوں میں مقید ہو گیا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔ میں بہت ڈر گئی تھی۔۔۔ بہت ڈر گئی تھی۔۔۔"

وہ رو رہی تھی۔۔ اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔۔۔ وہ اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔۔۔

وہ بری طرح سے لرز رہی تھی۔۔۔ جبکہ دوسری جانب شاہ زمار اس قربت پر اپنی جگہ پتھر کا ہو چکا تھا۔۔۔

اس کے اعصاب جھنجھنا اٹھے تھے۔۔۔ وہ اس لڑکی سے اس بات کی توقع نہیں کر رہا تھا۔۔۔

مگر اس وقت وہ اتنی ڈری ہوئی تھی۔۔۔ اس جگہ پر اس کا اپنا وہی تھا۔۔۔

کچھ سوچتے شاہ زمار نے آہستہ سے اپنے ہاتھ اس کی نازک کمر پر رکھ دیئے تھے۔۔۔ اس کے پہلو پر ہلکا سا جھٹکا دیتے اسے اپنے قریب کھینچا تھا۔۔

یہ نرم گرم سا لمس اس شخص کے دل پر عجیب سا احساس طاری کر گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں سلگ اٹھی تھیں۔۔۔ اس کی مضبوط انگلیاں زرناب کی نازک کمر پر تھیں۔۔۔ مگر وہ لڑکی اس وقت اتنی سہمی ہوئی تھی کہ اسے اس قربت کا احساس ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔

مگر شاہ زمار خانزادہ اس وقت مکمل ہوش و حواس میں تھا۔۔۔ اور

اس سب کا گہرا اثر ہو رہا تھا اس پر۔۔۔

اس کی کنپٹی کی رگیں تن گئی تھیں۔۔۔

اس نے زرناب کو دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ نہیں ہوئی تھی۔۔۔

وہ معصوم بچے کی طرح اس کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔ اب تم ٹھیک ہو۔۔۔ میں یہاں ہوں۔۔۔"

اس کی بھاری آواز زرناب کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

اس کی آواز میں اب بھی نرمی تھی۔۔۔

"کوئی تمہیں نہیں چھو سکتا۔۔۔ میں ہوں نا۔۔۔"

زرناب کو ساتھ لگائے وہ آٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اس کی آواز میں عجیب سی کیفیت تھی۔۔۔ وہ خود بھی اپنی اس کیفیت سے گھبرا گیا تھا۔۔۔

اس نے زرناب کو تھوڑا پیچھے کیا تھا۔۔۔۔ اور اس کا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔

سرخ۔۔۔ سوجا ہوا۔۔۔ آنسوؤں سے بھرا۔۔۔ مگر پھر بھی اتنا خوبصورت۔۔۔ کہ نگاہیں ٹھہر جائیں۔۔۔۔

ان مسلسل بہتے آنسوؤں کو دیکھ اس نے اپنے انگوٹھے سے اس کے آنسو پونچھے تھے۔۔۔ اس معصوم چہرے کی گداز یت پوروں پر ٹھہر گئی تھی۔۔۔۔

"رونا بند کرو۔۔۔"

اس نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔

"اب تم محفوظ ہو۔۔۔"

زرناب نے اسے دیکھا۔۔ اس کی آنکھوں میں۔۔۔

اس کی آنکھوں میں فکر تھی۔۔۔۔ زرناب کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

اس کے حواس آہستہ آہستہ لوٹ رہے تھے۔۔۔۔

تبھی باہر سے شور آیا۔۔۔ پولیس پہنچ چکی تھی۔۔۔

شاہ ذمار نے آہستہ سے زرناب کو اپنے حصار میں لیا تھا۔۔ اسے فکر ہوئی تھی اس لڑکی کی۔۔۔

"چلو۔۔۔۔۔"

اس نے اسے ساتھ باہر آنے کو کہا تھا۔۔۔ زرناب نے سر ہلایا۔۔۔

مگر جب اس نے چلنا چاہا۔۔۔ اس کے پاؤں کانپ رہے تھے۔۔۔ وہ گرنے لگی تھی۔۔۔ شاہ ذمار نے فوری اسے تھام لیا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔ میرے پاؤں۔۔۔"

زرناب نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اسے جس جگہ رکھا گیا تھا۔۔۔ وہاں زمین لوہے کی تھی۔۔۔ وہ کافی گرم تھی۔۔۔ کہ زرناب کو اب پیروں میں جلن ہونے لگی تھی۔۔۔ اس سے چلا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

شاہ ذمار نے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا تھا۔۔۔ اس نے زرناب کو

اپنی بانہوں میں اٹھالیا تھا۔۔۔۔

زرناب کا دل بہت زور و شور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔ اس شخص کا

چہرا زرناب کے بہت قریب تھا۔۔۔۔۔۔۔ اس کی گرم

سانسیں۔۔۔۔ زرناب کا چہرا جھلسا رہی تھیں۔۔۔

وہ شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اس شخص کی ایک نگاہ اس کی

حالت غیر کر دیتی تھی۔۔۔ اور اس وقت تو وہ اس کے بے انتہا

قریب۔۔۔ اسے بانہوں میں سمیٹے ہوئے تھا۔۔۔

وہ مغرور اور سخت گیر شخص اس کے لیے فکر مند تھا۔۔۔ اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔ مجھے چھوڑ دیں۔۔۔ میں چل سکتی ہوں۔۔۔"

اس نے کانپتی آواز میں کہا تھا۔۔۔ مگر جیسے ہی نگاہیں اس شخص کی بے انتہا سرخ نگاہوں سے ملیں۔۔۔ اس کا دل دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"خاموش۔۔۔"

شاہ ذمار نے سختی سے کہا تھا۔۔۔ مگر اس کی باہوں میں نرمی تھی۔۔۔

زرناب کو اٹھائے وہ باہر لے کر آیا تھا پولیس نے دونوں آدمیوں کو گرفتار کر لیا تھا۔۔۔

"مسٹر خانزادہ۔۔۔"

ایک افسر اس کے قریب آیا تھا۔۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"

"ہاں۔۔۔"

شاہ زمار نے سر ہلاتے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

"اور یہ لیڈی؟"

افسر نے زرناب کی طرف دیکھتے سوالیہ نگاہوں سے پوچھا تھا۔۔۔

زمار نے نگاہیں جھکا کر اس کو تکا تھا۔۔۔

اس کی نگاہوں کا انداز بہت عجیب سا تھا۔۔۔ زرناب کا دل دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

وہ ابھی تک اس کی انتہائی قریب اس کی بانہوں میں تھی۔۔۔ اس کا سر شاہ زمار خانزادہ کے چوڑے سینے پر تھا۔۔۔

"یہ میری۔۔۔"

شاہ زمار کا تھا۔۔۔ اس کے دل میں ایک عجیب سا انجانہ احساس جاگا تھا۔۔۔

"میری بیوی ہے۔۔۔"

اس نے پہلی بار کسی کو زرناب کا یہ تعارف کروایا تھا۔۔۔

اور یہ لفظ۔۔۔

"بیوی"۔۔۔

اس کے منہ سے نکلتے ہی۔۔۔ اس کے دل میں کچھ ہوا۔۔۔

زرناب نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

شاہ زمار کا چہرہ ابھی بھی سخت تھا۔۔۔ مگر اس کی آنکھوں میں کچھ تھا۔۔۔ کچھ جو زرناب نہیں سمجھ پائی۔۔۔

لیکن اس کا دل۔۔۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

شاہ زمار نے زرناب کو اپنی گاڑی تک پہنچایا۔۔ اور آہستہ سے اسے سیٹ پر بٹھایا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ ابھی بھی زرناب کو تھامے ہوئے تھے۔۔۔

جیسے چھوڑنا نہیں چاہتا ہو۔۔۔

"تم۔۔۔ تم ٹھیک ہو؟"

اس نے پوچھا۔۔۔ اس کی آواز میں فکر تھی۔۔۔

"جی۔۔۔"

زرناب نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔۔ باقی خوف تو ختم ہو چکا تھا۔۔۔ لیکن اس شخص کا خوف بڑھنے لگا تھا۔۔

کیا اس شخص کو اس سے ہمدردی ہو رہی تھی۔۔ یا یہ کوئی اور احساس تھا۔۔۔۔

اس کا پورا جسم ابھی بھی کانپ رہا تھا۔۔۔

شاہ ذمار نے اپنا کوٹ اتارا۔۔ اور زرناب کے کندھوں پر ڈال دیا۔۔۔ اس شخص کی دلفریب مہک نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔

زرناب کا دل بہت زور و شور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

اس کا چہرہ ابھی بھی پیلا تھا۔۔۔ آنکھوں میں خوف کے نشانات۔۔۔ شاہ ذمار کی نگاہ بار بار اس پر جا رہی تھی۔۔۔

جب بھی وہ اسے دیکھتا تھا۔۔۔

زرناب کی گھبراہٹ بڑھ جاتی تھی۔۔۔ وہ کچھ دیر پولیس والوں سے کوئی بات کرتا رہا تھا۔۔ اس کے چہرے کے نقوش اِنتہائی خطرناک تھے۔۔

وہ ان سے کوئی بحث کر رہا تھا۔۔۔ پھر واپس آ گیا تھا۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟

اس نے زرناب سے پوچھا تھا۔۔۔ جس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"تم باہر کیوں گئی۔۔۔۔؟؟"

اب کی بار لہجے کی نرمی مفقود تھی۔۔۔۔ انتہائی سرد اور کھردرا لہجہ تھا۔۔۔۔ زرناب کو اسی بات کا خوف تھا۔۔

باقی سارے خوف زائل ہو چکے تھے۔۔۔ بس اب اس شخص کا خوف باقی تھا۔۔

جو سب سے بڑھ کر تھا۔۔۔۔۔

"مم میں۔۔۔۔ مجھے۔۔ فون۔۔۔۔"

اس کی آواز کانپ گئی تھی۔۔۔

"کوئی بھی تمہیں فون کر کے بلائے گا اور تم وہاں چلی جاؤ گی۔۔۔۔"

وہ کافی غصے میں تھا۔۔۔ زرناب کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ اس کی حالت دیکھ وہ لب بھینچ گیا تھا۔۔۔

اس نے دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی۔۔ ورنہ اس وقت اسے اس لڑکی کی اس بے وقوفی پر بے انتہا غصہ آ رہا تھا۔۔۔

وہ خود سے ان کے پاس گئی تھی۔۔۔۔ وہ گھر پہنچے تھے۔۔۔ زرناب اس سے خوفزدہ تھی۔۔۔ وہ اس وقت بس اپنے کمرے میں جانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر اس شخص کی بھاری آواز زرناب کے قدم وہیں روک گئی تھی۔۔۔۔

"یہیں رکو۔۔۔۔"

زرناب مزید آگے نہیں بڑھ سکتی تھی۔۔۔۔

"فرسٹ ایڈ باکس لاؤ۔۔۔"

شاہ زمار نے روزی کو حکم جاری کیا تھا۔۔۔

"جی سر۔۔۔"

روزی جلدی سے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

اس نے ہولے سے کہا تھا۔۔۔ شاہ زمار نے زرناب کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"بیٹھو۔۔۔"

سختی سے کہا گیا تھا۔۔۔ جیسے اگر وہ نہ بیٹھتی تو اس شخص نے اسے پکڑ کر خود ہی بیٹھا دینا تھا۔۔۔۔۔

زرناب صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

روزی فرسٹ ایڈ باکس لے آئی۔۔۔ جسے شاہ زمار نے تھام لیا تھا۔۔۔

"تم جاؤ۔۔۔"

اس نے روزی سے کہا۔۔۔

"جی سر۔۔۔"

روزی چلی گئی۔۔۔

شاہ ذمار زرناب کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔ تنہائی کے احساس سے اس کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

اس شخص کی شخصیت بہت طاقتور تھی۔۔۔ وہ اس کے بالکل سامنے بیٹھا تھا۔۔۔ زرناب کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔۔۔

"ہاتھ دو۔۔۔"

اس نے دھیرے سے کہا تھا۔۔۔

زرناب نے بمشکل اپنا کانپتا ہوا ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔ جسے وہ ہاتھ بڑھا کر خود ہی تھام گیا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے آہستہ سے اس کی کلائیں پکڑی تھیں۔۔۔۔۔

اور زخموں کو دیکھا۔۔ اس کا جبڑا سخت ہو گیا۔۔۔ نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کتنا درد ہو رہا ہے ؟"

اس کی ملائم کلائی کو تھامے اس شخص نے زرناب کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔۔۔ اور اس کا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا۔۔۔۔

چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔ اس احساس کے ساتھ کے کیا اس شخص کو اس کی فکر تھی۔۔۔

اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

"بس۔۔۔ بس تھوڑا سا۔۔۔"

زرناب نے ہولے سے کہا تھا۔۔۔ اسے بہت زیادہ درد تھا۔۔۔۔

شاہ زمار نے انٹی سیپٹک نکالا تھا۔۔۔

"ذرا لگے گا۔۔۔"

اس کی بہتی درد بھری آنکھوں میں دیکھتے اس شخص نے کہا تھا۔۔۔

اور آہستہ سے زخموں پر لگانا شروع کیا۔۔

زرناب نے درد سے سسکی لی۔۔۔

"بس۔۔۔بس ایک منٹ۔۔۔"

شاہ ذمار نے کہا تھا۔۔۔ نجانے کیوں مگر اس نازک سی لڑکی کی تکلیف اس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔۔

اس کے ہاتھ اتنے نرم تھے۔۔۔

اتنے آہستہ۔۔۔

جیسے وہ کوئی نازک چیز سنبھال رہا ہو۔۔۔ یہ محسوس کرتے زرناب کا دل دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

پھر اس نے پٹی باندھی تھی۔۔۔

"ہو گیا۔۔۔"

اس کے بھیگے چہرے کی جانب دیکھتے اس نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔

مگر اس نے زرناب کے ہاتھ نہیں چھوڑے تھے۔۔۔

وہ انہیں اپنے ہاتھوں میں تھامے رہا۔۔۔

زرناب نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور اپنے ہاتھ کھینچنے چاہے تھے۔۔۔۔

جب اسی لمحے مقابل نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے ایک جھٹکا دیا تھا۔۔۔

وہ سیدھی اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔۔

اس کا دل اتنے زور سے دھڑکا تھا جیسے ابھی باہر آن گرے گا۔۔۔

اس شخص کے چہرے کے تاثرات انتہائی بگڑے ہوئے تھے۔۔۔

وہ اس کے قریب تھا۔۔۔ اس کی گرم سانسیں زرناب کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔

"یہ لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں میں۔۔ اگر آئندہ ایسی کوئی غلطی ہوئی۔۔۔ باقی سب سے تو میں تمہیں بچالوں گا۔۔۔ مگر مجھ سے بچانے والا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں گاڑھتے انتہائی سفاکی سے بولا تھا۔۔

اس کا مضبوط ہاتھ زرناب کی کمر کے گرد انتہائی سختی سے بندھا تھا۔۔۔

زرناب کو اس لمحے میں اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اس شخص کی گرم سانسیں زرناب کی سانسوں سے ٹکرا رہی تھیں۔۔

آنکھوں میں واضح وارننگ تھی۔۔۔ کچھ دیر پہلے والی نرمی اور گدازیت ختم ہو چکی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں غصہ تھا۔ شدید غصہ۔۔۔ وہ اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا اٹھا تھا اور وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ زرناب کتنی ہی دیر ساکت سی وہاں بیٹھی رہی تھی۔۔۔ اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

چہرے کی رنگت بے انتہا سرخ تھی۔۔۔۔ روزی نے اسے روم میں لے جانے میں مدد کی تھی۔۔ اس کی کلائیوں میں بہت درد تھا۔۔۔ بنا لباس تبدیل کیے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

وہ اس وقت بہت عجیب سے احساسات کا شکار تھی۔۔۔ وہ کون لوگ تھے۔۔۔ کیوں اغوا کیا تھا اسے۔۔۔ کون تھا ان کا باس۔۔۔ چاہتے کیا تھے اس سے۔۔۔

وہ تو یہاں کسی کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔۔ اسے تو شاہ زمار خانزادہ کے گھر والوں کی بھی خبر نہیں تھی۔۔۔

آخر وہ کون تھا جس نے اسے ٹریپ کر کے اغوا کیا تھا۔۔ وہ بار بار اس بارے میں سوچتی خود میں مبتلا ہو رہی تھی۔۔۔ اگر دوبارہ ایسا ہوا تو۔۔۔ یہ سوچ کر ہی اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے کہ

اگر وہ وقت پر پہنچ کر اسے محفوظ نہ کرتا۔۔۔ تو وہ لوگ اس کے ساتھ کیا کرتے۔۔۔

وہ جب اس کے پاس آیا تھا تو اسے کافی پریشان لگا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں کی سرخی زرناب کو ابھی بھی یاد تھی۔۔۔ دل عجیب سی کیفیت میں گھر گیا تھا۔۔۔

کیا وہ اس کے لیے اہم تھی۔۔۔؟؟؟

یہ خیال دل کو بری طرح سے دھڑکا گیا تھا۔۔۔ اس کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔ تکیے پر سر رکھتے اس نے سونے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔

وہ لمحے بار بار آنکھوں کے سامنے آتے تھے۔۔۔ جب وہ اس کی رسیاں کھولنے کے لیے اس کے قدموں میں آن بیٹھا تھا۔۔۔ اور پھر اسے اپنی بانہوں میں اٹھالیا تھا۔۔۔ زرناب کے وجود کا ہر حصہ جیسے سلگ اٹھا تھا۔۔۔

اس نے بے چینی سے کروٹ بدلی تھی۔۔۔ وہ اس شخص کا خیال اپنے دماغ سے جھٹکنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ پھر سے اس کے سامنے آجاتا تھا۔۔۔

"مغرور، اکھڑ، مشینی انسان۔۔۔ اگر میری ضرورت نہیں ہے تو واپس بھیج دو۔۔۔ کیوں باندھ کر رکھا ہوا ہے اپنے ساتھ۔۔۔"

وہ زچ ہوتے بولی تھی۔۔۔ جب اسی لمحے تکیے کے نیچے رکھا اس کا موبائل بجنے لگا تھا۔۔ یہ ساری چیزیں پولیس نے ان لوگوں سے برآمد کرلی تھیں۔۔۔

اس نے جلدی سے کال اٹینڈ کی تھی۔۔ تسکین بیگم کی آواز سنتے اس کی آنکھوں میں پھر سے آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔

"کیسی ہے میری بچی۔۔؟؟"

ان کی آواز بھی بھیگ گئی تھی۔۔۔ ان کے ساتھ ساتھ اس نے سب سے بات کی تھی۔۔

اس کے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔

"چچی زرناب کو میری طرف سے انوایٹ کیجیئے گا۔۔۔ میری شادی پر وہ اپنے شوہر کے ساتھ لازمی آئے گی۔۔۔ ویسے بھی اتنا امیر ہے اس کا شوہر۔۔۔ اس کے لیے لندن سے پاکستان آنا کونسا مشکل ہو گا۔۔۔"

اسے سپیکر پر ہمایوں کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔ جو اس کے گھر والوں کو اپنی شادی کا کارڈ دینے آیا تھا۔۔۔۔

اس کی بات پر زرناب ہونٹ بھینچ گئی تھی۔۔۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ سماعتوں میں اس کے کہے الفاظ ٹکرائے تھے۔۔۔

"اور تم کبھی خوش نہ رہو۔۔۔ زندگی بھر محبت کو ترسو۔۔۔ کبھی محبت اور سکون نصیب نہ ہو تمہیں زرناب زمان۔۔۔ میری محبت کو دھتکارا ہے تم نے۔۔۔

میرا دل توڑا ہے تم نے۔۔۔۔ میری بددعا ہے ساری زندگی تم محبت کو ترسو گی۔۔ تم میری محبت کے قابل ہی نہیں تھی۔۔۔ تم مخلص اور ایماندار شخص ڈیزرو ہی نہیں کرتی۔۔۔

میری بددعا ہے تمہیں کوئی ایسا انسان ملے۔۔۔ جو کبھی محبت نہ کرے تم سے۔۔۔۔ جس کی محبت پانے کی خاطر تم پوری زندگی ترس جاؤ۔۔۔ تم جیسی لڑکی یہی ڈیزرو کرتی ہے۔۔ محبت کو دولت

کے پلڑے میں تولنے والا انسان محبت پانے کا حقدار نہیں ہو سکتا۔۔۔"

ہمایوں کے کہے الفاظ اسے آج بھی یاد تھے۔۔۔ کو سوچتے اس کی بے چینی بڑھ گئی تھی۔۔۔

کیا واقعی اس شخص کی بد دعائیں اسے لگ گئی تھیں۔۔۔ اسے ایسا سرد مزاج، کھردرا اور جذبات سے عاری انسان ملا تھا۔۔۔ جس کے لیے وہ ایک بوجھ سے زیادہ کچھ نہیں تھی۔۔۔

"بیٹا ہم ایک بار تمہارے شوہر سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ کیا وہ ہم سے بات کریں گے۔۔۔؟؟"

تسکین بیگم کی بات پر اس نے گھبرا کر پہلو بدلہ تھا۔۔۔ وہ مغرور انسان بھلا اس کے گھر والوں سے کہاں بات کرتا۔۔۔

وہ پہلے بھی ایک دو بار ایسا کہہ چکی تھیں۔۔۔ آج ہمایوں کے سامنے انہوں نے پھر سے کہا تھا۔۔۔

وہ گھبرا سی گئی تھی۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ کیسے انکار کرے۔۔۔

"وہ سو گئے ہیں۔۔۔۔ آج آفس میں بہت کام تھا۔۔ تو تھک گئے تھے۔۔۔ ابھی ان کو جگانا ٹھیک نہیں لگ رہا مجھے۔۔ مم کل بات کروادو گی آپ کی۔۔۔"

اس نے آج بھی ٹال دیا تھا۔۔۔ جبکہ دوسری جانب اس کی آواز سنتا ہمایوں استہزائیہ انداز میں ہنسا تھا۔۔۔

"عمر بھی تو اتنی ہو گئی ہے۔۔ ایسے بڈھے لوگ جلدی تھک جاتے ہیں۔۔۔"

وہ طنزیہ انداز میں ہنسا تھا۔۔ اس کی بات پر زرناب کی آنکھوں کے سامنے شاہ ذمار خانزادہ کا مضبوط کسرتی وجود گھوم گیا تھا۔۔۔ اس شخص کو اگر اس کے خاندان والے اس کے شوہر کے طور پر دیکھ لیتے تو ان سب نے ہوش کھو بیٹھنے تھے۔۔۔ وہ ان کی سوچ سے بھی لاکھ گنا امیر تھا۔۔۔

اس کی وجاہت اور سحر انگیزی کا تو کوئی حساب نہیں تھا۔۔

اس کے خاندان والوں سے یہ سب ایک ساتھ برداشت ہی نہیں ہونا تھا۔ کیونکہ ان کے لیے ہمیشہ دولت، شہرت اور سٹینڈرڈ ہی سب کچھ ہوتا تھا۔

مگر زرناب کے لیے کبھی بھی یہ سب اہم نہیں رہا تھا۔ اس کے لیے اپنوں سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔۔۔ اپنوں کی خوشی اور سکون اس کے لیے سب کچھ تھا۔۔

اس نے مزید کوئی بات کیے بغیر کال کاٹ دی تھی۔ اور تسکین بیگم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ جلد ہی ان کی اپنے شوہر سے بات کروائے

گی۔۔۔ وہ تو خوش ہو گئی تھیں۔۔۔ مگر زرناب جانتی تھی کہ یہ پہلا ایسا وعدہ تھا۔۔ جو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچنے والا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں کے کنارے نم ہوئے تھے۔۔۔۔

تکلیف کی وجہ سے اس نے پین کلر کھائی تھی۔۔۔ کب اس کی آنکھ لگی تھی۔۔۔ اسے خبر ہی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ کھڑکی کے پاس کھڑا باہر کی روشنیوں میں نگاہیں گاڑھے ہوئے تھا۔۔۔

دور دور تک روشنیاں اور زندگی کی رونقیں پھیلی ہوئی تھیں۔۔ جن سے بے بہرہ ہو کر۔۔۔ وہ اپنی کی حدود میں قید تھا۔۔۔ اس کی انگلیوں میں سیگریٹ دبا ہوا تھا۔۔۔ جس کے گہرے کش لیتا وہ فضا کو گرد آلود کر رہا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر انتہائی نا قابلِ فہم تاثرات تھے۔۔۔ جب اسی لمحے اس کا فون بجا تھا۔۔۔

اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھے موبائل کو گھورا تھا۔۔ جو نمبر سکرین پر جگمگا رہا تھا۔۔۔ وہ دیکھ اس کے نقوش تن گئے تھے۔۔۔۔ مگر کال مسلسل آ رہی تھی۔۔

کافی دیر بعد اس نے کال پک کی تھی۔۔۔

"شاہ زمار خانزادہ سپیکنگ۔۔۔۔۔"

سرد ترین لہجے میں کہا گیا تھا۔۔۔

"کیسے ہو۔۔۔۔؟"

اس کی سرد آواز پر دوسری جانب سے پوچھا گیا تھا۔۔۔

"فون کیوں کیا۔۔۔۔؟؟؟"

اس کی بات کو نظر انداز کرتے شاہ زمار نے پوچھا تھا۔۔۔

"آج زرناب کو اغوا کیا گیا تھا۔۔۔۔"

اس نے پوچھا تھا۔۔۔ شاہ زمار کے نقوش تن گئے تھے۔۔۔۔

"جب پتا ہے تو پوچھ کیوں رہے ہو۔۔۔؟؟"

اس شخص کو سیدھا کبھی ملا نہیں تھا اس کی طرف سے۔۔۔۔

"بہت بڑا نقصان ہو سکتا تھا اور ہم کچھ نہ کر پاتے۔۔۔۔۔ اور ہم کچھ نہ کر پاتے اس نقصان سے بچنے کی خاطر۔۔۔"

مقابل کے لہجے میں فکر تھی۔۔۔ شاہ زمار نے سیگریٹ کا گہرا کش لیا تھا۔۔۔ وہ بولا کچھ نہیں تھا۔۔۔

"میں کچھ کہنا چاہوں گا۔۔۔ اگر تم میرا مشورہ مان لو تو فائدہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

ملک نے جھجھکتے ایک بات کہی تھی۔۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ یہ شخص کتنی الٹی کھوپڑی کا تھا۔۔۔

وہ اب بھی کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔ تو دوسری جانب موجود شخص اسکی خاموشی پر خود ہی گویا ہوا تھا۔۔۔

"زرناب کا نکاح جیسے ہوا تھا۔۔۔ وہ ایک فرضی نکاح تھا۔۔۔ جس کی قانونی اور شرعاً کوئی حیثیت نہیں تھی۔ اسے صرف ٹریپ کر کے یہاں لایا گیا ہے۔۔۔ جھوٹے نکاح کی بنیاد پر۔۔۔ کیونکہ

اس کے گھر والوں کے سامنے جس انسان سے اس کا نکاح ہوا ہے۔۔۔ وہ وراثت خان ہے۔۔۔

جس کا اس دنیا میں کوئی وجود ہے ہی نہیں۔۔۔ وراثت خان نہ تمہارا باپ ہے اور نہ کوئی اور انسان۔۔۔"

ملک وہ سب باتیں دوہرا رہا تھا۔۔۔ جو شاہ زمار خانزادہ پہلے سے جانتا تھا۔۔۔ وہ تمہید بندھ رہا تھا اور شاہ زمار کے نقوش تن گئے تھے۔۔۔

"جو باتیں میں جانتا ہوں۔۔۔ انہیں دوہرانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ اس لڑکی سے یہ ساری باتیں جھوٹ کہیں ہیں میں

نے۔۔۔ میں شوہر نہیں ہوں اس کا۔۔۔ اور نہ ہی کوئی اور انسان۔۔۔۔"

اس نے سیگریٹ سلگھاتے انکشاف کیا تھا۔۔۔ جس سے دوسری جانب موجود انسان پہلے سے واقف تھا۔۔۔۔

زرناب کا پاکستان میں کو نکاح ہوا تھا۔۔ وہ سب ایک فرضی نکاح تھا۔۔۔ وہ انسان شاہ زمار ہی تھا۔۔۔ وراثت خان نامی انسان موجود ہی نہیں تھا دنیا میں۔۔۔

اس نکاح کی قانونی اور شرعی طور پر کوئی حیثیت تھی ہی نہیں۔۔۔۔ کیونکہ انسان ہی نہیں تھا۔۔۔

اس دن شاہ زمار نے اس سے جھوٹ بولا تھا کہ وہ اس کا شوہر ہے۔۔۔ اور وراثت خان اس کا باپ ہے۔۔۔ یہ ساری باتیں جھوٹ تھیں۔۔۔ اسے اپنے پاس رکھنے کے لیے۔۔۔۔۔

کیونکہ اس لڑکی کا اس کے پاس رہنا بہت ضروری تھا۔۔ اگر اسے سچ پتا ہوتا کہ وہ اس کا شوہر نہیں ہے۔۔۔ تو سے نے ایک منٹ کے لیے بھی اس گھر میں نہیں رکنا تھا۔۔۔ وہ شرم و حیا رکھنے والی ایک مشرقی اور باکردار لڑکی تھی۔۔

اتنا تو وہ سمجھ چکا تھا۔۔۔۔

"ہم زیادہ دیر اسے یہاں ایسے نہیں رکھ سکتے۔۔ اس کی قانونی طور پر یہاں کوئی حیثیت نہیں رہے گی۔۔۔"

اثر ورسوخ استعمال کر کے سے یہاں بلوا تو لیا گیا تھا۔۔ مگر اب اسکی قانونی حیثیت مشکوک ہونے کی وجہ سے سے واپس ڈیپورٹ بھی کیا جا سکتا تھا۔۔ اس کا اغوا کی بات واضح کر رہا تھا کہ وہ اس وقت کسی کی نظروں میں آچکی تھی۔۔۔

جو انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔۔۔ اسکے لیے بھی اور ان دونوں کے مقصد کے لیے بھی۔۔۔۔

"تو تم کیا چاہ رہے ہو۔۔؟؟ اصل بات کہو۔۔۔'

شاہ زمار نے اسے اصل مدعے پر آنے کو کہا تھا۔۔۔ جس کے بارے میں وہ اتنی تمہید پیش کر رہا تھا۔۔۔

"اس لڑکی کا وجود ہمارے مقصد کے لیے بہت زیادہ اہم ہے۔۔۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ تم اس سے نکاح کر لو۔۔۔"

ملک کی بات پر اس کی آنکھیں سکڑ گئی تھیں۔۔۔

"تم ہوش میں تو ہو۔۔۔؟؟؟ تم جانتے بھی ہو تم کیا کہہ رہے ہو۔۔؟؟ میں شاہ زمار خانزادہ۔۔۔ میں نکاح کر لوں اس سے۔۔۔"

وہ ہلکی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔

"جھوٹا شوہر بن سکتے ہو۔۔۔ تو تھوڑے وقت کے لیے نکاح بھی کر لو۔۔۔ کاغذی سطح پر۔۔۔ میں کونسا تمہیں اسے سچ میں اپنی بیوی ماننے کو کہہ رہا ہوں۔۔۔۔ جیسے ہی ہم کامیاب ہونگے۔۔۔ تم اسے چھوڑ دینا اور واپس پاکستان بھیج دینا۔۔۔۔"

ملک نے یہ بات ایسے کہی تھی جیسے بہت آسان ہو۔۔۔

"تم جانتے ہو مجھے اس سب میں نہیں پڑنا۔۔۔ مجھے کوئی نکاح وغیرہ نہیں کرنا۔۔۔ اس کے علاوہ کوئی حل ہے تو بتاؤ۔۔۔"

وہ ناگواری سے بولا تھا۔۔۔۔

"اس کے علاوہ یہ حل ہے کہ اس لڑکی کو قانونی حیثیت دینے کے لیے اس سے نکاح تو کرنا پڑے گا۔۔۔ وہ ابھی تمہیں اپنا شوہر مانتی ہے۔۔۔ تم اگر اسے سمجھا کر دوبارہ نکاح کرو بھی تو وہ کا جائے گی آسانی سے۔۔۔

سب کچھ بہترین اور آسان ہو سکتا ہے۔۔۔ لیکن اگر تم ایسا نہیں چاہتے تو کہ صبح اس فرضی نکاح کو ختم کرنے کے لیے۔۔۔

تم اس لڑکی کو فرضی طلاق دے دینا۔۔۔ اور اپنے گھر سے نکال دینا۔۔ پھر میں اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کروں گا۔۔۔ اور اسے اپنے سے نکاح کرنے پر راضی کروں گا۔۔۔"

ملک کی بات پر شاہ زمار کا چہرا غصے سے تپ گیا تھا۔۔۔

آنکھیں طیش کے عالم میں چھوٹی ہوئی تھیں۔۔

"ہوش میں ہو تم۔۔۔؟؟؟ لگتا ہے آج شراب زیادہ پی لی ہے۔۔ کچھ بھی بکواس کر رہے ہو۔۔۔ تم پہلے سے شادی شدہ ہو۔۔۔ ایسا کوئی خیال دل میں لانا بھی مت۔۔۔ تمہاری گردن توڑ دینی ہے میں نے۔۔"

وہ شدید غصے کے عالم میں ایسے بولا تھا۔۔۔ جیسے ملک کی بیوی کے معاملے میں اسے زرا سی ناانصافی برداشت نہ ہو۔۔۔

جبکہ اس کے انداز میں جو غصے کی شدت تھی۔۔۔ وہ کسی اور وجہ سے تھی۔۔۔ جو محسوس کرتے ملک مسکرایا تھا۔۔۔

اس گفتگو کے دوران وہ نجانے کتنے سیگریٹ پھانک چکا تھا۔۔

"اس معاملے میں اور کسی پر ٹرسٹ کر سکتے ہیں کیا ہم۔۔۔۔ تم کرنا نہیں چاہتے۔۔۔ مجھے کرنے نہیں دے رہے۔۔"

ملک اسے اکسا رہا تھا۔۔۔

"تم بکواس بند کرو۔۔۔ بتاتا ہوں میں تمہاری بیوی کو کی حسین، کم عمر اور معصوم لڑکی دیکھ کر ایمان خراب ہو چکا ہے تمہارا۔۔۔"

وہ بول رہا تھا اور اس کی بات پر ملک کے لبوں پر بہت ہی دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"خدا کی قسم جو میں نے اس لڑکی کو ابھی تک دیکھا ہو۔۔ مگر لگتا ہے تم بہت غور سے دیکھ رہے ہو اس حسینہ کو۔۔۔ دھیان سے میرے بھائی محبت نہ کر بیٹھنا اس سے۔۔۔ تمہاری محبت تو پاگل پن کی حد تک جائے گی۔۔۔

اور اس لڑکی کو ہمیشہ تمہارے پاس نہیں رہنا۔۔۔"

ملک کی بات تو اس کے تاثرات بگڑے تھے۔۔۔

"مجھے کسی کو ساری زندگی اپنے ساتھ نہیں رکھنا۔۔۔ میں اکیلا اپنی زندگی میں بہت خوش اور پر سکون ہوں۔۔۔ یہ پیار محبت مجھ جیسے انسان کے لیے بنا ہی نہیں ہے۔۔

اگر بنا ہوتا تو اب تک اس لڑکی سے محبت ہو چکی ہوتی۔۔۔ جو سائے کی طرح ساتھ رہتی ہے۔۔۔ مگر مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔"

اس کی بات پر دوسری جانب ملک زیر لب مسکرایا تھا۔۔۔ نجانے کیوں مگر اسے آج اپنی وضاحت دیتے دیکھ وہ بہت زیادہ حیران تھا۔۔۔ شاہ زمار خانزادہ کبھی اپنے کسی عمل کی وضاحت نہیں دیتا تھا۔۔۔

لیکن اس لڑکی کے معاملے میں وہ ہر بات کی وضاحت کر رہا تھا۔۔۔

"فرق نہیں پڑتا تو کر لوں کاح اس سے۔۔۔ یا پھر کوئی اور قابل اعتماد انسان ڈھونڈ کر اس سے کر دو۔۔۔ یہ نکاح کل ہونا چاہیے لازمی۔۔۔ دشمن سرگرم ہے۔۔۔ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔"

ملک کی بات پر اس کے ماتھے پر شکنوں کا جال بن گیا تھا۔۔۔

اس نے فون بند کرتے واپس ٹیبل پر پٹخ دیا تھا۔۔۔ وہ انتہائی غصے میں تھا اس وقت۔۔۔۔۔۔

بالوں میں بے چینی سے ہاتھ پھیرتے وہ باہر کی دنیا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ گھٹن زدہ سا محسوس کرتے اس نے کھڑکی کھول دی تھی۔۔۔ ہوا کا جھونکا اس کے بالوں سے ٹکرایا تھا۔۔۔

نکاح۔۔۔

زرناب سے اصل نکاح۔۔۔

وہ تو صرف اسے استعمال کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مگر اب۔۔۔

آج جب اس نے زرناب کو خطرے میں دیکھا تھا۔۔۔

اس کا دل۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کیں۔۔۔

زرناب کا چہرہ سامنے آیا۔۔۔ اس کی معصوم آنکھیں۔۔۔ ڈری ہوئی۔۔۔

اور پھر۔۔۔

جب وہ اس سے لپٹ گئی تھی۔۔۔ اس کا دل کیسے احساس میں گھر گیا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔ اس کی آنکھیں خوفناک حد تک سرخ تھیں۔۔۔۔ اسنے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔ آنکھیں جلنے لگی تھیں۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا یہ۔۔۔

نہیں۔۔۔

وہ اس لڑکی سے۔۔۔ محبت نہیں کر سکتا۔۔۔ یہ صرف ذمہ داری تھی۔۔۔ اس نے اٹھ کر کمرے میں چکر لگایا۔۔۔

کسی اور سے نکاح کروانا۔۔۔ یہ خیال اتنا ناگوار تھا کہ اس کا خون کھولنے لگا۔۔۔

مگر خود سے نکاح۔۔۔ اس کا مطلب۔۔۔ وہ اسے اپنی اصل بیوی بنا رہا ہو گا۔۔ وہ تیار نہیں تھا۔۔۔ اس کا دل کسی کے لیے نہیں تھا۔۔۔

یہ پوری رات اس کی سیگریٹ پھونکتے گزری تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اگلی دن زرناب دیر سے اٹھی تھی۔۔۔ رات بھر ٹھیک سے سو نہیں پائی تھی۔۔۔

ڈراؤنے خواب۔۔۔ عجیب و غریب قسم کے چہرے اسکے سامنے آتے رہے تھے۔۔۔۔

وہ نیچے آئی تو روزی نے ناشتہ لگایا تھا۔۔۔ اس میں شاہ زمار کا پوچھا تھا۔۔۔

"سر صبح سے اپنے اسٹڈی میں ہیں۔۔۔ کسی سے بات کر رہے ہیں۔۔۔"

روزی نے بتایا۔۔۔

زرناب نے سر ہلایا۔۔۔ اس انسان کو ایسے دورے پڑتے رہتے تھے۔۔۔ وہ ناشتہ کر رہی تھی کہ شاہ زمار باہر آیا۔۔۔

اس کا چہرہ پہلے سے بھی زیادہ سرد و سپاٹ تھا۔۔۔ آنکھوں میں سرخی۔۔۔ جیسے رات بھر سویا نہ ہو۔۔۔

"بات سنو۔۔۔۔۔۔"

اس نے زرناب کو اپنے مخصوص انداز میں پکارا تھا۔۔

زرناب نے اٹھ کر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔"

شاہ زمار نے پیشانی مسلتے کہا تھا۔۔۔۔۔

"جی۔۔۔"

زرناب نے ناشتے سے ہاتھ روکا تھا۔۔۔اس شخص کا انداز اسے آج عجیب سا لگا تھا۔۔۔۔

شاہ ذمار نے ایک نظر روزی کی طرف دیکھا۔۔۔

"روزی۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔"

اس کے کہنے پر روزی تیزی سے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

شاہ ذمار زرناب کے سامنے کرسی پر بیٹھا تھا۔۔۔

"زرناب۔۔۔"

اس نے شروع کیا۔۔۔ اس شخص نے اس کے سامنے پہلی بار اس کا نام پکارا تھا۔۔۔

زرناب کو آج سے پہلے یہ نام کبھی اتنا خوبصورت نہیں لگا تھا۔۔۔۔

"تمہیں پتہ ہے نا کہ۔۔۔ تم یہاں کیوں ہو؟"

زرناب اس کی بات پر چونکی تھی۔۔۔ مگر پھر سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔ وہ۔۔۔ نکاح۔۔۔"

اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔

"ہاں۔۔۔"

شاہ ذمار نے گہری سانس لی۔۔۔

"زرناب۔۔۔ وہ نکاح۔۔۔"

وہ رکا۔۔۔

"وہ قانونی طور پر درست نہیں تھا۔۔۔"

زرناب نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

"کیا؟"

"ہاں۔۔۔ کچھ۔۔۔ کچھ مسائل تھے۔۔۔"

شاہ زمار نے کہا۔۔۔ وہ جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔ اس کی کنپٹی کی رگیں تن گئی تھیں۔۔ اس نے ہاتھ سختی سے بھیچ رکھے تھے۔۔۔۔

کتنا مشکل تھا یہ سب کرنا۔۔۔۔۔ آج تک اس کے سامنے بہت ساری لڑکیوں نے پرپوز کیا تھا۔۔۔

جنہیں بہت آسانی سے ریجکٹ کر کے وہ آگے بڑھ جاتا تھا۔۔۔

"اور۔۔۔ اور اس وجہ سے۔۔۔"

وہ رکا تھا۔۔۔

"تمہیں یہاں قانونی حیثیت دینے کے لیے۔۔۔"

زرناب کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

"ہمیں دوبارہ نکاح کرنا ہو گا۔۔۔"

شاہ ذمار نے کہا۔۔۔ زرناب کی سانس رک گئی تھیں۔۔۔

"دوبارہ؟ "

وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔ اس کے پاس جو نکاح نامہ تھا اس پر اسی شخص کا نام ہی تو تھا۔۔۔ جبکہ نکاح کے وقت کوئی اور نام تھا۔۔۔

مگر وہ معصوم لڑکی یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا سامان رکھتے وقت اس کے بیگ میں نکاح نامہ بدل دیا گیا تھا۔۔۔

اسے یہ یقین دلانے کے لیے کہ وہ اس کی بیوی ہے۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔ یہاں کے قوانین کے مطابق۔۔۔"

شاہ زمار نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔ وہ یہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اس کے پاس کوئی آپشن نہیں بچا تھا۔۔۔

اگر اس لڑکی کو ساری بات پتا چل جاتی تو اس نے نجانے کیا کرنا تھا۔۔۔

یقیناً رو رو کر پاگل کر دینا تھا خود کو۔۔۔ یا پھر خوف سے مر جانا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے ابھی تک اس کے یہی دو روپ دیکھے تھے۔۔۔

"مگر ہمارا نکاح تو ہو چکا ہے۔۔۔ میرے خاندان والوں کی موجودگی میں۔۔۔"

وہ جھجھکی تھی۔۔۔ اسے اس شخص کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

"اس نکاح میں تم نے وراثت خان کے نام سے قبول کیا تھا۔۔ جو کہ سب غلط تھا۔۔۔ اب دوبارہ تمہیں مجھ سے نکاح کرنا ہو گا۔۔۔ میری موجودگی میں۔۔۔ میرے سامنے۔۔۔ جو قانون اور شریعت دونوں طرف سے قابلِ قبول ہو۔۔۔"

اس نے سمجھانے کی کوشش کی تھی زرناب کو۔۔۔۔

زرناب کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔ تو کیا اب تک وہ بنا شرعی اور قانونی نکاح کے اس شخص کے ساتھ رہ رہی تھی۔۔۔۔ اس کے چہرے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

شکر تھا کہ اس شخص نے اس پر کبھی توجہ دی ہی نہیں تھی۔۔۔ نہ کوئی اونچ پنچ ہوئی تھی۔۔۔ اس کے پورے وجود میں سنسنی دوڑ گئی تھی۔۔۔

وہ پوری طرح سے الجھ چکی تھی۔۔۔

مگر اس نے نکاح کے لیے ہاں کر دی تھی۔۔۔ وہ شخص اب بھی اس کے سامنے بیٹھا اسے گھور رہا تھا۔۔۔ وہ اس کے دیکھنے پر پزل ہوئی تھی۔۔۔

اور پھر کبھی گھنٹوں بعد مکمل شرعی اور قانونی طریقے کے ساتھ اس کا نکاح شاہ زمار خانزادہ سے کر دیا گیا تھا۔۔۔

وہ کتنی ہی دیر کمرے میں ساکت سی بیٹھی رہی تھی۔۔۔ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔ مگر ہاں مگر اسے سب کچھ عجیب سا ضرور لگا تھا۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

وہ کل سے اپنے کمرے میں تھی۔۔۔ نہ آفس جانے کے لیے نکلی تھی۔۔۔ نہ ہی شاہ زمار نے اسے کہا تھا۔۔۔

وہ عجیب سی کیفیت کا شکار تھی۔۔۔۔ اس کا دل اس قید میں تنگ پڑنے لگا تھا۔۔۔ اور باہر جانے کے خیال سے ہی اس کی جان نکل رہی تھی۔۔۔

اس کا خوف ابھی کم نہیں ہوا تھا۔۔۔ اسے یہی لگتا تھا کہ وہ اگر باہر گئی تو اسے پھر سے وہ لوگ پکڑ لیں گے۔۔۔

اس وقت کمرے میں اسے اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اسی خاطر وہ اٹھ کر باہر آگئی تھی۔۔۔۔

وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔ جب اس کی سماعتوں میں کھکھلاہٹیں گونجی تھیں۔۔۔ یہ کسی لڑکی کی آواز تھی۔۔۔ جو اس شخص کی سٹڈی سے آرہی تھی۔۔۔

زرناب کے قدم وہیں ساکت ہوئے تھے۔۔۔ آنکھوں میں ایک دم سے نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔۔

"کون ہے۔۔۔؟؟"

اس نے لاؤنج میں کام کرتی روزی سے پوچھا تھا۔۔۔ جس کی نظریں اس کے زرد پڑتے چہرے پر تھیں۔۔۔

"ایلینا میم ہیں۔۔۔ سر کی۔۔۔۔"

روزی بولنے لگی تھی۔۔۔ مگر وہ سنی ان سنی کرتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ اس کا دل بھر آگیا تھا۔۔۔ یہ کیا زندگی سی اس کی۔۔۔ کب تک اسے ایسے گھٹن زدہ ماحول میں رہنا تھا۔۔۔

یہ شخص کیوں کر رہا تھا اس کے ساتھ ایسا۔۔۔

وہ باہر لان میں آگئی تھی۔۔۔ جہاں سنو فال شروع ہو چکی تھی۔۔۔

وج اس وقت کریم کلر کی لانگ شرٹ کے ساتھ کندھوں پر سیاہ

چادر اوڑھے۔۔۔ بالوں کو جوڑے میں مقید کیے۔۔۔

بنا جوتوں کے اس برف پر پیر رکھتی لان میں ٹہلنے لگی تھی۔۔۔

اس کے اندر کی گھبراہٹ اتنی بڑھ گئی تھی کہ اسے اس وقت اتنی

شدید ٹھنڈ میں برف پر چلتے سکون ملنے لگا تھا۔۔۔

اگر اس وقت تسکین بیگم اسے ایسے دیکھ لیتیں تو بہت ڈانٹنا

تھا۔۔۔ زمان صاحب نے بھی اس کی فکر کرنی تھی۔۔۔

ان لوگوں کو یاد کرتے اس کا دل مزید بوجھل ہوا تھا۔۔۔ آنسو گالوں پر بہہ نکلے تھے۔۔۔ یہاں تو اس کی فکر کرنے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔

اسی خاطر وہ بے فکری سے اس برف پر ٹہل رہی تھی۔۔۔ اس کے پیر بالکل فریز ہو چکے تھے۔۔۔ اسے اب کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔؟؟ اتنی شدید ٹھنڈ میں مرنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔۔"

اس کی سماعتوں میں غصے سے ڈوبی آواز ٹکرائی تھی۔۔ مگر زرناب نے پلٹ کر جواب ہی نہیں دیا تھا۔۔۔

"میں تم سے بات کر رہا ہوں۔۔۔؟؟"

وہ اس کے راستے میں آتے اسکی کی کلائی دبوچ کر اسے اپنے قریب کرتے بولا تھا۔۔ زرناب نے بھیگی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"مم میں۔۔۔ میں مرنا چاہتی ہوں۔۔۔ مجھے نہیں جینی یہ والی زندگی۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے مزید شدت بھرے انداز میں آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

شاہ زمار کی نگاہیں اس ٹھنڈ سے سفید پڑتے چہرے پر جم گئی تھیں۔۔۔۔ وہ معصوم چہرا اس وقت اذیت کا شکار تھا۔۔۔

"اس زندگی کا انتخاب تم نے خود کیا تھا۔۔۔ یہ اس سے بھی زیادہ بدتر ہو سکتی تھی۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا اسے باور کروا گیا تھا کہ اس نے اپنا پیچ دیا ہے اس کے آگے۔۔۔۔ وہ اب جیسے چاہے سے رکھ سکتا ہے۔۔۔۔

زرناب کو اس کی سنگین نگاہیں اور سرد ترین تاثرات سے جیسے اپنی اوقات کا اندازہ ہوا تھا۔۔۔

وہ سیاہ گرم کوٹ میں ملبوس ہمیشہ کی طرح بہت زیادہ وجیہہ لگ رہا تھا۔۔ برف اس کے چوڑے کندھوں پر گر رہی تھی۔۔۔۔ اس کے زیادہ بال جو پرفیکٹ انداز میں سیٹ تھے۔۔۔

ان پر بھی برف کے ذرے گر رہے تھے۔۔۔ وہ شخص اتنی شدید ٹھنڈ میں اس کے سامنے کھڑا تھا۔

زرناب نے نگاہیں جھکا لی تھیں۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔"

اس نے ہولے سے کہا تھا۔۔۔ اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔۔۔

وہ یہاں اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

وہ واپس پڑنے لگی تھی مگر اس کے پیر جیسے بالکل جم چکے تھے۔۔۔۔ اسے اپنے پیر فیل بھی نہیں ہو رہے تھے۔۔۔ وہ بری طرح سے لڑکھڑا گئی تھی۔۔

جب مقابل نے بروقت اس کی نازک کمر میں اپنا بازو حمائل کرتے اسے گرنے سے بچایا تھا۔۔۔

اس کے ایسا کرنے سے زرناب اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

اس نے ایک ہاتھ شاہ زمار کے سینے کے رکھا تھا۔۔۔ اس کے پیر

ابھی بھی برف پر تھے۔۔ اسے ایسے لگ رہا تھا کہ اس کے پیر بالکل

ناکارہ ہو چکے ہوں۔۔۔

اس میں چلنے کی صلاحیت ختم ہو چکی ہو۔۔۔۔ وہ شخص اسے شعلہ بار

نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔۔

پھر اس نے زرناب کی کمر کو کس کے پکڑتے ایک جھٹکے سے اوپر کیا

تھا۔۔۔

جیسے وہ کوئی بے جان سے گڑیا ہو۔۔۔

زرناب کا چہرا اب شاہ زمار کے چہرے سے ٹکرا رہا تھا۔۔۔ اس کی گرم سانسیں زرناب کے برف ہوتے چہرے سے ٹکرانے لگی تھیں۔۔۔۔ وہ اس نزدیکی پر اندر تک لرز اٹھی تھی۔۔۔

"آئندہ خود کو تکلیف دینے سے پہلے یہ ضرور سوچنا کہ تم میری ملکیت ہو۔۔۔ تمہارا وجود میرا ہے۔۔۔ اور میں اپنی چیزوں کے معاملے میں زرا سا خسارہ بھی برداشت نہیں کرتا۔۔"

اس کی آنکھوں میں جھانکتے کہا تھا اس نے۔۔۔۔

اس کے انداز میں ایسی شدت پسندی تھی کہ زرناب کا دل لرز گیا تھا۔۔۔ وہ اسے اپنی خریدی ہوئی چیز سمجھ رہا تھا۔۔۔

جس کا مرنا اس شخص کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا تھا۔۔۔

دو کروڑ کا نقصان ہو سکتا تھا۔۔۔ زرناب کی آنکھوں سے آنسو گر کر بے مول ہوا تھا۔۔۔ اس کا سراب ٹھنڈ سے جیسے جم گیا تھا۔۔ اس کے حواس جیسے فریز ہو چکے تھے۔۔۔ وہ بند ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کا نازک وجود لرز رہا تھا۔۔۔

وہ جھکا تھا اور اسے اپنی بانہوں میں سمیٹتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟ یہ ٹھیک تو ہے۔۔۔؟؟"

سٹڈی سے نکلتی ایلینا نے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔ مگر شاہ زمار کے تاثرات انتہائی سرد تھے۔۔۔ وہ بنا کچھ بولے اسے لیے کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔

"یہ ایسے اتنی ٹھنڈ میں کیوں گئی۔۔۔؟؟ کوئی پرابلم ہے کیا اسے۔۔۔؟؟"

ایلینا اس کے پیچھے روم میں آئی تھی۔۔۔ جہاں وہ اسے بیڈ پر لیٹاتا ہیٹر آن کرتا کمرے کی حرارت بڑھا گیا تھا۔۔۔

"جب ہوش میں آئے گی تو پوچھ لینا۔۔"

وہ فاصلے پر کھڑا اس کے بیڈ پر پڑے نازک وجود کو گھورتا سیگریٹ سلگھا گیا تھا۔۔۔

"ایسے کیوں چھوڑ دیا۔۔؟ اس کے پیر اور باقی باڈی بہت زیادہ ٹھنڈی ہے۔۔۔۔ اسے بہت ٹھنڈ لگ گئی ہے۔۔۔"

ایلینا نے اس کے پیروں کو چھوتے تشویش بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔ اور اس کے اوپر سے سیاہ چادر اتار دی تھی۔۔۔ جو بالکل گیلی تھی۔۔۔۔ اس کے کپڑے بھی گیلے لگ رہے تھے۔۔۔۔

دوپٹہ ہٹنے کی وجہ سے اس کے وجود کے نشیب و فراز مکمل واضح ہونے لگے تھے۔۔۔۔۔

"یہ کیا کر رہی ہو تم۔۔۔؟؟"

وہ اب اس کے بالوں سے کیچر نکالتی انہیں تکیے پر پھیلا گئی تھی۔۔۔ نجانے کیوں مگر شاہ زمار کو اس لڑکی کو ایلینا کا چھونا بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

لبوں میں سیگریٹ دبائے۔۔۔ اس نے ناگواری سے کہا تھا۔ ایلینا نے پلٹ کر اسے گھورا تھا۔۔۔

وہ اتنا تو سمجھتی تھی اس انسان کو۔۔۔ وہ اس کے تاثرات دیکھ جان گئی تھی کہ شاہ زمار کو یہ سب ناگوار گزر رہا تھا۔۔۔

ایلینا کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔ اس کا بھائی کسی لڑکی کے لیے کچھ محسوس کر رہا تھا۔۔۔ یہ بات اس کے لیے بہت ہی زیادہ خوش کن تھی۔۔۔

وہ یہ بھی سمجھ چکی تھی کہ یہ لڑکی اسے شاہ ذمار کی گرل فرینڈ سمجھ رہی تھی۔۔۔ اسی خاطر ایسے ہی باہر نکل گئی تھی۔۔۔ خود کو تکلیف دینے کی خاطر۔۔۔

ایلینا سمجھ گئی تھی کہ معاملات دونوں سے ہی خراب تھے۔۔۔

" اتنی دیر سے یہ باہر شدید ٹھنڈ میں تھی۔۔۔ ٹھنڈ اس کی باڈی میں گھس چکی ہے۔۔۔ اس کی باڈی ٹھنڈ سے اکڑ رہی ہے۔۔۔ اگر مزید

کچھ دیر ایسے ہی اس گیلے لباس میں رہی تو اس نے یہیں پڑے پڑے اللہ کو پیارا ہو جانا ہے۔۔۔ تم یہاں کہ ٹھنڈ سے اچھی طرح واقف ہو۔۔۔ ویسے تو بیوی تو ہے یہ تمہاری۔۔۔ اس کی جان بچا سکتے ہو تم۔۔۔"

ایلینا اتنی بے باک لڑکی تھی کہ وہ سرعام اپنے بھائی سے ایسی بات کر گئی تھی۔۔۔ اس کا اشارہ کس جانب تھا شاہ زمار اچھے سے سمجھتا اپنے لب بھینچ گیا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ روم گرم ہو چکا ہے۔۔۔ کچھ دیر میں ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔"

وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اس کی بات پر ایلینا نے افسوس سے سر ہلایا تھا۔۔۔ نجانے وہ کونسا دن ہو گا جب اس کے بھائی کے دل میں بھی احساس پیدا ہو گا۔۔۔۔ شاہ ذمار کی جانب دیکھتے اس نے پلٹ کر ایک نظر بیڈ پر ابھی بھی ایسے ہی بے سدھ پڑی تھی۔۔۔

"ہمم۔۔۔ مگر دیکھ لینا۔۔۔ کہیں تمہاری بیوی اس غفلت پر اوپر نہ پہنچ جائے۔۔۔۔ ویسے یہ معصوم لگتی ہے بہت۔۔۔ اس کا کیا قصور ہے اس سب میں۔۔۔"

ایلینا کو کبھی کسی سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔ وہ اپنی لائف انجوائے کرتی تھی۔۔۔۔ اپنے بھائی کے پیسے کو اڑانا۔۔۔ دنیا گھومنا اور لوگوں کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھنا اس کا پسندیدہ شغل تھا۔۔۔

وہ بھی اپنے بھائی کی طرح بے حس تھی۔۔۔ مگر پھر بھی کبھی کبھی اس کے دل میں کسی کے لیے کوئی احساس جاگ جاتا تھا۔۔۔۔ اس کی بے حسی کا لیول شاہ زمار خانزادہ جتنا نہیں تھا۔۔

ابھی بھی اس لڑکی کی حالت دیکھ کر اسے رحم آیا تھا۔۔۔

"اوکے بائے۔۔۔ مجھے ایک ڈنر پر جانا ہے۔۔۔۔"

وہ شاہ زمار سے ملتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ شاہ زمار نے اسے مکمل آزادی دے رکھی تھی۔۔۔ اس کا اپنا الگ گھر الگ دنیا تھی۔۔۔ جہاں وہ اپنی مرضی سے رہتی تھی۔۔۔

وہ شاہ زمار کی لاڈلی تھی۔۔۔ اس کی ہر فرمائش منہ سے نکلنے سے پہلے ہی پوری ہو جاتی تھی۔۔۔ وہ دنیا والوں کے لیے بگڑی ترین لڑکی تھی۔۔ مگر شاہ زمار کو اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

اسے صرف اس کی خوشی چاہیے تھی۔۔۔ شاہ زمار خانزادہ کے ہوتے ہوئے کسی میں جرائت نہیں تھی کہ اس کی بہن پر انگلی اٹھائی جائے۔۔۔ وہ ابھی کس سے ڈنر پر ملنے جارہی تھی۔۔۔

شاہ زمار نے نہیں پوچھا تھا۔۔۔ نہ وہ پہلے کبھی اس سے کچھ پوچھتا تھا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی کمرے میں خاموشی چھاگئی تھی۔۔۔۔ شاہ زمار نے سیگریٹ کا گہرا کش لیتے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ ابھی بھی ایسے ہی بے حس و حرکت پڑی تھی۔۔۔۔۔

باہر اب برف باری شدت اختیار کر گئی تھی۔۔۔ کچھ دیر بعد روڈ وغیرہ بند ہونے کی اطلاع آجانی تھی۔۔۔ اس کے ماتھے پر شکنوں کا جال بنا ہوا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا مگر اسے فکر ہو رہی تھی۔۔۔ اس لڑکی کو ابھی نہیں مرنا تھا۔۔۔ ابھی تو اس کا کام رہتا تھا۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا تھا۔۔۔ اس کے سر تکیے پر پڑا تھا۔۔۔ سیاہ حسین زلفیں کچھ تکیے اور کچھ بیڈ پر پڑی تھیں۔۔۔

اس کے نازک وجود پر اس وقت کوئی چادر نہیں تھی۔۔۔ اس کے رعنائیاں اور نشیب و فراز مکمل طور پر واضح ہو رہے تھے۔۔۔۔ شاہ زمار نے نظریں ہٹاتے گہرا کش لیا تھا۔۔۔

"سنو۔۔۔"

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا گال تھپتھپایا تھا۔۔۔ وہ ایسے ہی بے سدھ پڑی رہی تھی۔۔۔

اس کے گال نرم و نازک روئی کے مانند تھے۔۔۔ جن میں شاہ زمار کو اپنی انگلیاں ڈوبتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔ کوئی اتنا سافٹ کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

اس نے ہتھیلی کی پشت سے اس کے گالوں کی نرمی کو چھوا تھا۔۔۔۔ اس کی نرمی پر مقابل کی آنکھوں کی سختی میں تھوڑی سی کمی آئی تھی۔۔۔

"آنکھیں کھولو۔۔۔۔"

اس نے اس کے گال کو نرمی سے سہلاتے اس کے سرد پن کو کم کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔ مگر وہ ایسے ہی پڑی رہی تھی۔۔۔۔ اس کی وجود میں زرا سی حرکت بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

شاہ زمار کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئی تھیں۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کی سانسیں محسوس کرنے کی کوشش کی تھیں۔۔۔ مدھم مدھم سانسیں چل رہی تھیں۔۔۔

اس کی فکر تھوڑی سی کم ہوئی تھی۔۔۔ مگر اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔ کمرہ اچھی طرح سے گرم تھا۔۔۔ مگر اس لڑکی کا وجود اب پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو چکا تھا۔۔۔

شاہ زمار کے ان روئی جیسے ملائم پیروں کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔ وہ بی برف کی طرح جمے ہوئے تھے۔۔۔ شاہ زمار کو اب اس کی سیریس کنڈیشن کا اندازہ ہوا تھا۔۔۔

آج تک اس نے کبھی کسی بیمار کی کیئر نہیں کی تھی۔۔۔ نہ اسے کوئی تجربہ تھا۔۔۔ وہ تنہا رہنے کا عادی تھا۔۔۔

اس کے وجود سے نگاہیں چراتے اس نے کمبل اٹھا کر اس کے اوپر ڈال دیا تھا۔۔۔ اور روزی کو کال ملائی تھی۔۔۔

"روزی فوراً میرے روم میں آؤ۔۔۔"

اس میں مخصوص سرد لہجے میں حکم جاری کیا تھا۔۔۔

"سر میں تو اپنے گھر پر ہوں۔۔۔ آپ سے دو دن کی لیولی تھی صبح ہی۔۔۔"

روزی نے اسے یاددہانی کروائی تھی۔۔۔ جو یاد آتے اسکے تاثرات بگڑ گئے تھے۔۔۔ اس نے فون کاٹ کر ایلینا کو کال کی تھی۔۔۔

"زمار میں تو بہت دور آ چکی ہوں۔۔ تمہارے ایریا میں بہت زیادہ برف باری ہے۔۔۔ میں اگر واپس آئی بھی تو تمہارے گھر تک پہنچنا ممکن نہیں ہو گا صبح تک۔۔۔"

ایلینا نے بے چارگی سے کہا تھا۔۔۔ شاہ زمار کا موڈ غضبنا کی حد تک بگڑ چکا تھا۔۔۔۔ اس نے احمد کو کال کی تھی۔۔۔

"ابھی ایک ڈاکٹر ارینج ہو سکتا ہے کیا۔۔۔؟"

اس نے احمد سے کہا تھا۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔ ؟؟ کیا ہوا ہے۔۔۔ ؟؟"

احمد پریشان ہوتے بولا تھا۔۔۔ آج سے پہلے شاہ زمار نے اسے ایسے کال نہیں کی تھی۔۔۔

"جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔۔۔۔"

اس نے سختی سی کہا تھا۔۔۔ جس پر احمد نے کال کر کے پتا کیا تھا۔۔۔ مگر اس کے ایریا میں ابھی سارے راستے بند ہو چکے تھے۔۔۔۔

"کس کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔۔۔ ؟؟"

احمد تشویش کا شکار ہوا تھا۔۔۔

"ہمسایوں کو۔۔۔"

شاہ زمار دانت پیستے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"ہوا کیا ہے ادھر۔۔۔؟"

احمد اس کا طنز سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔

"اس کی بیوی ٹھنڈ لگنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی ہے۔۔۔ اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"

شاہ زمار کی بات ابھی ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ احمد ہنسا تھا۔۔۔

"بہت ہی کوئی احمق انسان ہے تمہارا ہمسایہ۔۔۔ اگر اس موسم میں ہم سنگل لوگوں کو ٹھنڈ لگے تو ڈاکٹر کی ضرورت بنتی بھی ہے۔۔۔ وہ جب آپ کو بیوی کے پاس کے تو زرا سی باڈی ہیٹ سے معاملات بہتر کیا بہترین ہو سکتے ہیں۔۔۔

میں ایسے ہی پریشان ہو گیا تھا۔۔۔"

احمد شاہ زمار کے معاملے میں بالکل مختلف مزاج کا تھا۔۔۔

"باڈی ہیٹ۔۔۔؟؟"

اس نے پیشانی مسلتے پوچھا تھا۔۔۔ نظریں اس لڑکی کے وجود پر تھیں۔۔۔

"احمد تم انجوائے بعد میں کرنا۔۔۔ اس کی حالت کافی سیریس ہے۔۔۔"

وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔ جس پر احمد بھی سیریس ہوا تھا۔۔۔۔

"یار ابھی اس جگہ فوری طور پر کسی بھی ڈاکٹر کا پہنچنا مشکل ہے۔۔۔ فوری طور پر یہی حل ہے کہ اس انسان کو گرم لباس پہنایا جائے۔۔۔ گرم کمبل اور حرارت بھرے ماحول میں رکھا جائے۔۔۔

ایک دم سے ہیٹر کے قریب لے جانا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔۔ زیادہ بہتر جسم کے ذریعے حرارت دینا ہے۔۔۔ وہ انسان جلدی

سنبھل سکتا ہے۔۔۔ زیادہ دیر اس حالت میں رہنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

احمد نے اسے تفصیل سے بتایا تھا۔۔۔ شاہ زمار نے موبائل بند کرتے اپنی پیشانی مسلی تھی۔۔۔ یہ کس مصیبت میں پھنس گیا تھا وہ۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔۔۔ اس کے وجود سے کمبل ہٹاتے اس کا لباس چھوا تھا۔۔۔ جو ابھی بھی گیلا تھا۔۔۔ اس کے نقوش تن گئے تھے۔۔۔۔

"کیا مصیبت ہے۔۔۔؟؟"

اس کے اعصاب بوجھل ہوئے تھے۔۔۔ آنکھوں کی سطح بالکل سرخ ہوئی تھی۔۔

"زرناب۔۔۔ آنکھیں کھولو۔۔۔"

اس کے قریب بیٹھتے اس نے زرناب کے چہرے کو سہلاتے پھر سے پکارا تھا۔۔۔ مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔۔۔

شاہ زمار لب بھینچ گیا تھا۔۔۔ پھر اپنی جگہ سے اٹھتے الماری کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ وہاں سے اس نے اپنی ایک ٹی شرٹ اور ٹراؤزر نکالا تھا۔۔۔ یہ اس کا روم تھا۔۔ وہ نجانے کس احساس کے تحت اسے اٹھا کر یہاں لے آیا تھا۔۔۔

روم کی باقی لائٹس آف کرتے وہ اس تک آیا تھا۔۔ اس شخص کی اس وقت کو کیفیت تھی وہ اس کی اپنی سمجھ سے بھی بالاتر تھی۔۔۔

کمرے میں اس وقت ملگجا سا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ باہر برف باری ہو رہی تھی۔۔ اور اندر کمرے میں زرد سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ ماحول میں ایک دم سے خماری بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس نے زرناب کے اوپر سے کمبل اتار دیا تھا۔۔ اسکی شرٹ کو چھوتے شاہ زمار خانزادہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔ یہ

بات سچ تھی کہ اگر اس وقت سامنے یہ لڑکی نہ ہوتی تو وہ کبھی کسی کے اتنے قریب نہ جاتا۔۔۔

نجانے کیوں مگر اس کا یہ بے حس اور بے جان وجود اسے عجیب سے احساسات سے دوچار کر رہا تھا۔۔

اس کا چہرا تپنے لگا تھا۔۔۔ حواسوں جیسے خمار آلود ہوئے تھے۔۔۔ اس نے لباس تبدیل کرتے کمبل واپس اس کے اوپر ڈال دیا تھا۔۔ یہ لڑکی اس کی بیوی تھی۔۔ وہ اس پر پورا حق رکھتا تھا۔۔ مگر ابھی یہ چند لمحوں کی نزدیکی اور بے باک لمحے شاہ زمار خانزادہ کے بے حس اور بے رحم دل میں طوفان برپا کر گئے تھے۔۔۔

اس کی نگاہیں تو اس کمر کے خم پر جگمگاتے تل پر جیسے جم گئی تھیں۔۔

وہ مٹھیاں بھینچتا اس کے پاس سے اٹھ آیا تھا۔۔۔

"یہ سب غلط ہے۔۔۔"

اس نے ایک زور دار مکہ دیوار پر رسید کیا تھا۔۔۔ پر بار یہ لڑکی ایسی نادانی کیوں کر جاتی تھی۔۔۔

وہ تپ اٹھا تھا۔۔۔ اس کی سانسوں کی گرمائش بڑھنے لگی تھی۔۔۔ اسنے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔ وہ اس وقت اس کی جانب دیکھنے سے بھی گریزاں تھا۔۔

کچھ دیر بعد پھر سے اسے احساس ہوا تھا کہ وہ ایسے کر کے اس لڑکی کی زندگی پر رسک لے رہا تھا۔۔۔

گہرا سانس خارج کرتے اسنے آدھ جلا سیگریٹ ایش ٹرے میں مسلا تھا۔۔۔ اور اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔ اس نے کمبل ہٹاتے اس کی گردن کو چھوا تھا۔۔۔ جو بہت زیادہ سرد تھی۔۔۔۔

اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال بن گیا تھا۔۔۔ وہ کچھ دیر اس کے پاس بیٹھا اس کے معصوم چہرے کو تکے گیا تھا۔۔۔ پھر ہولے سے کمبل سرکا تا وہ اس کے قریب نیم دراز ہوا تھا۔۔۔۔ وہ نازک وجود

اس لمحے اسکے بے انتہا قریب تھا۔۔۔ شاہ زمار نے اس کی کمر میں اپنا بازو حمائل کرتے اسے اپنے قریب تر کھینچ لیا تھا۔۔۔

وہ کومل وجود اس کے مضبوط سراپے تلے دب گیا تھا۔۔۔ شاہ زمار نے ہولے سے اس کی گردن سے بال ہٹائے تھے۔۔۔ اس کے کان کی لوح کے بالکل نیچے سیاہ رنگ کا تل جگمگا رہا تھا۔۔۔

جو اس دودھیا گردن کی دلکشی میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔۔۔ شاہ زمار نے اس کی گردن سے بالوں کو سمیٹا تھا۔۔ اور پوری طرح سے اس تل پر جھک گیا تھا۔۔۔۔ اس مہکتے گداز وجود کی نرماہٹیں اسے اپنے سینے میں محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

وہ بہکنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ مگر بہکنے لگا تھا۔۔۔ وہ بہت مضبوط اعصاب کا مالک تھا۔۔۔ اس کے قریب آج تک بہت ساری لڑکیاں رہی تھیں۔۔۔ بے باک اور حسین۔۔۔ اس کے دشمنوں نے اسے زیر کرنے کے لیے نجانے کتنی ایسی لڑکیاں بھیجی تھیں۔۔۔ مگر وہ زیر نہیں ہوا تھا۔۔۔ کیونکہ کبھی کسی میں ایسی معصومیت اور بھولپن نہیں تھا۔۔۔ اس کی سلگتی سانسیں زرناب کے سرد پڑتے وجود میں گرمائش پیدا کر رہی تھیں۔۔۔ اس کے سرد پیروں کو بھی اس کے پیروں کی حرارت مل رہی تھی۔۔۔

وہ پوری طرح سے اس پر چھایا ہوا تھا۔۔۔ جب وہ ہولے سے کسمسائی تھی۔۔۔ جیسے جیسے اس کے وجود کو راحت پہنچ رہی تھی۔۔۔ اسے ہوش آنے لگا تھا۔۔۔

کلون کی دلفریب مہک جو اس کی سانسوں سے ٹکرا رہی تھی۔۔۔ اس کے ہوش اڑانے کے لیے کافی تھی۔۔۔ وہ ابھی ٹھیک سے حواسوں میں نہیں لوٹی تھی۔۔۔ مگر اپنی گردن پر محسوس ہوتے دہکتے ہونٹوں کا بے باک اور بے رحم لمس اس کو مارے حیا کے خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

اس کے وجود کی ملائمت کو چھوتا وہ شخص کتنی مشکل سے اپنے اعصاب پر قابو رکھے ہوئے تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔ وہ نازک وجود اس کے چوڑے مضبوط وجود کے نیچے دبا ہوا تھا۔۔

"آ آپ۔۔۔ آ آ آپ دور۔۔۔۔۔"

اس نے ہولے سے شاہ زمار کے سینے پر اپنی ہتھیلی رکھی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ پیر ابھی بھی سن تھے۔۔۔

سے ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔ شاہ زمار نے اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیتے لبوں سے لگایا تھا۔۔

"تمہیں مرنے نہیں دے سکتا۔۔۔"

اس کی بھاری بوجھل آواز زرناب کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"آپ کے ساتھ۔۔ ساتھ رہی۔۔۔ تت۔۔۔ تو۔۔۔ مر۔۔۔ مر جاؤں گی۔۔"

وہ بمشکل اپنا جملہ مکمل کر پائی تھی۔۔۔۔ اس کی سانسیں مدھم تھیں۔۔۔ اس کی آواز سرگوشی سے بھی کم تھی۔۔۔۔ وہ اس کے بہت قریب تھا۔۔ اسی وجہ سے سن پا رہا تھا۔۔۔۔

زرناب کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ اس کو اب آہستہ آہستہ سمجھ آنے لگی تھی کہ یہ شخص اس کے کتنے قریب

تھا۔۔۔ اپنے وجود پر اس شخص کا لمس محسوس کرتی وہ لرز گئی تھی۔۔

وہ بے رحم تھا۔۔۔ اس کا لمس بھی بے رحم تھا۔۔۔ اسے نازک وجود کو ٹریٹ کرنا بھی نہیں آتا تھا۔۔۔۔ وہ کسمسائی تھی۔ اور اس شخص نے اس کی کسمساہٹوں کو اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔ اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتا وہ اس کے ہاتھوں کو تکیے سے لگا گیا تھا۔۔۔

زرناب کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔ اس شخص نے اس کی گردن پر اپنے ہونٹوں کو مسلا تھا۔۔۔۔ شدت اتنی زیادہ تھی کہ وہ لرزا ٹھی تھی۔۔۔

"یہ تمھیں اس دن سوچنا چاہیے تھا۔۔ جب تم میرے راستے میں آئی تھی۔۔۔۔"

اس نے انتہائی سفاکیت سے کہا تھا۔۔ اس کی نظریں بار بار زرناب کے کانپتے ہونٹوں سے ٹکرا رہی تھیں۔۔

"کک کب۔۔۔؟؟"

اس نے کانپتے لہجے میں پوچھا تھا۔۔ وہ تو اسے جانتی بھی نہیں تھی۔۔ اس کے راستے میں بھلا کب آئی تھی۔۔۔

اس کی تکلیف اب کافی حد تک کم ہوئی تھی۔۔۔ پیروں میں بھی جیسے آہستہ آہستہ جان آنے لگی تھی۔۔ اسے سکون مل رہا تھا۔۔۔ وہ اس وقت مکمل ہوش میں نہیں تھی۔۔۔

ورنہ اس قدر قربت پر اسے کچھ ہو جانا تھا۔۔۔

"تم بے پناہ حسین ہو۔۔۔ اور سافٹ بھی۔۔۔"

وہ بھاری بوجھل سرگوشیانہ لہجے میں بولتا اسے شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔ اس شخص نے بنا اجازت کے اس کے پورے وجود پر اپنا

تسلط جما لیا تھا۔۔۔ اور وہ اس وقت مکمل طور پر اس ساحر کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔

اس کے ہونٹ زرناب کی گردن سے سرکتے اس کے کندھے پر آن ٹھہرے تھے۔۔۔۔ زرناب اس کی ٹی شرٹ میں ملبوس تھی۔۔ جس کا گلا انتہائی کھلا تھا۔۔۔

اس کے وجود کی دلکشی عیاں ہو رہی تھی۔۔۔ اسے اپنے کندھے پر ان بے رحم ہونٹوں کا لمس محسوس ہوا تو وہ کانپنے لگی تھی۔۔۔۔

ٹھنڈ کا احساس تو جیسے پیچھے رہ گیا تھا۔۔۔ اس کا رواں رواں اس شخص کے بے رحم لمس سلگ رہا تھا۔۔۔۔

زرناب ایسے ہی سوئی جاگی کیفیت میں رہی تھی۔۔ نجانے کب اس کی آنکھ لگی تھی اسے خبر نہیں ہوئی تھی۔۔ ان مضبوط پناہوں میں قید وہ گہری نیند میں تھی۔۔۔ شاہ زمار نے اس کے نازک سراپے کو ایک گہری بھرپور نظر سے دیکھا تھا۔۔ اور پھر اس کے اوپر سے ہٹتا فاصلے پر ہوا تھا۔۔۔

زرناب کی نرم گرم ملائم سانسیں محسوس کرتا وہ مطمئین ہوا تھا۔۔

بیڈ کراؤن سے سر ٹکاتے اس نے موبائل چیک کیا تھا۔۔ جس پر احمد اور ایلینا کی کالز آئی ہوئی تھیں۔۔۔

اس نے احمد کو کال بیک کی تھی۔۔۔

"سناؤ کیا حالات ہیں۔۔۔؟؟"

احمد نے مسکراتے لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔۔

"کس کے۔۔۔"

سیگریٹ سلگھاتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی خماری تھی۔۔۔ اسے اپنی سانسوں سے اس لڑکی کی مہک اٹھتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"اسی کے جس کے لیے ڈاکٹر بلوانا چاہ رہے تھے تم۔۔۔۔"

احمد نے پوچھا تھا۔۔۔ شاید اسے کسی بات کا شک تھا۔۔۔

"مجھے کیا پتا۔۔۔ ٹھیک ہی ہو گی۔۔۔"

اس نے لاپروائی سے کہا تھا۔۔۔

"اچھا کوئی لڑکی تھی۔۔۔"

احمد نے فوراً کہا تھا۔۔۔ شاہ زمار کی آنکھوں کی خماری بڑھ گئی تھی۔۔۔

"تمہیں اتنا انٹرسٹ کیوں ہو رہا ہے۔۔۔؟؟"

اس نے پوچھا تھا۔۔۔

"کیونکہ تمہیں پہلی بار کسی کے لیے اتنا فکر مند دیکھا۔۔۔"

احمد کی بات پر اس کے اعنابی ہونٹوں میں جیسے نرمی آئی تھی۔۔۔

اس نے نگاہیں موڑ کر اس لڑکی کو تکا تھا۔۔۔ جو اسکے بستر میں گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔ اس کا چہرا بے انتہا گلابی تھا۔۔۔ جس کی نرماہٹیں دور سے بھی محسوس ہوتی تھیں۔۔۔ اسے اس وقت احمد کی کال سننا زہر لگ رہا تھا۔۔۔ اس نے ایک دو باتیں کر کے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

سیگریٹ سلگھاتے اس نے بیڈ کراؤن سے سر ٹکایا تھا۔۔۔ آنکھوں کی سرخی بڑھی ہوئی تھی۔۔۔

△△△△△△△△△△△△△△△△△△△△

زرناب دھیرے دھیرے نیند سے بیدار ہو رہی تھی۔۔۔ کل رات اس کا برف باری میں کھڑے رہنا۔۔۔

پھر شاہ زمار کا اسے اٹھا کر لے جانا۔۔۔ اور پھر۔۔۔ اس نے اپنے زہن پر زور ڈالا تھا۔۔۔ جس کے بعد اسے جو یاد آیا تھا۔۔۔ اس کے تصور سے کی زرناب کے چہرے کی رنگت غضبناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اس نے گھبرا کر آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔ دل لرزنے لگا تھا۔۔۔

وہ سب لمحے یاد کرتے وہ اپنے بالوں کو مُٹھیوں میں جکڑتی بستر پر اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس نے ایک نظر کمرے پر ڈالی تھی۔۔۔ پورا کمرہ خالی تھا۔۔۔ وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔ مگر وہ اس وقت اس شخص کے کمرے میں اس کے بستر پر تھی۔۔۔ یہ بات اس کے پورے وجود میں سنسنی دوڑا گئی تھی۔۔۔

وہ بری طرح سے لرز رہی تھی۔۔۔۔ اس کا دل دھڑکنے لگا تھا۔۔ اس کو پسینے آنے لگے تھے۔۔۔۔

وہ جلدی سے بستر سے اٹھی تھی۔۔۔ مگر جیسے ہی اس کی نظر اپنے حلیے پر گئی۔۔۔ وہ شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔

اس کو لگا تھا کہ کل رات وہ ٹھنڈ میں مرنے سے تو بچ گئی تھی۔۔۔ مگر ابھی شرم سے ضرور مر جائے گی۔۔۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ شرٹ کندھے سے کافی نیچے کو ڈھلک آئی تھی۔۔۔

وہ شرم سے پانی پانی ہوئی تھی۔۔۔ مرر کے سامنے کھڑے اس کی نظریں اپنی گردن پر پڑی تھیں۔۔ جس پر بہت سی جگہوں پر سرخی بڑھی ہوئی تھی۔۔۔

اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ اس کی نظر وہاں صوفے پر پڑی شال پر گئی تھی۔۔۔ جسے جلدی سے اٹھا کر اپنے گرد اچھی طرح اوڑھتے وہ اس کے کمرے سے نکل آئی تھی۔۔

اپنے کمرے میں آتے اس نے دروازہ بند کرتے اس سے سر ٹکایا تھا۔۔۔ آنکھیں بند کرتے اسنے اپنے بے قابو ہوتے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ اس کا دل بہت شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ سارے لمحے کسی فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے چلنے لگے تھے۔۔۔ اس شخص کا لمس اسے اپنے پورے وجود پر سلگتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس شخص کا مقصد کیا تھا آخر۔۔۔ ایک طرف وہ اسے اتنا غیر اہم سمجھ کر اگنور کر دیتا تھا۔۔۔ اور دوسری جانب اس کو کھونا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

وہ کچھ نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔ اس شخص نے اسے پاگل کر دیا تھا۔۔۔ وہ کتنی ہی دیر ایسے ہی بیٹھی رہی تھی۔۔ جب اچانک اس کا فون بجا تھا۔۔۔

اس نے گھبرا کر ٹیبل پر رکھے اپنے موبائل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ لڑکھڑاتے قدموں سے وہ وہاں تک آئی تھی۔۔۔ جب سکرین پر

جگمگاتے نام کو دیکھ اس کے پورے وجود میں سنسنی دوڑ گئی تھی۔۔۔۔

وہ گہری ہوتی سانسوں کے ساتھ سکرین کو تکے گئی تھی۔۔۔ اس میں ہمت نہیں تھی کال پک کرنے کی۔۔۔

فون بجنا بند ہوا تھا۔۔۔ اور اگلے سیکنڈ پھر سے سکرین جگمگانے لگی تھی۔۔۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل پکڑا تھا۔۔۔ اس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگنے لگی تھیں۔۔۔۔

بہت مشکل سے اس نے فون آن کرتے کان سے لگایا تھا۔۔۔۔ اسکی سانسیں گہری ہونے لگی تھیں۔۔۔۔ جو دوسری جانب بھی سنائی دی تھیں۔۔۔۔

وہ کرسی کی پشت سے سر ٹکاتا ان بوجھل سانسوں کو سنتا اپنی ٹائی کو ڈھیلا کر گیا تھا۔۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔۔۔

"کیسی ہو۔۔۔۔؟؟"

جب وہ بولا تو لہجہ پہلے جیسا اجنبی تھا۔۔۔۔ زرناب موبائل کو مضبوطی سے اپنی گرفت میں جکڑ گئی تھی۔۔۔ وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔۔ اس سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

"ابھی ریسٹ کرو تم۔۔۔ شام کو ایک پارٹی میں جانا ہے ہمیں۔۔۔ تمہیں بھی ساتھ چلنا ہو گا۔۔۔ رات تک تیار رہنا۔۔ روزی کو میں نے سمجھا دیا ہے۔۔ وہ تمہیں تیار کر دے گی۔۔۔"

وہ اس کا جواب سنے بغیر خود ہی بول پڑا تھا۔ شاید وہ اس لڑکی کی کیفیت سمجھ رہا تھا۔۔

"سنو۔۔۔"

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ پھر سے بولا تھا۔۔۔ زرناب کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

"رات جو بھی ہوا۔۔۔ وہ اس وقت مجبوری تھی۔۔۔ تمہاری حالت کافی بگڑ گئی تھی۔۔۔ ڈاکٹر کا آنا ممکن نہیں تھا۔۔۔ اس لیے۔۔۔ مجھے۔۔۔ تمہارے قریب آنا پڑا۔۔۔ اس کا کوئی اور مطلب اور مقصد نہیں تھا۔۔"

وہ بول رہا تھا اور زرناب نے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔ یہ شخص کتنا بے حس اور بے رحم تھا۔۔

وہ اب بھی کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ بس آنکھوں سے خاموش آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔ جو دوسری جانب بھی محسوس کیے جا چکے تھے۔۔۔

"مجھ سے کبھی بھی اپنا دل جڑنے مت دینا۔۔۔ تکلیف کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔۔۔ کل میرے پاس کوئی اور آپشن نہیں تھا۔۔۔ مگر اب کی بار میری یہی کوشش ہو گی کہ کوئی ایسی سچویشن کبھی پیش نہ آئے۔۔۔

اور جو لاپرواہی تم نے کل کی۔۔۔ خود کو خطرے میں ڈال کر۔۔۔۔ وہ انتہائی غلط تھی۔۔۔ اس سب کی زمہ دار تم ہی ہو۔۔۔۔'

وہ شخص صرف بے رحم نہیں سفاک بھی تھا۔۔۔

زرناب چپ چاپ سنتی رہی تھی۔۔۔ وہ اپنے دل و دماغ کی بھڑاس نکالتا کال کاٹ چکا تھا۔۔ اب وہ پر سکون ہو چکا تھا۔۔۔

ٹائی ڈھیلی کرتے اس نے اپنی شرٹ کا اوپری بٹن کھول دیا تھا۔۔

کرسی کی پشت سی سر ٹکاتے نا چاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر چلنے لگے تھے۔۔ اسکی کنپٹی سلگ اٹھی تھی۔۔۔

اس نے موبائل اٹھاتے ایک نمبر ڈائل کیا تھا۔۔

ہیلو۔۔۔"

اس کی کال فوراً پک کی گئی تھی۔۔۔

"اتنا ٹائم گزر گیا ہے اس لڑکی کو یہاں آئے۔۔ تم ابھی تک کچھ نہیں کر رہے۔۔۔ میں مزید اسے اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔۔۔۔"

وہ بھڑکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ دوسری جانب ناشتہ کرتے ملک سبطین نے حیرت سے فون کان سے ہٹاتے سکرین کو گھورا تھا۔۔

"تمہارے بھائی کو صبح صبح دورا پڑ گیا ہے پھر سے۔۔۔"

اس نے ساتھ بیٹھی ایشل کو کہا تھا۔ اور سپیکر اونچا کر دیا تھا۔۔

"اب اس بچاری معصوم لڑکی نے کیا کر دیا ہے۔۔۔؟ ایلینا بتا رہی تھی اس کی رات کو طبیعت بگڑ گئی تھی۔۔ اب کیسی ہے وہ۔۔؟؟"

سبطین نے تحمل سے پوچھا تھا۔۔ جبکہ ایشل بھی سے بارے میں جان کر تھوڑی متجسس تھی۔۔

"یہ میری بات کا جواب نہیں ہے۔۔۔ میں نے کہا میں اسے مزید اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔۔۔ واپس بھجواؤ اسے۔۔۔۔"

وہ انتہائی غصے میں تھا۔۔۔۔ اٹھ کر گلاس وال کے سامنے کھڑے ہوتے اس نے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔۔ جبکہ ایشل نے خوشگوار حیرت سے شوہر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

کیا اس کے بھائی کو کسی لڑکی سے فرق پڑ رہا تھا۔۔۔ وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔۔ بہت زیادہ حیران۔۔۔۔ اور خوش بھی۔۔۔۔

اسے ایلینا نے بتایا تھا۔۔۔ مگر اسے یقین ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

"واپس۔۔۔؟؟ تم جانتے ہو تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ ہمارا سارا پلان خراب ہو جائے گا۔۔۔ کاشان جیسا درندہ ایسے ہی لاکھوں زندگیوں برباد کرتا رہے گا اور ہم کچھ نہیں کر پائیں گے۔۔۔۔"

سبطین نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

"تو پکڑو اسے۔۔۔ جتنا جلدی ہو۔۔۔ اور اسے واپس بھیجواؤ۔۔۔۔"

وہ خفگی سے بولا تھا۔۔۔ ایشل کے لبوں پر بہت خوشگوار مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔

"بھائی۔۔۔ کیا اس کی موجودگی آپ کو ڈسٹرب کر رہی ہے۔۔۔؟؟"

ایشل نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔۔۔ وہ جانتی تھی اسے جھاڑ پڑ سکتی تھی۔۔۔ مگر شاہ زمار خانزادہ سے ایسے سوال اس کی دونوں بہنیں ہی پوچھ سکتی تھیں۔۔۔

"ایشل اس فضول انسان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے تم بھی بہت فضول سوچنے لگی ہو۔۔۔ مجھے کسی کی موجودگی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ مگر تم جانتی ہو میں اکیلے رہنا پسند کرتا ہوں۔۔۔"

اس نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔ اور سبطین کو اس معاملے کو جلد از جلد نمٹانے کو کہا تھا۔۔۔

فون بند کرنے کے بعد اس کے دماغ میں ایشل کا کیا سوال گونجنے لگا تھا۔۔۔ پیشانی مسلتے وہ ٹیبل کو ٹھوکر مارتا وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ اس کی میٹنگ تھی۔۔ جس کے لیے وہ پہلے ہی لیٹ ہو چکا تھا۔۔۔۔

زرناب کو خبر بھی نہیں تھی کہ اسے یہاں شاہ زمار کی بیوی یا سیکرٹری بننے کے لیے نہیں بلایا گیا تھا۔۔۔ بلکہ ایک بہت بڑے مقصد کے لیے سے کی ضرورت تھی انہیں۔۔۔

کاشان علی ہمدانی کو پکڑنے کے لیے۔۔۔۔ جو ایک انسانی سمگلر تھا۔۔۔ وہ پاکستان سے لڑکیاں سمگل کرتا تھا اور پھر ان کو یہاں لندن میں اپنی خفیہ تقریبات میں نیلام کر دیتا تھا۔۔۔

اس کی دولت کا یہی راز تھا۔۔ وہ اتنا رئیس انسان کے سودے کرنے کے بعد ہی بن کر بیٹھا تھا۔۔۔

وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اسے پکڑنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔۔ مگر اسے خود پر پورا کانفیڈنس تھا۔۔۔ وہ کسی کے ہاتھ نہیں آ سکتا تھا۔۔ اتنے عرصے سے وہ اس کام میں ملوث تھا۔۔۔

بہت منظم اور مربوط نظام تھا اس کا۔۔۔۔ ملک سبطین جو شاہ زمار کا دوست اور بہنوئی ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان کی ایک سیکریٹ ایجنسی کا آفیسر بھی تھا۔۔۔

کچھ عرصے پہلے کاشان نے اپنی زندگی کی بہت بڑی غلطی کی تھی۔۔۔ اور اس نے اپنے ٹارگٹ میں شاہ زمار کی بہن ایشل کو بھی شامل کر لیا تھا۔۔۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ شاہ زمار خانزادہ کی بہن تھی۔۔۔

اگر جانتا ہوتا تو ایسی غلطی کبھی نہ کرتا۔۔۔ اس نے ایشل کو ایک پارٹی کی ٹریپ کیا تھا۔۔۔ اور اسے اغوا کر لیا تھا۔۔۔ ایشل اس کو

پسند کرنے لگی تھی اور اس کی چال میں پھنس کر اس کی قید میں پہنچ گئی تھی۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس کے ساتھ ایسا ہو گا۔۔۔ اس کی گمشدگی پر شاہ زمار نے سبطین سے رابطہ کیا تھا۔۔۔ جو ان دونوں وہیں آیا ہوا تھا۔۔۔ کاشان کے کیس میں ہی۔۔۔ کیونکہ لڑکیوں کے غائب ہونے کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

ان کا سراغ بھی کسی کو نہیں مل رہا تھا۔۔۔ شاہ زمار خانزادہ جیسی طاقت وہاں کوئی نہیں رکھتا تھا۔۔۔ اس نے اپنے سورسز استعمال

کیے تھے۔۔۔ اور سبطین کے ساتھ مل کر اپنی بہن کا سراغ لگا لیا تھا۔۔۔

وہ اسی وقت کاشان نامی درندے کو مارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔ مگر سبطین نے اسے بہت مشکل سے روک دیا تھا۔۔۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ اس ایک انسان کو تو مار دیں گے مگر اس کا پورا نیٹ ورک ہمیشہ کے لیے چلتا رہے گا۔۔۔

انہیں اسے جڑ سے ختم کرنا تھا۔۔ کاشان کو پتا لگ گیا تھا کہ شاہ زمار خانزادہ اس کی اصلیت جان گیا ہے۔۔ اسی وجہ سے اگلے دن وہ اس کے پاس آفر لے کر پہنچا تھا۔۔۔

کہ وہ اگر اس معاملے میں خاموش رہے تھے کاشان اس کو بہت

فایدہ پہنچائے گا۔۔۔ کاروبار میں۔۔۔۔۔

شاہ زمار نے اسے وہاں سے بے عزت کر کے نکال دیا تھا۔۔۔ یہ وہ

دن تھے جب شاہ زمار کی زندگی میں ایک لڑکی تھی۔۔۔۔۔ انابیہ

ہمدانی۔۔۔۔ کوئی اور نہیں کاشان ہمدانی کی سگی بہن۔۔۔

انابیہ نے اسے ہمیشہ یہی بتایا تھا کہ اس کے آگے پیچھے کوئی نہیں

ہے۔۔۔ اسے کاشان کی اصلیت سے نفرت تھی۔۔۔۔ وہ اسے اپنا

بھائی نہیں مانتی تھی۔۔۔۔ مگر خون کے رشتے سے وہ پیچھا نہیں

چھڑوا سکتی تھی۔۔۔

کاشان کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو وہ بہت خوش ہوا تھا۔۔۔

اس نے انابیہ کو بلیک میل کیا تھا کہ وہ شاہ زمار کو بتا دے گا کہ وہ اس کی بہن ہے۔۔۔۔ اس راز کو چھپا کر رکھنے میں وہ شاہ زمار کی ساکھ کو نقصان پہنچانے میں اس کا ساتھ دے۔۔۔ انابیہ ایسا کرنے سے انکاری تھی۔۔۔

مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اگر شاہ زمار کو اس بات کی خبر ہوئی تو وہ اسے چھوڑ دے گا۔۔۔ اسے اپنی بہنوں سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔۔ وہ ان کی خوشی کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔

یہی سوچ کر انابیہ نے شاہ زمار کو اس کے دو بہت اہم پراجیکٹس میں نقصان دیا تھا۔۔۔ شاہ زمار ایک انتہائی ذہین انسان تھا۔۔۔۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کو کس نے اور کیسے نقصان پہنچایا ہے۔۔۔۔

وہ لڑکی جس سے وہ کچھ مہینوں بعد شادی کرنے والا تھا۔۔۔ وہ کاشان علی ہمدانی کی بہن تھی۔۔۔ نہ صرف بہن۔۔۔۔ اس نے اپنے بھائی کے کہنے پر اسے برباد کیا تھا۔۔۔۔ اور شاید مزید آگے بھی ایسا کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

یہ سب جان کر وہ غصے سے پاگل ہو گیا تھا۔۔۔ وہ تو پہلے ہی کسی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ انابیہ اس کی زندگی میں ایشل کی وجہ سے آئی تھی۔۔۔۔

وہ کبھی بھی ایک نارمل سوچ رکھنے والا انسان نہیں تھا۔۔۔۔ اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے ماں باپ کی محبت کی شادی ٹوٹتے دیکھی تھی۔۔۔

دونوں ایک دوسرے سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔۔۔ مگر دونوں ہی انا اور غرور میں ایسے گرفتار ہوئے تھے کہ غلط فہمیوں کا شکار

ہوتے ان کا رشتہ ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ وہ دونوں تو واپس اپنی زندگیوں میں مگن ہو گئے تھے۔۔

مگر اس تعلق کے ٹوٹنے کی سزا ان تینوں بہن بھائیوں نے برداشت کی تھی۔۔۔

وہ دونوں بہنوں سے بڑا تھا۔۔۔ ان نے خود کو بھی اور اپنی بہنوں کو بھی سنبھال لیا تھا۔۔۔ وہ خود اندر سے ٹوٹ رہا تھا مگر اس نے اپنی بہنوں کو ایک بہترین زندگی دی تھی۔۔۔۔

اس کے بہت محنت کی تھی۔۔۔ اور خود کو بہت اونچے مقام پر پہنچا دیا تھا۔۔۔ وہ نہ اپنی ماں سے نفرت کرتا تھا۔۔۔۔ اور نہ باپ

سے۔۔۔۔ وہ جب بھی اسے کال کرتے تھے وہ انہیں بہت اچھے سے جواب دیتا تھا۔۔۔

ہاں مگر اس نے ہمیشہ ہر بات کی سزا اپنے آپ کو دی تھی۔۔۔ اس نے ساری زندگی تنہا رہنے کا سوچا تھا۔۔۔ وہ کسی کو اپنی زندگی میں اپنے اتنے قریب نہیں لانا چاہتا تھا کہ اگر وہ اسے دھوکا دے تو اسے تکلیف ہو۔۔۔۔

وہ اپنے دل کو پتھر کر چکا تھا۔۔۔ اس کے ماں باپ نے اسے اس سے تنہا کیا تھا۔۔۔ جب اسے ان دونوں کی سب سے زیادہ ضرورت

تھی۔۔۔ اپنی بہنوں کو اس نے کبھی کسی کمی کا شکار نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

مگر خود وہ اندر ہی اندر بے سکونی کا شکار رہتا تھا۔۔۔ اسے اپنی ماں اور باپ دونوں سے بے انتہا محبت تھی۔۔۔۔ مگر وہ دونوں اپنی خوشیوں کی تلاش میں اس سے دور ہو گئے تھے۔۔۔۔ اس کے بعد اس نے اپنی بہنوں کی ضرورت کا خیال رکھا تھا۔۔۔ انہیں کبھی کسی شے کی کم محسوس نہیں ہونے دی تھی۔۔۔

لیکن ان کو اپنے ساتھ رکھنے کے بجائے الگ گھر لے کر دیا تھا۔۔۔ وہ دونوں اپنی مرضی کی زندگیاں گزار رہی تھیں۔۔۔ سبطین

ایشل سے محبت کرتا تھا۔۔ اور اس نے ایشل کو اپنی محبت کا یقین دلاتے اسے اپنی زندگی میں شامل کر لیا تھا۔۔

مگر اس نے اور شاہ زمار نے وعدہ کیا تھا کہ وہ کاشان اور اس کا پورا نیٹ ورک ختم کر کے رہیں گے۔۔۔ کسی بھی قیمت پر۔۔۔

انابیہ کے دھوکے کے بعد وہ شخص مزید پتھر ہو گیا تھا۔۔ انابیہ نے اسے اپنی سچویشن سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔ مگر وہ اس کی کوئی بات سننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

اس کا دل اتنا سخت تھا کہ اسے محبت تو تھی ہی نہیں۔۔۔ وہ تو بس اپنی بہنوں کی خوشی کی خاطر انابیہ کو اپنی زندگی میں شامل کر رہا

تھا۔۔۔ وہ اس سے محبت کرتی تھی یا نہیں اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔

وہ بس یہ جانتا تھا کہ اس لڑکی نے اسے دھوکا دیا تھا۔۔۔ وہ اس کے ساتھ مخلص نہیں تھی۔۔۔ وہ اسے اس بات کی معافی نہیں دے سکتا تھا۔۔۔۔ اس نے انابیہ کو اپنی زندگی سے نکال دیا تھا۔۔۔۔

ایلینا اور ایشل کو اس نے سختی سے کہہ دیا تھا کہ وہ دوبارہ کسی بھی لڑکی کو اس تک لانے کی کوشش نہ کریں۔۔۔۔ مگر وہ باز نہیں آئی تھیں۔۔۔۔ اسے ہر پارٹی میں متاثر کرنے کے لیے ایک ایک حسین لڑکی بھیجی جاتی تھی۔۔۔

اس کی بہنوں کی طرف سے بھی اور اس کے دشمنوں کی جانب سے بھی۔۔۔ کاشان علی ہمدانی اس کی کسی کمزوری کی تلاش میں تھا۔۔۔ وہ چاہتا تھا کہ کسی طرح وہ شاہ زمار کو اپنے آگے زیر کرے۔۔۔

وہ دونوں دنیا والوں کے سامنے صرف کاروباری حریف تھے۔۔ مگر اندر ہی اندر ان کی بہت بڑی جنگ چل رہی تھی۔۔۔

شاہ زمار کچھ مہینے پہلے ایک کام کی سلسلے میں پاکستان گیا تھا۔۔ کاشان کو وہ موقع بالکل ٹھیک لگا تھا اسے ختم کروانے کا۔۔ ایک ایسے حادثے میں جس کا سراغ کبھی کسی کو نہیں مل سکتا تھا۔۔۔

شاہ زمار ایک بہت بڑا ابزنس مین تھا۔۔۔ اسے وہاں مکمل پروٹوکول دیا گیا تھا۔۔۔ اس کو نقصان پہنچنا وہاں کی ریاست کے لیے پریشانی کا باعث ہو سکتا تھا۔۔

اسی خاطر اس کو بلٹ پروف گاڑیوں میں ائیرپورٹ لے جایا جارہا تھا۔۔ سیکیورٹی کی وجہ سے اس کی گاڑیاں تیزی سے جارہی تھیں۔۔۔ وہ روڈ خالی کروائے گئے تھے۔۔۔

جب اچانک ایک بوڑھی عورت روڈ پر دکھائی دی تھی۔۔ جو کوئی نارمل عورت نہیں تھی۔۔۔ وہ گاڑیاں رکوانے کو ایک چال چلی گئی تھی۔۔۔

ڈرائیورز کو سیکورٹی افسران کی جانب سے اس بوڑھی عورت کو کچلنے کا حکم ملا تھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ ایسا کرتے۔۔۔ جب اچانک کہیں سے ایک لڑکی بھاگتی ہوئی آئی تھی اور اس عورت کو تھام گئی تھی۔۔۔

وہ آفیسر اس لڑکی کو بھی کچل دیتے مگر اس کے بروقت آرڈرز پر گاڑیاں روک دی گئی تھیں۔۔۔ سب کو یہی لگا تھا کہ وہ لڑکی بھی دشمنوں کی بھیجی گئی تھی۔۔۔ اس میں بوڑھی عورت کو سائیڈ پر بیٹھایا تھا۔۔۔

سیکورٹی اہلکار ان دونوں کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔ مگر وہ بوڑھی عورت انتہائی پھرتی سے بھاگتی ہوئی درختوں کے جھنڈ میں چھپ گئی تھی۔۔۔ اور وہ لڑکی جو اپنی طرف سے اس عورت کے ساتھ نیکی کر رہی تھی۔۔۔

اسے اچانک سے غائب ہوتے دیکھ اس کے معصوم چہرے پر جو حیرانی اور پریشانی بھرے تاثرات آئے تھے۔۔ وہ اس لمحے گاڑی میں بیٹھے شاہ زمار خانزادہ کی نگاہوں کو جکڑ گئے تھے۔۔۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ لڑکی اس سازش میں شامل نہیں تھی۔۔۔ اس نے آفیسرز کو سے جانے کا حکم دیا تھا۔۔۔۔ اسی لمحے اس پر فائرنگ ہوئی تھی۔۔۔۔ جس کا امکان انہیں پہلے سے تھا۔۔۔

اسی دوران اس کے سیکورٹی اہلکار کی نظر سڑک کنارے پڑے ایک ڈبے پر پڑی تھی۔۔۔۔۔۔ جو وہ بوڑھی عورت وہاں پھینک کر گئی تھی۔۔۔ اگر اس بوڑھی عورت کو کچلا جاتا تو بلاسٹ وہیں ہو جانا تھا اور شاہ زمار کا بچنا ممکن نہیں تھا۔۔۔

اس لڑکی کی جانب سے کی گئی نیکی شاہ زمار کی جان بچا گئی تھی۔ ۔ ۔ اس بارودی مواد کو فوراً ناکارہ کر دیا گیا تھا۔ ۔ ۔ شاہ زمار بہت بڑے حادثے سے بچ گیا تھا۔ ۔ ۔ اور باحفاظت واپس آ گیا تھا۔ ۔ ۔

مگر وہ معصوم چہرے والی لڑکی دشمنوں کی نظروں میں آ گئی تھی۔ ۔ ۔ کاشان جوان لمحوں کی ویڈیوز اپنے سامنے دیکھ رہا تھا۔ ۔ ۔ اس لڑکی کے حسن پر اس کی نظریں بھی جم گئی تھیں۔ ۔ ۔ زرناب کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کس درندے کی نظر میں آ چکی تھی۔ ۔ ۔

وہ اس کی اگلی ٹارگٹ تھی۔۔۔ وہ اس لڑکی کو خرید کر اس کو لندن بلوا کر وہاں سے آگے بیچنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔ وہ جانتا تھا کہ یہ لڑکی اسے بہت فایدہ دے سکتی تھی۔۔

مگر یہاں بھی اس سے پہلے شاہ زمار اس کے ارادے جان کر زرناب کے اس سے محفوظ کرنے کے ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ مگر سبطین نے اسے کچھ اور ہی کرنے کو کہہ دیا تھا۔۔

اس کو جھوٹ فرضی نکاح میں بندھوا کر اسے لندن بلوا لیا تھا۔۔۔ ان دونوں نے مل کر یہ پلان بنوایا تھا کہ اس لڑکی کو بڑی مشکل سے بچا کر اسے اس سب میں استعمال کریں گے۔۔۔

زرناب کے ذریعے وہ کاشان کو ٹریپ کریں گے اور پھر کاشان کے رازوں تک رسائی حاصل کر کے وہ اس کا خاتمہ کریں گے اور زرناب کو واپس بھیج دیا جائے گا باحفاظت۔۔۔

سبطین شاہ زمار سے اس کا نکاح کروانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر شاہ زمار نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔ پھر اسے فرضی نکاح کے ذریعے اپنے سورسز استعمال کر کے انہوں نے لندن بلوالیا تھا۔۔۔

ان کا ارادہ زرناب کو کہیں اور شفٹ کرنے کا تھا۔۔۔ مگر اس دن پارٹی میں نیچے آکر زرناب نے ان کا پلان خراب کر دیا تھا۔۔۔ شاہ زمار کو اس پر اتنا غصہ اسی وجہ سے آیا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ کاشان کی نظروں کے سامنے آگئی تھی۔۔۔۔ غلط جگہ پر۔۔۔ جس لڑکی کو وہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اسے شاہ زمار کے گھر میں دیکھ کاشان کو بھی جھٹکا لگا تھا۔۔۔ مگر اس نے ظاہر نہیں کیا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے مجبوراً اسے اپنی اسسٹنٹ متعارف کروایا تھا۔۔۔۔ ان کا پلان بدل گیا تھا۔۔۔۔

زرناب کو ساتھ پارٹیز میں لے کر جانا بھی سبطین کے پلان کا حصہ تھا۔۔۔ وہ کاشان کو دیکھ کر ویسے ہی سمجھ گئے تھے کہ کاشان کو زرناب ابھی بھی کسی بھی قیمت پر چاہیے تھی۔۔۔۔

وہ دونوں زرناب کو اس ماحول کا عادی کر کے سب کچھ بتانے اور سمجھانے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔ مگر زرناب کا اغوا ہونا ان کو پریشان کر گیا تھا۔۔۔ وہ لڑکی ان کے ہاتھوں سے آرام سے چھن سکتی تھی۔۔۔

وہ کچھ نہ کر پاتے قانونی طور پر۔۔۔ کیونکہ ان کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔۔۔ اسی وجہ سے سبطین نے بہت مشکل سے شاہ زمار کو مجبور کیا تھا اس سے نکاح کرنے پر۔۔۔ اسے یہی لگا تھا کہ شاہ زمار کبھی نہیں مانے گا۔۔۔

وہ اس کا نکاح اپنے کسی قابلِ اعتبار انسان۔۔۔ جس میں احمد سر فہرست تھا۔۔۔ اس سے کروادے گا۔۔۔ مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔

جو بات سبطین کے ساتھ ساتھ ایلینا اور ایشل کو بھی حیران کر گئی تھی۔۔۔

یہ چھوٹی بات نہیں تھی۔۔۔ ان کا بھائی کسی سے نکاح کرنے پر راضی ہو گیا تھا۔۔۔ ان کے اندر ایک امید سی جاگ گئی تھی۔۔۔ گزشتہ رات ایلینا جان بوجھ کر زرناب کو اس حال میں چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔

وہ چاہتی تھی اس کا بھائی اپنی زندگی کو نارمل اور خوشگوار بنائے۔۔۔ جس کے لیے وہ بہنیں کچھ بھی کر رہی تھیں۔۔۔

مگر شاہ زمار خانزادہ اب بھی ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا۔۔۔ رات جو ہوا وہ اس پر خود پہ غصہ تھا۔۔۔ مگر اس کے پاس کوئی اور آپشن ہی نہیں تھا۔۔۔

اس شخص کے پاس پیسوں کی کوئی کمی نہیں تھی۔۔۔ وہ دنیا کی ہر آسائش خرید سکتا تھا۔۔۔ اس کا شمار امیر ترین لوگوں میں ہوتا تھا۔۔۔

مگر اتنا امیر کبیر ہونے کے باوجود وہ خود کو تنہائی کی سزا دے رہا تھا۔۔۔

وہ خود کو پھر سے کسی تکلیف سے دوچار نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ کسی انسان کا عادی نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔۔ کسی کو پھر سے موقع نہیں دینا چاہتا تھا کہ وہ اسے چھوڑ کر جائے۔۔۔ اور اس لڑکی کو تو بالکل بھی نہیں۔۔۔

جو اس کے مقصد سے واقف نہیں تھی۔۔۔۔ اور ایک دن اسے چھوڑ کر جانا ہی تھا۔۔۔۔

△△△△△△△△△△△△△△△△△

"آج کی پارٹی بہت زیادہ اہم ہے۔۔۔۔ اس دن کا پراجیکٹ ہارنے پر وہ پاگل ہوا پڑا ہے۔۔۔۔۔ کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔ نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔۔۔ اگر آج کا پراجیکٹ بھی وہ ہار گیا تو اس نے بالکل درندہ بن جانا ہے۔۔۔"

سبطین نے اسے آگاہ کیا تھا۔۔۔ وہ گاڑی سے اترتا اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ انہیں ابھی تھوڑی دیر میں پارٹی کے لیے نکلنا تھا۔۔۔ آج کی پارٹی میں سبطین اور ایشل بھی آنے والے تھے۔۔۔

"روزی۔۔۔۔۔۔"

وہ اندر آیا تھا۔۔۔ اسے نہ روزی نظر آئی تھی کہیں۔۔۔ اور نہ وہ۔۔۔

وہ صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔ خانساماں نے اس کے سامنے پانی کا گلاس رکھا تھا۔۔۔

"یس سر۔۔۔"

روزی سیڑھیاں اترتی اس کے سامنے آئی تھی۔۔۔

"زرناب میڈم تیار ہو گئیں؟؟؟"

پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔ جب اسی لمحے ہیلز کی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔۔۔۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر اوپر دیکھا تھا۔۔۔ اور پانی کا گلاس لبوں سے ہی لگا رہ گیا تھا۔۔۔۔

وہ اس وقت سیاہ رنگ کی ساڑھی میں ملبوس تھی۔۔۔۔ اپنے نازک سراپے کے ساتھ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔ وہ نظریں ہٹانا بھول گیا تھا۔۔۔۔

روزی نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور ہولے سے مسکراتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنے سر کو پہلی بار کسی لڑکی کے سامنے ایسے بے خود ہوتے دیکھا تھا۔۔۔ ورنہ گھر میں ہونے والی پارٹیز میں اس نے دیکھا تھا کہ کیسے وہ لڑکیوں کو اگنور کرتا تھا۔۔۔

انابیہ کے ساتھ بھی اس نے کبھی اس کا دلی تعلق نہیں دیکھا تھا۔۔۔ انابیہ کو کسی ایک دن بھی اس نے اپنے گھر رکنے کی اجازت نہیں دی تھی۔۔۔۔

اور یہ لڑکی اتنے ٹائم سے اس کے پاس رہ رہی تھی۔۔۔

زرناب کے سارے ڈریسز ایشل ہی آرڈر کرتی تھی۔۔۔ اس وقت بھی وہ بلیک کلر کی بہت ہی خوبصورت ساڑھی میں ملبوس تھی۔۔۔ جس پر سلور رنگ لگے ہوئے تھے۔۔۔

نازک کومل سا وجود اس ساڑھی میں بے انتہا حسین لگ رہا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے وہ ٹھنڈا پانی اپنے اندر انڈیلا تھا۔۔ اور گہرا سانس لیتے اس پر سے نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔

"یہ کیسے لباس منگوا رہی ہو تم اس کے لیے۔۔۔؟؟"

اس نے ایشل کو میسج کیا تھا۔۔۔

"کیوں بھائی وہ اا اچھی نہیں لگ رہی۔۔۔ یا پھر بہت زیادہ اچھی لگ رہی ہے۔۔ آپ نگاہیں نہیں ہٹا پا رہے۔۔۔۔"

ایشل نے شوخی بھرے انداز میں میسیج کا جواب دیا تھا۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔ ابھی کوئی اور لباس بھیجو۔۔۔ پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔۔"

اس نے غصے سے میسج کیا تھا اور فون ٹیبل پر پٹختے اسے گھورا تھا۔۔۔ اس ساڑھی کا بلاؤز انتہائی نازیبا تھا۔۔۔ اس کی کمر پر دو سٹریپس سے بنی ہوئی تھیں موتیوں کی۔۔۔

جس سے اس کی دودھیا گردن واضح ہو رہی تھی۔۔۔ شاہ زمار نے اپنا سانس روک لیا تھا۔۔۔ لبوں پر ہاتھ رکھتے اس نے پہلو بدلہ تھا۔۔۔ اس ساڑھی کا کپڑا بھی کافی باریک تھا۔۔

اس نے پیشانی کو مسلتے اپنی نگاہوں کا زاویہ اس سے بدلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ گول سیڑھیوں کا چکر کاٹتی وہ نیچے اتر چکی تھی۔۔۔ اور شاہ زمار کا چہرا بے انتہا سرخ تھا۔۔۔

غصے سے بھی اور ضبط سے بھی۔۔۔

ہیلز کی آواز قریب سے آ رہی تھی۔۔۔ شاہ زمار کا ضبط جواب دے چکا تھا۔۔۔ اس نے سیگریٹ سلگھایا تھا اور سرخ آنکھوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

"یہ کیا پہنا ہے تم نے۔۔۔؟؟"

انتہائی سرد ترین لہجے میں پوچھا گیا تھا۔۔۔ زرناب نے گھنیری پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔

دونوں کی نگاہیں ملی تھیں۔۔ زرناب اندر تک لرز گئی تھی۔۔۔۔ جبکہ شاہ زمار خانزادہ کی نظریں اس کی گردن کے سرخ نشانوں پر ٹھہرتے اس کے اعصاب کو بوجھل کر گئے تھے۔۔۔

اسے خود پر جی بھر کے غصہ آیا تھا۔۔۔ یہ کیا کیا تھا اس نے۔۔۔ وہ اتنے کمزور نفس کا تو کبھی نہیں تھا۔۔۔ پھر یہ کیا کر گیا تھا وہ۔۔ اس کی نگاہیں بے اختیار اس کے کندھے پر گئی تھیں۔۔۔

وہ جگہ اس کے بالوں سے ڈھکی ہوئی تھی۔۔ اس نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔ زرناب اس وقت اس شخص کے سامنے کیسے بیٹھی تھی یہ وہی جانتی تھی۔۔۔ اوپر سے اس کا جو حلیہ تھا۔۔۔

اس نے کبھی ہاف سلیوز نہیں پہنی تھیں۔۔۔ اور اسوقت جس ساڑھی میں ملبوس تھی وہ سلیوز لیس تھی۔۔۔

مگر وہ اس شخص کی فون پر کہی باتوں سے اتنا ہرٹ تھی کہ اس نے بنا کوئی اعتراض کے یہ لباس پہن لیا تھا۔۔۔ وہ جب اسے اپنی خریدی ہوئی شے سمجھتا تھا۔۔۔ اسے انسان ہونے کا مارجن بھی نہیں دے رہا تھا۔۔

تو وہ کیا اعتراض کرتی۔۔۔ پھر سے اس شخص کے آگے بے عزت ہونے کا ارادہ نہیں تھا اس کا۔۔۔

ویسے ہی گزشتہ رات کی بات سے اس کا دل عجیب سے احساسات سے گھرا ہوا تھا۔۔۔ یہ شخص تو پہلے ہی اس کی سوچوں پر، اس کے دل و دماغ پر۔۔۔ قابض ہو کر اسے پاگل کیے ہوئے تھا۔۔

اوپر سے کل کے بعد تو ویسے ہی دھڑکنوں میں طوفان برپا ہو چکا تھا۔۔۔ مگر اس انسان نے اپنے سنگین الفاظ سے اس کے دل کو مسل کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔۔۔ یہ کیا پہنا ہے تم نے۔۔۔؟؟"

اس نے اب کے سنگین تیوروں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

"آپ نے جو کہا ہے وہی پہنا ہے۔۔۔"

اس نے ہولے سے جواب دیا تھا۔۔۔ شاہ زمار نے اسے گھورا تھا۔۔۔ اس لڑکی کا انداز روٹھا روٹھا سا لگ تھا۔۔ وہ اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔ چہرے کی معصومیت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔ کیا وہ اس سے خفا تھی۔۔۔؟؟ مگر اس نے تو اسے کبھی اتنی اہمیت نہیں دی تھی کہ وہ ناراض۔۔۔۔؟؟

"انسان کو خود بھی دیکھ لینا چاہیے۔۔۔۔ تم ایسے لباس نہیں پہنتی۔۔۔۔ پھر کیوں پہن لیا ابھی۔۔۔۔؟؟"

وہ غصے سے پوچھ رہا تھا۔۔۔ اس کی سوچوں کی برعکس سے کا لہجہ بہت سخت تھا۔۔۔۔

"انسان کو خود بھی کچھ دینا چاہیے۔۔۔۔ خریدی ہوئی چیزوں کو نہیں۔۔۔۔ جو اپنے مالک کی محتاج ہوتی ہیں۔۔۔۔ پہلے میری زندگی میری مرضی کے مطابق تھی۔۔۔۔ ابھی بھی اگر ہوتی تو نہ پہنتی یہ۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔ جسے چھپانے کی خاطر اس نے پلکیں جھپکی تھیں۔۔ اور جھکالی تھیں۔۔۔۔

وہ چند سیکنڈز ان پلکوں کے دلفریب رقص کو ہی تکے گیا تھا۔۔۔ اگلے ہی لمحے اس نے اپنی سوچوں کی سرزنش کی تھی۔۔۔۔

"تو تمہیں آزادی چاہیے مجھ سے۔۔۔۔۔؟؟"

وہ اس کی جانب گہری نگاہوں سے دیکھتے پوچھ رہا تھا۔۔۔

زرناب نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔ جو دیکھ وہ حیران ہوا تھا۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھتا اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ کیونکہ زرناب کی آنکھوں سے ایک آنسو بہہ کر اس کی گالوں پر پھسل گیا تھا۔۔

اس کے نفی میں سر ہلانے پر وہ حیران ہوا تھا۔۔۔

"میرے پاس اتنی رقم نہیں ہے کہ آپ کو دے کر آپ سے چھٹکارا پاسکوں۔۔۔"

اس نے اگلے ہی لمحے جو بات کہی تھی وہ مقابل کے دل میں کھب گئی تھی۔۔۔ اس دل میں پہلی بار کچھ چبھا تھا۔۔۔ اتنے سالوں بعد۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ زرناب گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ شاہ زمار نے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔ زرناب نے وہاں سے ہٹنے چاہا تھا۔۔۔

مگر وہ شخص اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے قریب تر کھینچ گیا تھا۔۔۔

زرناب اس کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔ اپنے بیس لیس بلاؤز سے جھانکتی کمر پر اس کی انگلیوں کا لمس محسوس کرتے وہ کانپ گئی تھی۔۔۔ اس کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔

اس نے گھبرا کر شاہ زمار کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اس پل اس کے بے انتہا قریب تھا۔۔۔ اس شخص کی نگاہیں زرناب کی گردن سے الجھ رہی تھیں۔۔۔ وہ خود پر اختیار نہیں رکھ پا رہا تھا۔۔۔۔

"مجھ سے چھٹکارا پانا چاہتی ہو تم۔۔۔ ؟؟"

انگوٹھے سے اس کی گردن کے سرخ حصے کو چھوا تھا۔۔۔ زرناب خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔۔ اس کا دل بہت زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔ وہ کانپ رہی تھی۔۔۔

اپنی کمر پر اس کی انگلیوں کو موتیوں کی سٹریپس میں الجھتا دیکھ وہ بری طرح سے حیا آلودہ ہوئی تھی۔۔۔۔

یہ شخص سرد مزاج ہی ٹھیک تھا۔۔۔۔ اس کا لمس بہت بے رحم تھا۔۔۔ اور قربت سانسیں روک دیتی تھی۔۔۔۔ اس کی موجودگی بہت پاورفل تھی۔۔۔ وہ اسے برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی اسے لگا تھا اس کے دل کو کچھ ہو جائے گا۔۔۔۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔۔۔؟؟"

اس نے زرناب کی گردن میں پہنے نگینوں کے بہت کچھ خوبصورت نیکلس میں اپنی انگلی پھنسائی تھی اور اسے ایک جھٹکے سے توڑ دیا تھا۔۔۔ زرناب نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اب اس کی دودھیا چمکتی گردن بنا کچھ روکاوٹ پر پوری پھر سے اس کے سامنے تھی۔۔۔ اس نے ہاتھ نے بڑھاتے اس کی گردن پر بھرے بالوں کو بھی ہٹا دیا تھا۔۔۔ اب وہ دودھیا گردن اس کے بے اختیاری میں دیئے نشانات کے ساتھ اس کے سامنے

تھی۔۔۔ زرناب کی حالت اس وقت ایسی تھی کہ اگر اس شخص نے اسے تھام نہ رکھا ہوتا تھا اس نے گر جانا تھا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔"

زرناب نے اس کی بات کا جواب دیا تھا۔۔۔ جب اسی لمحے اس شخص نے جھک کر اس کی گردن کے سرخ نشان پر پھر سے اپنے ہونٹ رکھ دیئے تھے۔۔۔ اس بار شدت پہلے سے کہیں زیادہ تھی۔۔۔

وہ لرز اٹھی تھی۔۔۔۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے شاہ زمار کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔ مگر وہ شخص نجانے کس بات کا غصہ ایسے نکال رہا تھا۔۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے بے ساختہ کراہ نکلی تھی۔۔۔۔ وہ نازک ملائم وجود اس وقت اس شخص کی مضبوط بانہوں میں بکھر رہا تھا۔۔۔۔

شاہ زمار کے کانوں میں بھی وہ آواز سنائی دی تھی۔۔۔ اس نے سرخ آنکھیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھ تھا۔۔۔۔ اس لڑکی کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔۔ وہ اسے تکے گیا تھا۔۔۔۔

"کیوں آئی ہو تم میری زندگی میں۔۔۔۔؟؟؟ کیوں۔۔۔؟؟؟"

اس کی کمر پر اپنی انگلیاں گڑھتا وہ ہلکی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔

زرناب بری طرح سے سہم گئی تھی۔۔۔

"آپ کے خریدا ہے مجھے۔۔۔ مجھے بھی نہیں آنا تھا یہاں۔۔۔ میری مجبوری تھی۔۔۔ آپ کی تو کوئی مجبوری نہیں تھی۔۔ نہ رکھتے مجھے۔۔۔"

اس کے لبوں سے بے ساختہ نکل گیا تھا۔۔۔ اس کے بگڑتے تاثرات دیکھ اس نے اس کے حصار سے نکلنا چاہا تھا۔۔

جب اسی لمحے اس شخص نے اس کی کمر پر موجود سٹریپس کو کھینچ لیا تھا۔۔۔ وہ ٹوٹ گئی تھیں۔۔۔ اور سارے موتی چاروں جانب ہال میں بکھر گئے تھے۔۔۔۔

زرناب کے چہرے کی رنگت بے انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اس کی حالت ایسی تھی کہ وہ ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔

شاہ زمار نے ایک نظر اس کی کمر پر ڈالی تھی۔۔۔۔ اس کے حواس بوجھل ہوئے تھے۔۔۔۔

"جا کر چینج کرو اسے۔۔۔ روزی تمہارے لیے دوسرا ڈریس لاتی ہے۔۔۔۔"

اس کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ یہ کیا کر رہا تھا وہ۔۔۔ زرناب کانپ رہی تھی۔۔۔ وہ وہاں ایک سیکنڈ مزید نہیں رک پائی تھی۔۔۔

تیزی سے سیڑھیاں کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ شاہ زمار کی نظریں اس کی کمر پر چمکتے تل سے الجھ گئی تھیں۔۔۔

"لعنت ہو تم پر شاہ زمار خانزادہ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔؟؟"

اس کے جاتے ہی اس نے ایک زور دار مکہ ٹیبل پر دے مارا تھا۔۔۔ اس کے چہرے کی رنگت انتہائی سرخ تھی۔۔۔ کچھ دیر بعد روزی ایک ڈریس لیتے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

* * *

آج پھر بہت ہی شاندار طریقے سے پارٹی کا ارینج کیا گیا تھا۔۔۔

شاہ زمار اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

اسکے پہلو میں اس وقت کریم کلر کے خوبصورت گاؤن میں ملبوس تھی۔۔۔

وہ نازک دوشیزہ وہاں بہت ساری نگاہوں کا مرکز بن چکی تھی۔۔۔ پورا راستہ ان دونوں کے بیچ کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔ زرناب کی دھڑکنیں ابھی تک معمول پر نہیں آئی تھیں۔۔۔۔

اس مغرور شخص کی معیت میں چلتے اس کی دھڑکنیں بے حال ہو رہی تھیں۔۔۔ نجانے کتنی نظریں ان دونوں پر تھیں۔۔۔ وہ شخص ہمیشہ مرکز نگاہ رہتا تھا۔۔ اور اب اس کے ساتھ کھڑے ہونے کی وجہ سے وہ بھی لوگوں کی توجہ کا مرکز تھی۔۔

وہاں ایک جانب بار کے پاس کھڑے کاشان ہمدانی کی نظریں بھی ان دونوں پر تھیں۔۔ شراب کا گھونٹ گھونٹ اپنے اندر اتارتے اس نے کسی کو کال ملائی تھی۔۔۔

"مجھے آج یہ لڑکی ہر قیمت پر اپنے بستر پر چاہیے۔۔۔ بہت بہت گیا اس شاہ زمار کے جیتنے کا شوق پورا۔۔۔ کل تک یہ لڑکی اس ملک

سے باہر ہونی چاہیے۔۔۔ مگر پہلے اسے میں استعمال کروں گا۔۔۔"

وہ جو ہر وقت چہرے پر مسکراہٹ سجائے رکھتا تھا اس وقت اس کی آنکھوں سے خباثت ٹپک رہی تھی۔۔۔ ہوس بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتا وہ شخص جیسے پاگل ہو رہا تھا۔۔

اس نے سوفیا کو صرف نام کی بیوی رکھا ہوا تھا۔۔ ورنہ روز اس کے بستر پر ایک نئی لڑکی ہوتی تھی۔۔

"گڈ ایوننگ۔۔۔۔"

سبطین نے شاہ زمار کے پاس آتے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں شاہ زمار نے ان دونوں میاں بیوی کو کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

"کیسی ہو آپ۔۔۔۔؟؟"

ایشل زرناب کو بہت محبت سے ملی تھی۔۔۔ اس کے دونوں گالوں پر پیار کرتے اس کے انداز میں بہت محبت تھی۔۔۔۔ زرناب کو اتنے عرصے میں پہلی بار کوئی انسان ایسے اپنائیت سے ملا تھا۔۔۔۔ اس کی آنکھوں کی میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔۔ جبکہ ایشل کے نرمی سے اس کے گال چھونے پر بھی اس کے گال سرخ ہو گئے

تھے۔۔۔ شاہ زمار نے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔ اور اپنی پیشانی مسلتے اس کے سیگریٹ سلگاتے لبوں سے لگایا تھا۔۔۔۔

سبطین اس کے بچپن کا دوست تھا۔۔۔ وہ واحد انسان جو بہت بار اس کے جذبات کا اندازہ ٹھیک سے لگالیتا تھا۔۔۔ اس وقت بھی اسے جو محسوس ہوا تھا وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی کو اپنی بہن کا چھونا بھی ناگور گزرا تھا اسے۔۔۔ سبطین کو لگ رہا تھا کہ اسے اب پھر سے اپنا پلان بدلنا پڑنا تھا۔۔۔ یہ شخص اس لڑکی کو استعمال نہیں کرنے دینے والا تھا۔۔۔

اس کے تاثرات بتا رہے تھے کہ اس نے پوری دنیا کو آگ لگا دینی تھی۔۔ اگر کسی نے اس کے پہلو میں کھڑی لڑکی کو ہاتھ بھی لگایا تو۔۔۔

"آج کا کیا پلان ہے۔۔۔؟؟"

سبطین نے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔

"اس کو اس کی اوقات بتاؤ۔۔۔ آج بہت اہم اہم ڈیلر آئے ہوئے ہیں۔۔۔ کاشان ہمدانی کے امیج کی دھجیاں اڑانے کا موقع اچھا ہے۔۔۔"

وہ بول رہا تھا اور سبطین نے اثبات میں سر ہلا یا تھا۔۔ وہ پہلے سے ہی پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا۔۔

ایشل زرناب کے ساتھ تھوڑے الگ ٹیبل پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ کچھ دیر کے لیے وہ اس شخص کے سائے سے دور ہوئی تھی۔۔۔ اور اس دوران بھی شاہ زمار کی نگاہیں اسے خود پر محسوس ہوتی رہی تھیں۔۔۔

وہ اس وقت کریم کلر کے پیروں کو چھوتے گاؤن میں ملبوس تھی۔۔۔ جس کا سفید نگینوں سے سجا گلا اس کی گردن کے ساتھ بالکل چپکا ہوا تھا۔۔۔

اس کی گردن کا زرا سا انچ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ اس کے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔ گردن کا بچہ کچھ حصہ انہوں نے ڈھانپ رکھا تھا۔۔

وہ یہاں کھڑی ہو کر بھی اس کی نگاہوں سے پزل ہو رہی تھی۔۔

ایشل بہت خوش مزاج سی زندہ دل لڑکی تھی۔۔۔ وہ تھوڑی ہی دیر میں اس سے گھل مل گئی تھی۔۔ اسے ایشل سے ہی ایلینا کا بھی پتا چلا تھا۔۔ کہ وہ بھی شاہ زمار کی بہن تھی۔۔

وہ اپنی سوچ پر شرمندہ ہوئی تھی۔۔ ایشل اچھی تھی مگر ایلینا بالکل اپنے بھائی کے مزاج کی تھی مغرور سی۔۔۔۔

"میرا بھائی کیسا لگتا ہے تمہیں۔۔۔۔؟؟"

اس سے باتیں کرتے اچانک سے ایشل نے جو سوال کیا تھا۔۔۔ وہ کچھ دیر کے لیے ساکت سی اسے تکے گئی تھی۔۔۔ وہ بولنا بھول گئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟ کیا بہت مشکل سوال پوچھ لیا ہے میں نے۔۔۔"

اس کی جانب دیکھتے وہ ہولے سے مسکرائی تھی۔۔۔ زرناب کا دل بہت زور سے دھڑک گیا تھا۔۔۔

اس میں نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ سیگریٹ کا زہر ابھی بھی اس کے لبوں میں دبا تھا۔۔۔

سیاہ تھری پیس سوٹ میں وہ اپنی وجاہت اور سحر انگیزی کے ساتھ پوری محفل پر چھایا ہوا تھا۔۔۔ زرناب کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔

اس نے لرزتی پلکوں کے ساتھ اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔

"اچھے ہیں۔۔۔۔"

اس نے ہولے سے کہا تھا۔۔۔

"یہ تو مجھے بھی پتا ہے کہ میرا بھائی لاکھوں میں ایک ہے۔۔۔ میں تم سے یہ پوچھ رہی ہوں کہ تمہیں کیسا لگتا ہے شاہ زمار خانزادہ۔۔۔۔"

ایشل اس کی بات پر شوخی سے بولی تھی۔۔۔ شاہ زمار کی نگاہیں اس چھوئی موئی گھبرائی ہوئی لڑکی پر گئی تھیں۔۔۔۔ وہ اپنی بہنوں سے اچھی طرح واقف تھا۔۔۔ وہ بہت شوخ مزاج اور بولڈ تھیں۔۔۔۔ اس معصوم لڑکی کو گھما دینا تھا ایشل نے۔۔۔ وہ ان کے پاس جانے لگا تھا۔۔۔ جب اسی لمحے کاشان اس کے راستے میں آیا تھا۔۔۔

"ارے شاہ زمار خانزادہ کیسے ہیں آپ۔۔۔۔؟؟"

اس نے بڑے خوشگوار انداز میں اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔۔ شاہ زمار نے الجھ مخصوص سر انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ کے سامنے ہوں ہمدانی صاحب۔۔۔"

اس نے بھی لہجہ نارمل رکھتے کہا تھا۔۔ کاشان نے پلٹ کر زرناب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"یہ آپ کی اسسٹنٹ۔۔۔ سنا ہے کچھ دونوں پہلے یہ کڈنیپ ہوئی تھیں۔۔۔ بہت افسوس ہوا سن کر۔۔۔ اس معصوم لڑکی سے بھلا کسی کو کیا مسئلہ ہو سکتا ہے۔۔۔"

شراب کا گلاس اپنے اندر انڈیلتے اس نے کہا تھا۔۔۔ جبکہ شاہ زمار کے مضبوط ہاتھ کی مٹھی بن گئی تھی۔۔۔

"بالکل۔۔۔۔ بہت ہی کوئی کمینہ اور درندہ صفت انسان ہی ہو گا ایسی گھٹیا حرکت کرنے والا۔۔۔"

شاہ زمار نے اس کی جانب دیکھتے سخت الفاظ استعمال کیے تھے۔۔۔ کاشان کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔

بہت مشکل سے اس نے خود پر ضبط رکھا تھا۔۔۔

"آپ نے اسے بچا لیا۔۔۔۔ ورنہ جنہوں نے اغوا کیا ہے وہ بہت برا بھی کر سکتے تھے۔۔۔"

کاشان کی نگاہیں بار بار پلٹ کر اس کی جانب جا رہی تھیں۔۔۔

"آگے بھی بچاؤں گا۔۔۔ برا سوچنے والے اپنے ہاتھوں اپنی موت لکھ دیں گے۔۔۔"

اس نے زہر خند نگاہوں سے اسے دیکھتے کہا تھا اور آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

ان دونوں کے درمیان ایسے ہی زو معنی باتیں ہوتی تھیں۔۔۔ جنہیں وہ دونوں ہی سمجھ سکتے تھے۔۔۔

"یہ کیا پی رہی ہو تم۔۔۔؟؟"

شاہ زمار نے اسکے ہاتھ میں گلاس دیکھ سرد لہجے میں پوچھا تھا۔۔

ایشل کی نظر بھی گلاس پر پڑی تھی۔۔

زرناب آدھے سے زیادہ گلاس ختم کر چکی تھی۔۔ وہ ان دونوں بہن بھائیوں کی نگاہیں نہیں سمجھ پائی تھی۔۔ شاہ زمار نے اس کی ہاتھ سے وہ گلاس لے کر اس میں سے گھونٹ بھرا تھا۔۔۔

اس میں شراب اور جوس مکس کیا گیا تھا۔۔ اس کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئی تھیں۔۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس لڑکی کے ساتھ کچھ کرنے والا تھا کاشان۔۔۔

اس نے ایشل کو گھورا تھا۔۔۔ اور وہ گلاس واپس رکھ گیا تھا۔۔

زرناب کے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اسے اس بات میں اپنی انسلٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اس کے نین کٹورے پانیوں سے بھر گئے تھے۔۔۔

"میں خود نہیں ہی رہی تھی۔۔۔ انہوں نے دیا مجھے۔۔۔ میں انکار کر رہی تھی یہ۔۔۔۔"

اس نے روہانسے لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔ آنکھوں سے آنسو لڑھک آئے تھے۔۔۔

ایشل نے حیرت زدہ ہو کر یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔ کیا وہ اس کے بھائی سے خفا ہو رہی تھی۔۔ شاہ زمار نے اس آنسو بہاتے گلابی چہرے سے بہت مشکل سے اپنی نگاہیں ہٹالی تھیں۔۔۔

"اسے جوس منگوا کر دو۔۔۔"

شاہ زمار نے ایشل کو کہا تھا۔۔ اس نے جان بوجھ کے زرناب کو نہیں بتایا تھا کہ وہ شراب پی چکی تھی۔۔۔

"نہیں مجھے نہیں پینا۔۔۔ آپ رہنے دیں۔۔۔"

اس نے منہ بسورتے کہا تھا۔۔۔ ایشل کو ویٹر کو اشارہ کرنے لگی تھی۔۔۔ اس نے مسکرا کے زرناب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر بھائی کے بگڑتے تاثرات کی جانب۔۔۔

وہ شاہ زمار کی جانب سے رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔ شاہ زمار خود حیران تھا کہ یہ لڑکی اس کے ساتھ کیا کر رہی تھی۔۔۔ جس جوس لینے پر وہ اس سے اتنا خفا ہو رہی تھی۔۔۔

"کیا پرابلم ہے تمہارے ساتھ۔۔۔؟؟؟"

اس کے ایشل کو وہاں سے جانے کو کہا تھا اور اس کو کڑے تیوروں سے گھورتے پوچھا تھا۔۔۔

"آپ اکیلے میں میری انسلٹ کر لیا کریں۔۔۔ مگر یوں سب کے سامنے۔۔۔۔۔ میں آپ کی خریدی ہوئی ہوں۔۔۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ مجھے ہر جگہ ذلیل کریں۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں کے کنارے نم ہوئے تھے۔۔۔۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کو چکر آرہے ہیں۔۔۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے آج۔۔۔؟؟ تم کچھ زیادہ بول رہی ہو۔۔۔۔"

وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔۔ اسی لمحے اپنے سے کو تھامتے وہ اپنی جگہ سے لڑکھڑائی تھی۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟"

اس نے پوچھا تھا۔۔۔ زرناب نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔ شاہ زمار دوسری جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

انابیہ جو کافی دیر سے دور کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔ اندر سے ابلتی ہوئی وہ شاہ زمار کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ اور ہال کے بیچوں بیچ اس کا راستہ روک گئی تھی۔۔۔

شاہ زمار نے سلگتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ اس وقت مہرون رنگ کی بیک لیس میکسی میں ملبوس تھی۔۔۔ عریاں

بانہوں اور گہرے گلے کے ساتھ اپنے وجود کی نمائش کرتی وہ اس کے سامنے تھی۔۔۔

وہاں بہت ساری نگاہیں انابیہ ہمدانی پر تھیں۔۔۔ مگر انابیہ اس وقت دیوانہ وار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

جس سے اس نے بے انتہا محبت کی تھی۔۔۔ مگر اس کی اپنی بے وقوفی اس شخص کو اس سے دور کر گئی تھی۔۔۔

"مین میں پل پل مر رہی ہوں شاہ زمار۔۔ پلیز۔۔۔ پلیز معاف کر دو مجھے۔۔۔"

اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور شاہ زمار کے سینے پر اپنی دونوں ہتھیلیاں رکھ دی تھیں۔۔۔

کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر یہ منظر دیکھتی زرناب کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔۔

اس لڑکی کے انداز میں دیوانیت تھی۔۔۔ اور اس مغرور شخص کی آنکھوں میں شدید نفرت۔۔۔۔۔

اسے ابھی تھوڑی دیر پہلے ایشل سے اس لڑکی کے بارے میں پتا چلا تھا۔۔۔ شاید یہ وہی تھی۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے تمہارے مرنے سے مجھے فرق پڑے گا۔۔۔"

شاہ زمار نے سیگریٹ سلگاتے پلٹ کر زرناب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس نے گھبرا کر نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔ خود کو اس منظر سے انجان ظاہر کرتے۔۔۔۔ جبکہ دل بے چین ہو کر دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

انابیہ کے ہاتھ اب بھی شاہ زمار کے سینے پر تھے۔۔۔ اس کی انگلیاں اس کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھیں۔۔۔ جیسے وہ ڈوبتے ہوئے کسی کو تھام رہی ہو۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔ کاجل ڈھل کر گالوں پر بکھر گیا تھا۔۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔۔۔ بے بسی سے۔۔۔

اس شخص کی چاہت میں۔۔۔۔

"شاہ زمار پلیز۔۔۔ میں جانتی ہوں میں نے غلطی کی۔۔۔"

اس کی آواز ٹوٹ ٹوٹ کر نکل رہی تھی۔۔۔ ہچکیاں اس کے الفاظ کو بکھیر رہی تھیں۔۔۔

زرناب اس منظر سے نگاہیں نہیں ہٹا پائی تھی۔۔۔۔

"مگر میں تمہیں سچ میں بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔ تم نہیں جانتے میں کتنی تڑپی ہوں۔۔۔ کتنی راتیں بے نیند گزاری ہیں۔۔۔"

وہ اس کے قریب ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر شاہ زمار کا چہرہ پتھر کی طرح سخت تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں کوئی نرمی نہیں تھی۔۔۔

صرف ٹھنڈک تھی۔۔۔ برفیلی ٹھنڈک جو جلا دیتی تھی۔۔۔

وہ لڑکی بھی بے انتہا حسین تھی۔۔۔ بہت سارے مردوں کی نگاہیں اس پر تھیں۔۔۔

مگر اسے صرف شاہ زمار خانزادہ کی چاہ تھی۔۔۔۔

جو اس کی جانب دیکھنے کا بھی روادار نہیں تھا۔۔۔

"میرے بھائی نے مجھے مجبور کیا تھا۔۔۔ وہ تمہیں نقصان پہنچانے کی دھمکی دے رہا تھا۔۔۔ اس نے کہا تھا کہ اگر میں نے تمہاری کمپنی کی معلومات نہیں دیں تو وہ۔۔۔ وہ تمہیں مار دے گا۔۔۔"

انابیہ کی آواز میں تکلیف تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں التجا کر رہی تھیں۔۔۔ مگر اس کے الفاظ میں ابھی بھی جھوٹ تھا۔۔۔

وہ جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔

اسے مجبور کسی اور بات پر کیا گیا تھا۔۔۔ جو اتنی بڑی نہیں تھی۔۔۔

شاہ زمار کے تاثرات کی تلخی بڑھ گئی تھی۔۔۔ اس کے لیے یہ سب بیکار تھا۔۔۔ اس کے کانوں میں صرف دھوکے کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔

"میں ڈر گئی تھی شاہ زمار۔۔۔ میں تمہیں کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ اس لیے میں نے۔۔۔ میں نے۔۔۔"

وہ مزید نہیں بول پائی۔۔۔ اس کے گلے میں آنسو اٹک گئے تھے۔۔۔

لوگ ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ کچھ فاصلے سے۔۔۔ کچھ قریب سے۔۔۔ ان کے بارے میں سرگوشیاں ہو رہی تھیں۔۔۔

"دیکھا۔۔۔ انابیہ ہمدانی رو رہی ہے۔۔۔"

"شاہ زمار نے اسے بالکل بھاؤ نہیں دیا۔۔۔"

"اتنا بڑا دھوکا جو دیا تھا۔۔۔ وہ کیسے منہ لگائے گا دوبارہ۔۔۔"

مگر انابیہ کو ان آوازوں کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ اسے صرف شاہ زمار کی پرواہ تھی۔۔۔ جو اس وقت اس سے دور ہو رہا تھا۔۔۔ ہمیشہ کے لیے۔۔۔

زرناب کی سماعتوں تک بھی یہ سرگوشیاں پہنچ رہی تھیں۔۔۔۔

وہ بے چینی سے پہلو بدل گئی تھی۔۔۔ یہ شخص تھا ہی ایسا ساحر کسی کو بھی اپنے لیے دیوانہ بنا سکتا تھا۔۔۔

زرناب کی نگاہیں بار بار اس کے وجہیہ نقوش سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔ جو سختی سے تنے ہوئے تھے۔۔۔

شاہ زمار نے اس کے ہاتھوں کو اپنے سینے سے ہٹایا تھا۔۔۔۔

اتنی سختی سے کہ انابیہ کی نازک کلائیوں پر اس کی انگلیوں کے نشان پڑ گئے۔۔۔ اس کے چہرے پر کوئی جذبہ نہیں تھا۔۔۔ سوائے نفرت کے۔۔۔ گہری۔۔۔ شدید نفرت۔۔۔

"تم اور تمہارا بھائی دونوں ایک جیسے ہو۔۔۔"

اس نے آہستہ سے کہا۔۔۔ مگر اس کی آواز میں زہر تھا۔۔۔ اتنا زہر کہ انابیہ کانپ گئی۔۔۔

"کمینے۔۔۔ درندے۔۔۔ دھوکے باز۔۔۔"

ہر لفظ ایک تیر کی طرح انابیہ کے دل میں اتر رہا تھا۔۔۔

"تم دونوں میرے لیے ایک جیسے ہو۔۔۔ بس فرق یہ ہے کہ کاشان کم از کم کھل کر دشمنی کرتا ہے۔۔۔ مگر تم نے۔۔۔"

شاہ زمار رکا۔۔۔ اس نے سیگریٹ سلگایا۔۔۔ اور ایک لمبا کش لیا۔۔۔ دھواں اس کے منہ سے نکل کر انابیہ کے چہرے پر آیا۔۔۔

"تم نے محبت کا ڈھونگ رچایا۔۔۔ دل توڑنے کا سب سے گھٹیا طریقہ۔۔۔"

انابیہ کے چہرے پر تمام رنگ اڑ گئے۔۔۔ وہ ہانپنے لگی۔۔۔ اس کے منہ سے کوئی لفظ نہیں نکل رہا تھا۔۔۔ اس کی زبان خشک ہو گئی تھی۔۔۔

"میں۔۔۔ میں نے محبت کا ڈھونگ نہیں۔۔۔ میں سچ میں۔۔۔"

اس نے کہنا چاہا تھا۔۔۔۔

"بس کرو۔۔۔"

شاہ زمار کی آواز تیز ہوئی۔۔۔ مگر پھر فوراً نارمل ہو گئی۔۔۔ وہ اپنے آپ پر قابو رکھنا جانتا تھا۔۔۔

"تم نے ایشل کے ذریعے مجھ تک رسائی پائی۔۔۔ تمہارا کہنا تھا کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو انابیہ۔۔۔۔ میں نے تمہیں موقع دیا۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی موقع دیا۔۔۔۔۔"

وہ بول رہا تھا۔۔۔ پہلی بار وہ اسے ایسے جواب دے رہا تھا۔۔۔ اور انابیہ کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے امید کی کرن چمکی۔۔۔

"اپنے دل سے۔۔۔ پوری ایمانداری سے۔۔۔"

اس شخص کا لہجہ زہر میں بدلہ تھا۔۔۔۔

انابیہ کی امید ٹوٹ گئی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ آگے کیا آنے والا ہے۔۔۔

"مگر تم نے کیا کیا۔۔۔"

شاہ زمار کی آواز میں تلخی آگئی۔۔۔

"تم نے مجھے اپنے بھائی کی چالوں میں استعمال کیا۔۔۔ میری کمپنی کے راز نکالے۔۔۔ میری ڈیلز خراب کیں۔۔۔ میرے ساتھ ایک جگہ بیٹھ کر میرے بارے میں سب جانا۔۔۔ اور پھر سب کچھ اپنے بھائی کو بتا دیا۔۔۔"

وہ اسے اس کا اصلی چہرا دکھا رہا تھا۔۔۔ تا کہ یہ لڑکی دوبارہ اس کے سامنے آنے کا خیال بھی نہ لائے اپنے دل میں۔۔۔

"تم نے میرے بھروسے کے ساتھ کھیلا۔۔۔ میرے جذبات کو روندا۔۔۔ اور سب سے بڑھ کر۔۔۔ تم نے میرے اعتماد کو توڑا۔۔۔ یہی سب سے بڑا گناہ ہے تمہارا۔۔۔"

شاہ زمار کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔۔۔ مگر اس میں درد نہیں تھا۔۔۔۔ صرف غصہ تھا۔۔۔

انابیہ نے قدم آگے بڑھایا۔۔۔

"شاہ زمار میں۔۔۔ میں واقعی معافی چاہتی ہوں۔۔۔ پلیز مجھے ایک موقع۔۔۔ صرف ایک موقع دے دو۔۔۔ میں ثابت کر دوں گی کہ۔۔۔"

اس کے انداز میں منت تھی۔۔۔۔

"بس۔۔۔"

اس کی آواز اتنی سرد تھی کہ انابیہ کے قدم وہیں جم گئے۔۔۔

"میں نہیں سننا چاہتا کچھ بھی۔۔۔ نہ تمہاری معذرت۔۔۔ نہ تمہارے بہانے۔۔۔ نہ تمہارا پیار۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔"

وہ اس کے بالکل قریب آیا۔۔۔ انابیہ کی سانسیں تھم گئیں۔۔۔

یہ منظر دیکھتی زرناب کی بھی۔۔۔۔

"جاؤ یہاں سے۔۔۔ میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔۔۔ اور اگر دوبارہ میرے سامنے آئیں۔۔۔ تو یاد رکھنا میں تمہیں تمہارے بھائی سے بھی بڑا درندہ بن کر دکھاؤں گا۔۔۔"

اس نے انابیہ کو ایک آخری بار وارن کیا تھا۔۔۔۔ اس نظر میں نفرت تھی۔۔۔ حقارت تھی۔۔۔ اور ایک حتمیت تھی۔۔۔

اور پھر وہ پلٹ کر چلا گیا۔۔۔ بغیر پیچھے دیکھے۔۔۔

انابیہ وہیں کھڑی رو رہی تھی۔۔۔ اس کے گھٹنے کمزور پڑ گئے تھے۔۔۔ وہ گرنے ہی والی تھی کہ سوفیا نے اسے سنبھال لیا۔۔۔

"چلیں۔۔۔ یہاں سے چلتے ہیں۔۔۔"

سوفیا نے نرمی سے کہا۔۔۔ اور انابیہ کو وہاں سے لے گئی تھی۔۔۔

لوگ اب بھی سرگوشیاں کر رہے تھے۔۔۔ دیکھ رہے تھے۔۔۔ مگر انابیہ کو کچھ پرواہ نہیں تھی۔۔۔

اس کی زندگی کا سب کچھ ابھی اس سے دور چلا گیا تھا۔۔۔ وہ شخص جو اس کے بھائی کی وجہ سے اس سے دور ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس کی بے وقوفی اور حد سے زیادہ ہوشیاری اسے لے ڈوبی تھی۔۔۔

آج شاک زمار خانزادہ نے اسے ہمیشہ کے لیے رد کر دیا تھا۔۔۔

زرناب نے یہ سارا منظر دیکھا تھا۔۔۔ دور کھڑے ہو کر۔۔۔ اس کے دل میں انابیہ کے لیے ہمدردی پیدا ہو رہی تھی۔۔۔

"بیچاری۔۔۔"

اس نے دل میں سوچا تھا۔۔۔ یہ لڑکی اسے مرض میں مبتلا تھی۔۔۔ جس کا شکار اب قطرہ قطرہ وہ بھی ہو رہی تھی۔۔۔

مگر وہ خود کو نہیں روک پا رہی تھی۔۔۔

دل پہ اختیار نہیں چل رہا تھا۔۔۔ وہ شخص اپنی تمام تر کج ادائیوں کے ساتھ اس کے دل میں اتر رہا تھا۔۔۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔؟"

ایشل نے پوچھا۔۔۔ جو اس کے پاس کھڑی تھی۔۔۔ اس کی آواز پر زرناب چونکی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

زرناب نے جواب دیا۔۔۔ مگر اس کی آواز میں یقین نہیں تھا۔۔۔

"تمہارا سر۔۔۔؟ ابھی بھی بھاری ہے۔۔۔؟"

ایشل کو اس کی فکر تھی۔۔۔ م۔۔

"ہاں تھوڑا سا۔۔۔"

زرناب نے اپنے سر کو ہاتھ لگایا۔۔۔ شراب کا اثر ابھی تک تھا۔۔۔

ہلکا سا۔۔۔ مگر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی اس کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا تھا۔۔۔

"ذمار نے سہی کیا۔۔۔ وہ گلاس تمہارے لیے ٹھیک نہیں تھا۔۔۔"

ایشل نے اس کی زرد رنگت دیکھ فکر مندی سے کہا تھا۔۔۔

زرناب نے شاہ زمار کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ بار کے پاس کھڑا تھا۔۔۔ سیگریٹ پی رہا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ سخت تھا۔۔۔ تاثرات پتھر کی طرح جمے ہوئے۔۔۔

اسی لمحے اس نے زرناب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ نگاہوں کا تصادم ہوا تھا۔۔۔

زرناب اندر تک کانپ گئی تھی۔۔۔۔ دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔ اگر وہ اس شخص کے لیے کچھ نہیں تھی تو وہ اسے ایسے کیوں دیکھتا تھا۔۔۔۔

جیسے اس کا خود پر اختیار ہی نہ رہا ہو۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ہال میں موسیقی بجنے لگی۔۔۔ سلو رومانٹک میوزک۔۔۔ لائٹس ڈم ہو گئیں۔۔۔ ماحول بدل گیا۔۔۔

جوڑے ڈانس فلور پر آنے لگے۔۔۔ ہاتھوں میں ہاتھ۔۔۔ کمر میں باہیں۔۔۔ محبت بھری نگاہیں۔۔۔

یہ سب دیکھتے زرناب کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

یہاں ہر دوسرا انسان ہی بے باک اور حیا سے پاک تھا۔۔۔

شاہ زمار ایک جانب کھڑا سیگریٹ پی رہا تھا۔۔۔ اس کی نگاہیں بار بار زرناب پر جا رہی تھیں۔۔۔ جو ایشل کے جانے کے بعد اب تنہا کھڑی تھی۔۔۔

اسے لگ رہا تھا اب بھی اس کا سر بھاری تھا۔۔۔ وہ تھوڑی لڑکھڑا رہی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر سرخی آگئی تھی۔۔۔ وہ نشے میں تھی۔۔۔ ہلکے سے۔۔۔ مگر اس کی حالت بگڑ سکتی تھی۔۔۔

شاہ زمار کی پیشانی پر شکنیں آ گئیں۔۔۔ اسے فکر ہو رہی تھی۔۔۔

سبطین اور ایشل ڈانس فلور پر تھے۔۔۔ دوسرے جوڑے بھی۔۔۔

ہال میں ایک رومانوی ماحول بن گیا تھا۔۔۔

موسیقی دھیمی تھی۔۔۔ میٹھی تھی۔۔۔

In the silence of the night, I hear your "

"...to mine heartbeat close

گانے کے بول فضا میں گونج رہے تھے۔۔۔

کاشان شراب کا گلاس ہاتھ میں لیے زرناب کی جانب بڑھا۔۔۔ اس کی چال میں اعتماد تھا۔۔۔ ایک مکروہ مسکراہٹ اس کے چہرے پر تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔۔۔

وہ زرناب کے قریب آیا تھا۔۔۔۔

"کیا میں ڈانس کی دعوت دے سکتا ہوں آپ کو۔۔۔؟"

اس کی آواز مترنم تھی۔۔۔ نرم تھی۔۔۔ مگر اس کی آنکھوں میں گندگی تھی۔۔۔ ہوس تھی۔۔۔

اس نے اپنا ہاتھ زرناب کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔۔

زرناب نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔ اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔ وہ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ۔۔۔

"میں۔۔۔ میں نہیں۔۔۔"

اس نے گھبرا کر نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔ اس کی نظریں بار کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ شاہ زمار اب وہاں نہیں تھا۔۔۔

ایشل اور سبطین بھی ایک دوسرے میں مگن تھے۔۔۔

اس کی رنگت خوف سے اڑ گئی تھی۔۔۔۔

"آیئے نا۔۔۔ بس ایک ڈانس۔۔۔"

کاشان نے اپنا ہاتھ اور آگے کیا۔۔۔

زرناب پیچھے ہٹی۔۔۔

اسے یہ شخص اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ اس کی نگاہوں سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

اس کو لگا تھا وہ خوف سے گر جائے گی۔۔۔۔

جب اچانک اس نے کاشان کے چہرے کی رنگت بدلتے دیکھی تھی

۔۔۔۔

جس کی وجہ اسے تب سمجھ آئی تھی۔۔۔ جب ایک مضبوط ہاتھ نے

اس کی کمر کو تھام لیا۔۔۔ پیچھے سے۔۔۔

اور دوسرا اس کے پیٹ پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔ اور اسے اپنی جانب

کھینچ لیا۔۔۔

اتنی تیزی سے کہ زرناب کی سانس اٹک گئی۔۔۔

اس بے رحم لمس سے ہی وہ اندازہ لگا گئی تھی کہ یہ حرکت ایک ہی

انسان کر سکتا تھا۔۔۔

وہ اس کے بالکل پیچھے کھڑا تھا۔۔۔ اس کا چوڑا سینہ زرناب کی کمر سے ٹچ ہو رہا تھا۔۔۔

اس کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ زرناب کی سانس رک گئی تھیں۔۔۔

اس نے زرناب کو اپنے قریب کیا۔۔۔ اتنا قریب کہ اس کی سانسیں زرناب کی گردن سے ٹکرانے لگیں۔۔۔

اس کے ہونٹ زرناب کے کان کے قریب تھے۔۔۔

زرناب کو جھٹکا لگا۔۔۔ اس کا پورا جسم سن ہو گیا۔۔۔ یہ شخص اسے ایسے چھوتا تھا۔۔۔ جیسے اسے اپنے اندر جذب کر لے گا۔۔۔

اس لڑکی کے نازک وجود کو چھوتے ہی اس شخص کے حواس اس کے اختیار سے باہر ہونے لگتے تھے۔۔۔

"میری اسسٹنٹ۔۔۔ میری پارٹنر۔۔۔ ہمدانی صاحب۔۔۔"

شاہ زمار کی آواز خطرناک حد تک پرسکون تھی۔۔۔ مگر اس میں واضح وارننگ تھی۔۔۔ خطرناک۔۔۔ جان لیوا۔۔۔

کاشان کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔۔۔ اس کے ہاتھ واپس گر گئے۔۔۔ شاہ زمار کی آنکھوں میں اس نے اپنی موت دیکھی تھی۔۔۔

ایک اسسٹنٹ کی خاطر ایسی شدت پسندی۔۔۔۔

"البتہ۔۔۔ میں سمجھتا تھا۔۔۔ کہ یہ۔۔۔"

کاشان نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔۔۔

"آپ بہت کچھ سمجھتے ہیں جو غلط ہے۔۔۔"

شاہ زمار نے اسے کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔ اس کی آواز برفیلی تھی۔۔۔

زرناب کو اپنے کام کی لوح سے اس کے ہونٹ ٹکراتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

اس کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

چہرے کی رنگت تپ اٹھی تھی۔۔۔

اس کا مضبوط ہاتھ اب بھی زرناب کے پیٹ پر تھا۔۔۔ اس کی انگلیاں ہولے ہولے حرکت کر رہی تھی۔۔۔

زرناب کی جان نکل رہی تھی۔۔۔ اس نے گھبرا کر اپنا کانپتا ہاتھ شاہ زمار کے ہاتھ پر رکھتے اس گستاخ ہاتھ کو باز رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر وہ تو مزید گہرائی تک اتر گیا تھا۔۔۔ زرناب کے وجود کو جیسے کرنٹ چھو گیا تھا۔۔

اس شخص کو باز رکھنے کی کوشش میں وہ مزید اپنی شامت بلوا لیتی تھی۔۔۔

"اور ایک بات یاد رکھیں ہمدانی صاحب۔۔۔ جو میرا ہے۔۔۔ اس کی جانب آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنا مہنگا پڑ سکتا ہے۔۔۔"

کاشان کے جبڑے بھنچ گئے۔۔۔ مگر وہ کچھ کہہ نہیں سکا۔۔۔ شاہ زمار کی طاقت اور اثر و رسوخ کا اسے اندازہ تھا۔۔۔

اور پھر شاہ زمار زرناب کو ڈانس فلور کی جانب لے گیا۔۔۔ اس کا ہاتھ ابھی بھی اس کی کمر پر مضبوطی سے تھا۔۔

زرناب کا دل بے تحاشا دھڑک رہا تھا۔۔۔ اس کے پیر کانپ رہے تھے۔۔۔

شاہ زمار نے اسے ڈانس فلور کے بیچ میں لایا۔۔۔ اور پھر اسے اپنے سامنے کھڑا کیا۔۔۔

اس نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ اور دوسرے ہاتھ سے اس کی نازک ہتھیلی تھامی۔۔۔ اس کی گرفت نرم مگر مضبوط تھی۔۔۔

ان کے درمیان صرف چند انچ کا فاصلہ تھا۔۔۔

موسیقی بج رہی تھی۔۔۔ سلو۔۔۔ رومانٹک۔۔۔

"Every breath you take, every move you make..."

وہ چلنے لگے۔۔۔ آہستہ آہستہ۔۔۔ تال کے ساتھ۔۔۔

زرناب کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔ اس کے گال سرخ تھے۔۔۔ دل بے قرار۔۔۔ سانسیں بے ترتیب۔۔۔

شاہ زمار کا ہاتھ اس کی کمر پر تھا۔۔۔ اتنی نزدیکی۔۔۔ اتنا قرب۔۔۔ زرناب کو چکر آ رہا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا وہ بے ہوش ہو کر گر جائے گی ابھی۔۔۔

"میری آنکھوں میں دیکھو۔۔۔"

شاہ زمار نے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔ اس کی آواز میں کچھ تھا۔۔۔ جو اسے مجبور کر رہا تھا۔۔۔ کوئی جادو۔۔۔ کوئی کشش۔۔۔

"میں۔۔۔ میں نہیں۔۔۔"

زرناب کو ڈر تھا کہ کہیں یہ شخص اس کے دل کا راز نہ پا لے۔۔۔۔ وہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی اس کی آنکھوں میں۔۔۔

اس کے حواس مدہوش ہو رہے تھے۔۔۔۔

نجانے اس جوس میں کیا تھا۔۔۔ وہ سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"میں نے کہا۔۔۔ میری آنکھوں میں دیکھو زرناب۔۔۔"

اس بار اس کی آواز میں حکم تھا۔۔۔

زرناب نے آہستہ سے نظریں اٹھائیں۔۔۔ اور اس کی گہری سیاہ آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

وہ آنکھیں۔۔۔ جو ہمیشہ سرد رہتی تھیں۔۔۔ آج ان میں کچھ اور تھا۔۔۔ ایک آگ۔۔۔ ایک شدت۔۔۔ کیا تھا۔۔۔ وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔

"تم جانتی ہو نا۔۔۔ کہ تم میری ہو۔۔۔"

اس نے کہا۔۔۔ اور اسے اپنے اور قریب کر لیا۔۔۔ اب ان کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں تھا۔۔۔

شاہ زمار کے ہونٹ اس کے ملائم ہونٹوں کو چھو رہے تھے۔۔۔ وہ شخص اس وقت بہت مشکل سے خود پر ضبط کیے ہوئے تھا۔۔۔

زرناب کی سانسیں بھاری ہو گئیں۔۔۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر لفظ نہیں نکل رہے تھے۔۔۔ اس کے گلے میں الفاظ اٹک گئے تھے۔۔۔

"میری خریدی ہوئی۔۔۔ میری ملکیت۔۔۔"

اس نے سرگوشی میں کہا۔۔۔ اپنی بات مکمل کرتے۔۔۔ اس کے ہونٹ زرناب کے کان کے قریب تھے۔۔۔

زرناب کے دل میں درد اٹھا۔۔۔ ہاں۔۔۔ وہ اس کی خریدی ہوئی تھی۔۔۔ اس کی ملکیت۔۔۔ اس کی غلام۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔

اس کی بات کے لیے چند سیکنڈز کے لیے دل میں خوش فہمی اٹھی تھی۔۔۔

اور پھر ملیامیٹ ہو گئی تھی۔۔۔ ن

اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔ مگر اس نے انہیں روکنے کی کوشش کی۔۔۔

شاہ زمار نے اسے دیکھا۔۔۔ اور اس کی کمر پر اپنی گرفت مضبوط کر دی۔۔۔ اس نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔

"مگر اب۔۔۔"

وہ رکا۔۔۔

زرناب نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ اس کی سانسیں تھم گئیں۔۔۔

"تم مجھ سے بہت زیادہ ہو۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔"

اس نے کہا۔۔۔ اور زرناب کا دل تھم گیا۔۔۔ اس کا سر گھوم رہا تھا۔۔۔ کیا اس نے ٹھیک سنا تھا۔۔۔

یا اس کا وہم تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔ وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

شاہ زمار نے اسے مکمل طور پر اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔

جیسے دنیا والوں کی نگاہوں سے بچانے کے لیے۔۔

وہ بہت پیاری تھی۔۔۔ بہت حسین۔۔۔۔

لوگ انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔ ان کی جوڑی پر۔۔۔ ان کی قربت پر۔۔۔

انابیہ ایک کونے میں کھڑی روتی ہوئی یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کا دل جلنے لگا تھا۔۔۔

وہ لڑکی بہت معصوم اور حسین تھی۔۔۔ اس کی نزاکت اس کے وجود کی دوآتشی میں مزید اضافہ کر دیتی تھی۔۔

شاہ زمار نے کبھی اس کے ساتھ اس طرح ڈانس نہیں کیا تھا۔۔۔ اتنی محبت سے۔۔۔ اتنی قربت سے۔۔۔

کاشان غصے سے اپنا گلاس دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔ شیشے کے ٹکڑے بکھر گئے تھے۔۔۔ اس کی آنکھوں میں قاتلانہ نظریں تھیں۔۔۔

مگر شاہ زمار اور زرناب کو کچھ پرواہ نہیں تھی۔۔۔ وہ اپنی دنیا میں کھوئے ہوئے تھے۔۔۔ باقی سب غائب تھا۔۔۔ صرف وہ دونوں تھے۔۔۔ اور ان کے درمیان کی کشش۔۔۔

موسیقی آہستہ آہستہ بند ہوئی۔۔۔ ڈانس ختم ہوا۔۔۔ مگر شاہ زمار نے فوری طور پر زرناب کو نہیں چھوڑا۔۔۔

اس کا ہاتھ ابھی بھی اس کی کمر پر تھا۔۔۔ کچھ لمحوں تک۔۔۔ جیسے وہ اسے چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

پھر آہستہ سے اس نے اسے چھوڑا۔۔۔ اور زرناب کو محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے کوئی سہارا چھن گیا ہو۔۔۔

اس سحر انگیز شخص کی قربت کا خمار ٹوٹ گیا تھا۔۔۔

وہ اتنی کانفیڈنٹ نہیں تھی کہ اتنے سارے لوگوں کے سامنے ایسے ڈانس کرتی۔۔۔۔

مگر اس شخص کی پناہوں میں تو جیسے الگ ہی دنیا تھی۔۔۔

اسٹیج پر لائٹس تیز ہوئیں۔۔۔ اور ایک شخص مائیک کے ساتھ سامنے آیا۔۔۔

"خواتین و حضرات۔۔۔"

اس نے اعلان کیا۔۔۔ اس کی آواز پوری محفل میں گونجی۔۔۔

"اب ہم آج کی شام کی خاص ایونٹ کی جانب بڑھتے ہیں۔۔۔ جو کہ ہماری ہر سالانہ پارٹی کا سب سے دلچسپ حصہ ہے۔۔۔"

لوگوں میں سرگوشیاں شروع ہو گئیں۔۔۔

"آج ہمارے پاس ایک بہت ہی خاص اور نایاب چیز ہے۔۔۔ جس پر بولی لگائی جائے گی۔۔۔"

دو لڑکیاں ایک خوبصورت مخملی باکس لے کر آئیں۔۔۔ باکس سرخ تھا۔۔۔ سونے کی کاریگری سے سجا ہوا۔۔۔

سب کی نگاہیں اس پر مرکوز ہو گئیں۔۔۔

آہستہ آہستہ باکس کھولا گیا۔۔۔ اور اس میں سے ایک شاندار۔۔۔ حیرت انگیز۔۔۔ دلربا نیکلس نکالا گیا تھا۔۔۔

پوری محفل میں سناٹا چھا گیا۔۔۔ لوگ حیرت سے اس نیکلس کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

وہ نیکلس واقعی حیرت انگیز تھا۔۔۔ سفید چمکدار ہیروں سے جڑا

ہوا۔۔۔

بیچ میں ایک بڑا نیلا پتھر۔۔۔ سیفائر۔۔۔ جو چاندنی کی طرح چمک رہا

تھا۔۔۔

نیلے پتھر کے ارد گرد چھوٹے ہیرے۔۔۔ اور پھر باریک

سونے کی زنجیر۔۔۔ جس میں بھی ہیرے جڑے ہوئے تھے۔۔۔

"یہ ایک نایاب قیمتی نیکلس ہے۔۔۔"

میزبان نے بتایا تھا۔۔۔

"اس کا نیلا پتھر برما سے لایا گیا ہے۔۔۔ ہیرے افریقہ کی بہترین کانوں سے۔۔۔ اور اس کی ڈیزائننگ فرانس کے مشہور زیورات ساز نے کی ہے۔۔۔"

لوگوں میں ہلچل مچ گئی تھی۔۔۔۔

حیثیت رکھنے والے سارے رئیس اس نیکلس کو اپنی بیویوں کے لیے لینا چاہتے تھے۔۔۔

"اس کی مالیت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ۔۔۔ بولی پانچ کروڑ سے شروع ہوتی ہے۔۔۔"

شاہ زمار نے ایک نظر اس نیکلس پر ڈالی۔۔۔ اسے زیورات میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔۔۔ وہ کبھی ایسی بولیوں میں حصہ نہیں لیتا تھا۔۔۔

مگر پھر اس کی نگاہ زرناب کی گردن پر گئی۔۔۔

وہ گردن۔۔۔ جو اس وقت کریم کلر کے گاؤن کے اونچے کالر سے ڈھکی ہوئی تھی۔۔۔ مگر شاہ زمار جانتا تھا کہ اس کے نیچے کیا تھا۔۔۔

اس کے ہونٹوں کے نشان۔۔۔ جو اس نے کل رات اس پر بنائے تھے۔۔۔ اپنی ملکیت کے نشان۔۔۔ اپنے حق کے ثبوت۔۔۔

اس نے سیگریٹ سلگایا۔۔۔ اور گہرا کش لیا۔۔۔ اس کی آنکھیں اس حسین گردن پر گئیں۔۔۔ پھر نیکلس پر۔۔۔ پھر واپس گردن پر۔۔۔

آنکھوں کی خماری بڑھنے لگی تھی۔۔۔ زرناب اس کی نگاہوں سے پزل ہوئی تھی۔۔۔

کاشان کی نگاہیں نیکلس سے ہوتی شاہ زمار کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

جس کی آنکھوں کے تاثرات سے وہ ابھی بھی کچھ اخذ نہیں کر پایا تھا۔۔۔ وہ آج اس بولی میں حصہ لے گا یا نہیں۔۔۔

کاشان چاہتا تھا وہ حصہ لے۔۔۔ اور پھر اس کے ہاتھوں شکست

فاش ہو۔۔۔

"تو آیئے شروع کرتے ہیں۔۔۔ پانچ کروڑ سے۔۔۔"

میزبان نے اعلان کیا۔۔۔

"پانچ کروڑ۔۔۔"

فوری طور پر ایک شخص نے ہاتھ اٹھایا۔۔۔

"پانچ کروڑ دس لاکھ۔۔۔"

دوسرے نے۔۔۔

"پانچ کروڑ پچیس لاکھ۔۔۔"

تیسرے نے۔۔۔

بولیاں لگتی رہیں۔۔۔

"چھ کروڑ۔۔۔"

ہر کوئی زور و شور سے حصہ لے رہا تھا۔۔۔ نیکلس بہت خوبصورت تھا۔۔۔ اور قیمتی بھی۔۔۔ یہ ہیرہ بہت نایاب تھا۔۔۔

"چھ کروڑ پچاس لاکھ۔۔۔"

"سات کروڑ۔۔۔"

کاشان بھی بولیاں لگا رہا تھا۔۔۔ مگر اس کی نگاہیں بار بار شاہ زمار پر جا رہی تھیں۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ یہ صرف ایک نیکلس نہیں تھا۔۔۔ یہ ایک مقابلہ تھا۔۔۔ ایک جنگ۔۔۔

شاہ زمار ابھی تک خاموش تھا۔۔۔ جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ حصہ نہیں لینا چاہتا تھا۔۔۔

کیا اب بھی اس کی زندگی میں ایسا کوئی انسان نہیں تھا۔۔۔۔

بہت سی نگاہیں اس پر تھیں۔۔۔۔

"آٹھ کروڑ۔۔۔"

کاشان نے اپنا گلاس ختم کیا۔۔۔ اور بولی لگائی۔۔۔ اس نے شاہ زمار کی جانب دیکھا۔۔۔ ایک چیلنج کی طرح۔۔۔ ایک اشتعال کی طرح۔۔۔

مگر شاہ زمار نے کوئی رد عمل نہیں دیا۔۔۔

وہ صرف سیگریٹ پی رہا تھا۔۔۔ اس کی بے اختیار نگاہیں زرناب کی گردن پر اٹھ رہی تھیں۔۔۔

اور وہ اس بات پر زچ ہو رہا تھا۔۔۔ بہت کوشش کے باوجود اس سے اپنی نگاہوں پر پہرے نہیں بیٹھائے جا رہے تھے۔۔۔

اس کے دماغ میں بار بار ایک ہی سوچ آرہی تھی۔۔۔

جسے وہ بار بار جھٹک رہا تھا۔۔۔

لیکن وہ پھر دماغ میں ان ٹھہرتی تھی۔۔۔ وہ اپنی توجہ لیکن اور کر ہی نہیں پا رہا تھا۔۔۔

اس حسین گداز گردن پر۔۔۔ وہ نیکلس کتنا خوبصورت لگے گا۔۔۔ کتنا شاندار۔۔۔ وہ اس حسین گردن کو اور نکھار دے گا۔۔۔

زرناب نے محسوس کیا کہ شاہ زمار اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔ اس نے نگاہیں اٹھائیں۔۔۔ اور ان کی آنکھیں ملیں۔۔۔

اس لمحے میں کچھ تھا۔۔۔ کوئی برقی رو۔۔۔ جو ان دونوں کے درمیان بہہ گئی تھی۔۔۔

انابیہ ایک کونے میں کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کے چہرے پر آنسوؤں کے نشانات ابھی تک تھے۔۔۔

مگر دل میں خواہش جاگ رہی تھی۔۔۔

کاش۔۔۔ کاش شاہ زمار یہ نیکلس خریدے۔۔۔ اور اسے دے۔۔۔ شاید یہ اس کے لیے معافی کا ایک اشارہ ہو۔۔۔ شاید ایک نیا آغاز۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ شاہ زمار کبھی ایسی بولیوں میں حصہ نہیں لیتا۔۔۔ مگر اگر آج لے۔۔۔ تو یہ اس کے لیے ہو گا۔۔۔ اسے یقین تھا۔۔۔

"خدایا۔۔۔ پلیز۔۔۔"

اس نے دل میں دعا کی تھی۔۔۔ اس کے انداز میں اس شخص کے لیے جنون تھا۔۔۔۔

"بس یہ نیکلس وہ خرید لے۔۔۔ اور مجھے دے دے۔۔۔"

"آٹھ کروڑ پچاس لاکھ۔۔۔"

کسی اور نے بولی لگائی۔۔۔

"نو کروڑ۔۔۔"

کاشان نے پھر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ اس کی آواز میں اعتماد تھا۔۔۔

اب محفل میں صرف چند لوگ ہی بولیاں لگا رہے تھے۔۔۔ باقی خاموش ہو گئے تھے۔۔۔ رقم بہت زیادہ ہو گئی تھی۔۔۔

شاہ زمار نے سیگریٹ ختم کیا۔۔۔ اور اسے ایش ٹرے میں رکھا۔۔۔ پھر اس نے زرناب کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ حیرت سے بولیاں دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں معصومیت تھی۔۔۔ حیرت تھی۔۔۔

اس نے شاہ زمار کی جانب دیکھا۔۔۔ اور ان کی نظریں ملیں۔۔۔

شاہ زمار نے دیکھا کہ اس کے گالوں پر ہلکی سرخی آگئی۔۔۔ وہ جلدی سے نگاہیں ہٹا کر دوسری جانب دیکھنے لگی۔۔۔

اس کے ہونٹوں پر ایک مدھم سی مسکراہٹ آئی۔۔۔ اس معصوم پیکر کو دیکھ کر۔۔۔۔

"نو کروڑ پچاس لاکھ۔۔۔"

"دس کروڑ۔۔۔"

بولیاں جاری تھیں۔۔۔

کاشان نے شراب کا ایک اور گلاس لیا۔۔۔ اور گھونٹ بھرا۔۔۔ اس کی آنکھیں نشے میں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

"گیارہ کروڑ۔۔۔"

اس نے بولی لگائی۔۔۔

"بارہ کروڑ۔۔۔"

دوسرے نے۔۔۔

"تیرہ کروڑ۔۔۔"

کاشان نے پھر۔۔۔

اب صرف دو لوگ رہ گئے تھے۔۔۔ کاشان اور ایک اور امیر تاجر

جو باہر سے آیا تھا۔۔۔

"چودہ کروڑ۔۔۔"

تاجر نے کہا تھا۔۔۔

کاشان کے چہرے پر پسینہ آ گیا۔۔۔ یہ اس کی حد سے باہر جا رہا

تھا۔۔۔ مگر وہ ہارنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ خاص طور پر شاہ زمار کے

سامنے۔۔۔

"پندرہ کروڑ۔۔۔"

اس نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تاجر نے ہار مان لی۔۔۔ اس نے ہاتھ نیچے کر دیے۔۔۔

"پندرہ کروڑ۔۔۔ ایک بار۔۔۔"

میزبان نے کہا۔۔۔

کاشان مسکرایا۔۔۔ فتح مند انداز میں۔۔۔ اس نے شاہ زمار کی جانب دیکھا۔۔۔ طنزیہ نظروں سے۔۔۔

"پندرہ کروڑ۔۔۔ دو بار۔۔۔"

اور اسی لمحے۔۔۔

شاہ زمار نے اپنا ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔

پوری محفل میں ہلچل مچ گئی۔۔۔ لوگ حیران ہو کر شاہ زمار کی جانب دیکھنے لگے۔۔۔ سرگوشیاں تیز ہو گئیں۔۔۔

"بیس کروڑ۔۔۔"

اس نے آہستہ سے کہا۔۔۔ مگر اس کی آواز پوری محفل میں گونج گئی تھی۔۔۔

سناٹا۔۔۔

مکمل سناٹا۔۔۔

لوگ ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے۔۔۔

شاہ زمار خانزادہ۔۔۔ جو کبھی ایسی بولیوں میں حصہ نہیں لیتا تھا۔۔۔

آج۔۔۔ آج اس نے پندرہ سے سیدھا بیس کروڑ کی چھلانگ لگادی تھی۔۔۔

یہ پہلی بار تھا۔۔۔ تاریخی لمحہ۔۔۔

زرناب کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔ ایشل اور سبطین مسکرا رہے تھے۔۔۔

یہ نیکلس کس کے لیے تھا۔۔۔ شاید وہ جانتے تھے۔۔۔۔

کاشان کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔ غصے سے۔۔۔ ذلت سے۔۔۔ اس کی مٹھیاں بھنچ گئیں۔۔۔ اتنی سختی سے کہ اس کی ہتھیلیوں میں ناخن گڑ گئے۔۔۔

بیس کروڑ۔۔۔

اس کے پاس اتنی رقم نہیں تھی۔۔۔ نہ اس وقت۔۔۔ نہ فوری طور پر۔۔۔

وہ ہار گیا تھا۔۔ پھر سے۔۔۔

شاہ زمار سے۔۔۔

"کوئی اور۔۔۔؟"

میزبان نے پوچھا۔۔۔ مگر اس کی آواز میں بھی حیرت تھی۔۔۔

خاموشی۔۔۔

"بیس کروڑ۔۔۔ ایک۔۔۔"

کاشان کے جبڑے بھنچے ہوئے تھے۔۔۔ وہ گلاس کو اتنی مضبوطی سے پکڑے ہوا تھا کہ شیشہ ٹوٹ سکتا تھا۔۔۔

"بیس کروڑ۔۔۔ دو۔۔۔"

اس نے غصے سے اپنا گلاس قریبی میز پر زور سے رکھا۔۔۔

"بیس کروڑ۔۔۔ تین۔۔۔ سولڈ۔۔۔"

ہتھوڑے کی آواز آئی تھی۔۔۔۔

محفل میں تالیاں بجنے لگیں۔۔۔

شاہ زمار نے وہ نیکلس جیت لیا تھا۔۔۔ بیس کروڑ میں۔۔۔

کاشان نے غصے سے دیوار پر مکا مارا۔۔۔ اس کی کلائیوں سے خون بہنے لگا۔۔۔ مگر اسے کچھ احساس نہیں ہوا۔۔۔

"یہ شاہ زمار۔۔۔ میں اسے ختم کر دوں گا۔۔۔ اسے اور اس کی اس لڑکی کو۔۔۔"

وہ دانت پیستا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

انابیہ کی سانسیں تیز ہو گئی تھیں۔۔۔ شاہ زمار نے نیکلس خرید لیا تھا۔۔۔ بیس کروڑ میں۔۔۔

اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

"شاید۔۔۔ شاید وہ مجھے۔۔۔"

وہ امید سے شاہ زمار کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

شاہ زمار اسٹیج کی جانب بڑھا۔۔۔ لوگ راستہ دے رہے تھے۔۔۔

اس کی شخصیت۔۔۔ اس کا رعب۔۔۔

وہ اسٹیج پر گیا۔۔۔ اور نیکلس لیا۔۔۔

خوبصورت باکس میں بند۔۔۔ چمکتا۔۔۔ دمکتا۔۔۔

انابیہ کے پاؤں آگے بڑھنے لگے۔۔۔ شاید۔۔۔ شاید وہ اسے بلائے۔۔۔

مگر شاہ زمار نے واپس آتے ہوئے انابیہ کی جانب دیکھا بھی نہیں۔۔۔

اس کی نگاہیں سیدھی تھیں۔۔۔ ایک ہی سمت میں۔۔۔

سامنے حیران پریشان کھڑی اس معصوم لڑکی پر۔۔۔

انابیہ کے پیر وہیں رک گئے۔۔۔ اس کی آنکھوں میں پھر آنسو آ گئے۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

اس نے سرگوشی میں کہا۔۔۔

"نہیں پلیز۔۔۔"

شاہ زمار سیدھا زرناب کے پاس آیا تھا۔۔۔

لوگ دیکھ رہے تھے۔۔۔ حیرت سے۔۔۔ نا سمجھی سے۔۔۔ کچھ حسد سے۔۔۔

زرناب کا دل رک گیا تھا۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔

شاہ زمار اس کے سامنے آ کر رکا۔۔۔ اس کے بالکل قریب۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔ گہری نگاہوں سے۔۔۔ جو اس کی روح تک جا رہی تھیں۔۔۔

زرناب کی سانسیں رک گئیں۔۔۔ اس کے ہاتھ کانپنے لگے۔۔۔

"یہ۔۔۔"

شاہ زمار نے آہستہ سے کہا۔۔۔

اس نے وہ باکس کھولا۔۔۔ اور نیکلس باہر نکالا۔۔

چاندنی کی طرح چمکتا۔۔۔ ہیرے جگمگاتے۔۔۔ نیلا پتھر دمکتا۔۔۔

"یہ۔۔۔ تمہاری گردن پر بہت خوبصورت لگے گا۔۔۔"

اس نے کہا۔۔۔ اور نیکلس زرناب کی گردن کے قریب لایا۔۔۔

زرناب کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔ اس کا دل اتنا زور سے دھڑک رہا تھا کہ وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔

"میں۔۔۔ میں نہیں۔۔۔ یہ بہت قیمتی۔۔۔"

اس کے کانپتے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔۔

یہ شخص پاگل تو نہیں ہو گیا تھا۔۔۔ اس دو کروڑ کی خریدی ہوئی لڑکی کو۔۔۔ بیس کروڑ کا تحفہ دے رہا تھا۔۔۔

زرناب کا سر چکرا گیا تھا۔۔۔

"شہ۔۔۔"

شاہ زمار نے اسے خاموش کرایا۔۔۔

اور پھر آہستہ سے اس نے نیکلس اس کے گلے میں پہنایا۔۔۔

شاہ زمار کی انگلیاں زرناب کی گردن کو چھو رہی تھیں۔۔۔ نیکلس کی چین کو کھولتے۔۔۔ پھر اس کی گردن کے گرد لے جاتے۔۔۔

زرناب کو بجلی کے جھٹکے لگ رہے تھے۔۔۔ اس کی جلد جہاں شاہ زمار کی انگلیاں چھو رہی تھیں۔۔۔ وہاں آگ لگ رہی تھی۔۔۔

"ذرا سر اٹھاؤ۔۔۔"

شاہ زمار نے دھیمے سے کہا۔۔۔

زرناب نے سر اٹھایا۔۔۔ اس کی گردن سیدھی ہو گئی۔۔۔

شاہ زمار نے نیکلس کو ٹھیک کیا۔۔۔ اس کی انگلیاں اس کی جلد پر پھسل رہی تھیں۔۔۔ آہستہ آہستہ۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ اس کالر کے نیچے۔۔۔ اس کی گردن پر۔۔۔ اس کے ہونٹوں کے نشان تھے۔۔۔ وہ نشان جو اس نے کل رات بنائے تھے۔۔۔

اور اب یہ نیکلس۔۔۔ یہ انہیں ڈھانپ لے گا۔۔۔ مگر اس کے ساتھ۔۔۔

وہ عجیب جنونی ہو چکا تھا۔۔۔ اسے خود بھی اپنی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

اتنا جنون اس نے کبھی کسی شے کے لیے محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔

نیکلس پہنا کر۔۔ شاہ زمار نے چین کو بند کیا۔۔۔ اس کی انگلیاں ایک لمحے کے لیے زرناب کی گردن کے پچھلے حصے پر ٹھہریں۔۔۔

زرناب کو لگا جیسے اس کا دل باہر نکل جائے گا۔۔۔

پھر شاہ زمار نے نیکلس کو آگے سے ٹھیک کیا۔۔۔ وہ بالکل پرفیکٹ تھا۔۔۔

ہیرے چمک رہے تھے۔۔۔ نیلا پتھر زرناب کی سفید جلد کے ساتھ حیرت انگیز لگ رہا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے ایک قدم پیچھے ہٹ کر اسے دیکھا۔۔۔ اس کی نگاہیں زرناب کی گردن پر تھیں۔۔۔ نیکلس پر۔۔۔

"پرفیکٹ۔۔۔"

اس نے آہستہ سے کہا۔۔۔

لوگ دیکھ رہے تھے۔۔۔ کچھ مسکرا رہے تھے۔۔۔ کچھ حیران تھے۔۔۔

سبطین اور ایشل مسکرا رہے تھے۔۔۔ ایشل نے زرناب کو دیکھ کر انگوٹھا اٹھایا۔۔۔

پھر شاہ زمار آگے بڑھا۔۔۔ زرناب کے بالکل قریب۔۔۔ اتنا قریب کہ صرف وہ سن سکے۔۔۔

اس نے اپنا سر جھکایا۔۔۔ اس کے ہونٹ زرناب کے کان کے بالکل قریب آئے۔۔۔

زرناب کی سانسیں تھم گئیں۔۔۔

"میرے نشانات۔۔۔"

شاہ زمار نے سرگوشی میں کہا۔۔۔ اس کی سانسیں زرناب کی گردن کو چھو رہی تھیں۔۔۔

"اور اب یہ نیکلس۔۔۔ دونوں بتاتے ہیں کہ تم کس کی ہو۔۔۔"

اس نے کہا۔۔۔

زرناب کے پورے جسم میں سنسنی دوڑ گئی۔۔۔ اس کے پیر کمزور پڑ گئے۔۔۔ اگر شاہ زمار نے اس کا بازو نہ تھاما ہوتا تو وہ گر جاتی۔۔۔

"صرف میری۔۔۔"

شاہ زمار نے اپنی بات مکمل کی۔۔۔

اور پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔ زرناب کی جانب دیکھتے۔۔۔

زرناب کے گال سرخ تھے۔۔۔ آنکھوں میں آنسو۔۔۔ دل بے قرار۔۔۔

انابیہ وہیں کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے۔۔۔ جو آخری امید تھی۔۔۔ وہ بھی ختم ہو گئی۔۔۔

شاہ زمار نے بیس کروڑ کا نیکلس۔۔۔ اس لڑکی کو دیا تھا۔۔۔ جو صرف چند دن پہلے اس کی زندگی میں آئی تھی۔۔۔

کاشان باہر بالکونی میں کھڑا تھا۔۔۔ فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ آج رات۔۔۔ جب وہ یہاں سے نکلیں۔۔۔"

اس کی آواز میں زہر تھا۔۔۔

"میں اس لڑکی کو اغوا کروں گا۔۔۔ اور اس بار۔۔۔ اس بار میں خود اسے استعمال کروں گا۔۔۔"

اس نے شراب کا گھونٹ لیا۔۔۔

"شاہ زمار نے آج مجھے بہت ذلیل کیا ہے۔۔۔ اسے اس کی قیمت چکانی پڑے گی۔۔۔"

دوسری طرف سے جواب آیا۔۔۔

"سب تیار ہے باس۔۔۔ گاڑی۔۔۔ جگہ۔۔۔ سب۔۔۔"

"بہترین۔۔۔"

کاشان نے مسکرا کر کہا۔۔۔ ایک شیطانی مسکراہٹ۔۔۔

"کل تک یہ لڑکی اس ملک سے باہر ہو گی۔۔۔ مگر پہلے۔۔۔ پہلے میں اپنا حق پورا کروں گا۔۔۔"

شاہ زمار نے زرناب کا ہاتھ تھاما۔۔۔ اور اسے وہاں سے لے گیا۔۔۔

لوگ دیکھ رہے تھے۔۔۔ مسکرا رہے تھے۔۔۔۔

وہ لڑکی شاہ زمار کے ساتھ بہت دلکش لگتی تھی۔۔۔

پرفیکٹ کپل۔۔۔۔

"شاہ زمار خانزادہ نے پہلی بار کسی کو اتنا قیمتی تحفہ دیا ہے۔۔۔"

"یہ لڑکی کون ہے۔۔۔؟"

"اس کی اسسٹنٹ ہے۔۔۔ مگر لگتا ہے کچھ اور ہی ہے۔۔۔"

وہ انہیں باہر بالکونی کی جانب لے گیا۔۔۔

وہاں چاندنی تھی۔۔۔ ٹھنڈی ہوا تھی۔۔۔ شہر کی لائٹس دور تک پھیلی ہوئی تھیں۔۔۔

شاہ زمار اس کے پیچھے آیا۔۔۔ اور اس کے بالکل قریب کھڑا ہو گیا۔۔۔

"تم جانتی ہو۔۔۔ میں نے یہ نیکلس کیوں خریدا۔۔۔؟"

شاہ زمار نے آہستہ سے پوچھا۔۔۔ اس کی آواز میں کچھ تھا۔۔۔ جو زرناب نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔۔۔ نرمی۔۔۔ احساس۔۔۔

زرناب نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

اس کی آواز نہیں نکل رہی تھی۔۔۔

"کیونکہ۔۔۔"

شاہ زمار رکا۔۔۔ اس نے سیگریٹ سلگایا۔۔۔ اور گہرا کش لیا۔۔۔

"میں نہیں چاہتا کہ کوئی اور تمہاری گردن پر نگاہ ڈالے۔۔۔ کوئی اور تمہیں دیکھے۔۔۔ کوئی اور تمہارے بارے میں سوچے۔۔۔"

زرناب نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں سوال تھا۔۔۔ حیرت تھی۔۔۔

جبکہ شاہ زمار کی آنکھوں میں جنون تھا۔۔۔ شدت پسندی تھی۔۔۔۔

زرناب کانپ گئی تھی۔۔۔۔

یہ ہو کیا رہا تھا۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ شاہ زمار کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے وہاں سے واپس آ گئی تھی۔۔۔ اس نے نوٹ کیا تھا کہ آج ان کی گاڑی کے ارد گرد بہت زیادہ سیکورٹی تھی۔۔۔

اسی سیکورٹی کے بیچ گاڑی گھر کے بڑے سے گیٹ کے اندر داخل

ہوئی تھی۔۔۔

"سر ہم نے اس لڑکی کو اغوا کرنے کی پوری کوشش کی۔۔۔ مگر

سیکیورٹی بہت زیادہ تھی۔۔۔۔"

کاشان جو انتظار میں بیٹھا تھا۔۔۔ یہ خبر سن کر وہ غصے سے پاگل ہو

گیا تھا۔۔۔

"بہت برا انجام ہو گا تمہارا شاہ زمار خانزادہ۔۔۔ بہت برا۔۔۔"

وہ زور سے چیخا تھا۔۔۔ اس کی یہ چیخ باہر کھڑی انابیہ کو بھی سنائی دی

تھی۔۔۔

"ہمیشہ میری زندگی کا ہر معاملہ خراب کیا ہے تم نے۔۔۔ اب ایک کام ٹھیک کرو اور اس لڑکی کو شاہ زمار کی زندگی سے باہر پھینکو۔۔۔ اس کا وہ حسین چہرا ایسے خراب کرو۔۔۔ کہ زمار اس پر تھوکنا بھی پسند نہ کرے۔۔۔"

وہ اندر آتے بھائی پر دھاڑی تھی۔۔۔ اس نے شراب پی رکھی تھی۔۔۔ وہ نشے میں تھی۔۔

کاشان نے مٹھیاں بھینچتے اپنی بہن کی یہ حالت دیکھی تھی۔۔۔ اور ملازمہ کو بلوا کر اسے اس کے کمرے میں بھیجا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"شاہ زمار خانزادہ تم یہ سب اپنے مقصد کے تحت ہی کر رہے ہو نا۔۔۔؟؟ کچھ بھولے تو نہیں ہو نا۔۔۔۔"

وہ آفس میں تھا جب سبطین نے اسے کال کی تھی۔۔۔ اس کی بات سن کر شاہ زمار نے اپنے جبڑے بھینچ لیے تھے۔۔۔

"یاد ہے سب۔۔۔۔"

اس کی آواز بہت دھیمی تھی۔۔۔

"کیا تم اس کے عادی ہو رہے ہو۔۔۔؟؟ کچھ فیل کر رہے ہو اس کے لیے۔۔۔ یہ سب ہمارے مشن کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔۔"

سبطین اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔ اور وہ بے چینی بھرے انداز میں اپنی ٹائی اتار کر ٹیبل پر پٹخ گیا تھا۔۔۔

"تم بار بار یہ سب کیوں بول رہے ہو۔۔ جانتا ہوں میں سب۔۔۔ مجھے کوئی اپنا عادی نہیں بنا سکتا اب۔۔۔"

اس نے غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارا تھا۔۔ اسے اپنے غلط سمت جانے کا احساس ہو رہا تھا۔۔

وہ پچھلے ایک ہفتے سے گھر گیا ہی نہیں تھا۔۔۔ ہر بات سے بچنے کے لیے ملک سے باہر چلا گیا تھا۔۔ جہاں اس نے نہ سبطین کی کال پک

کی تھی۔۔۔ نہ اپنی بہنوں کی۔۔۔۔ وہ ہر شے سے فرار چاہتا تھا۔۔۔۔

مگر اس کا روزی سے رابطہ تھا۔۔۔ جس سے وہ اس لڑکی کی خیریت دریافت کرتا تھا۔۔۔۔

وہ عجیب سی کیفیت کا شکار ہو چکا تھا۔۔۔ اس لڑکی کو جس مقصد کے لیے بلایا تھا اس نے۔۔۔ وہ اب اس کے بارے میں سوچتا تھا تو اس کے دماغ کی رگیں پھٹنے لگتی تھیں۔۔۔ اس کا دل ایسا کرنے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔

"کاشان ہمارے جال میں پھنس چکا ہے۔۔۔ بس اب اس کو دانہ ڈالنا ہے۔۔۔ اور پھر سب ویسا ہو گا جیسا ہم چاہتے ہیں۔۔۔"

سبطین کو ڈر تھا شاہ زمار کے بدلتے رویے کا۔۔۔ مگر اب اسی مضبوط آواز سن کر وہ مطمین ہوا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے ساتھ بیٹھی ایشل افسردگی سے ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی تھی۔۔۔

"تم اپنے مشن کی کامیابی کے لیے میرے بھائی کو اس کے جذبات دبانے پر مجبور کر رہے ہو۔۔۔"

ایشل نے شکوے بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کی بات پر سبطین ہولے سے مسکرایا تھا۔۔۔

"اچھا۔۔ تم تو جیسے جانتی نہیں ہو اپنے بھائی کو۔۔۔ شاہ زمار خانزادہ کو کبھی بھی کوئی کسی کام کے لیے مجبور نہیں کر سکتا۔۔"

سبطین اسے بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔ اس کی بات پر ایشل نے بھی سر ہلا دیا تھا۔۔ وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔۔

اس کا بھائی ایسا ہی تھا۔۔۔

△△△△△△△△△△△△△△△△△△

"گڈ ایوننگ سر۔۔۔"

وہ آج پورے ایک ہفتے بعد گھر آرہا تھا۔۔۔ وہ جو اپنے گھر میں کسی کو گھسنے نہیں دیتا تھا۔۔ اب اس گھر میں رہتی اس قاتل حسینہ سے بچنے کی خاطر وہ خود اپنے گھر سے فرار تھا۔۔

روزی اسے دیکھ کر قریب آئی تھی۔۔۔ وہ کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

شاہ زمار اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ اس نے اپنے بیڈ روم کا دروازہ کھولا ہی تھا۔۔ جب اسی لمحے ہوا کے جھونکے کی طرح ایک نازک سا بھیگا وجود اس کے سینے سے آن ٹکرایا تھا۔۔

زرناب کے گداز لبوں سے مارے خوف کے چیخ نکل گئی تھی۔۔۔۔ اسے ایسے لگا تھا جیسے وہ کسی فولادی چٹان سے ٹکرا گئی ہو۔۔۔۔ وہ گرنے کو تھی جب شاہ زمار نے اسے اپنی بانہوں میں تھام لیا تھا۔۔۔

وہ اس وقت بے بی پنک کلر کے لباس میں ملبوس تھی۔۔۔۔ شاید ابھی ابھی نہا کر نکلی تھی۔۔۔۔ اس کے گیلے بالوں سے دلفریب مہک اٹھ رہی تھی۔۔ جو شاہ زمار کے حواسوں کو جکڑ گئی تھی۔۔۔

بھیگے لباس سے نازک وجود کی رعنائیاں مزید واضح ہو رہی تھیں۔۔۔ شاہ زمار نے اپنی سانسیں روک لی تھیں۔۔۔ جبکہ زرناب اسے اپنے سامنے دیکھ کانپ اٹھی تھی۔۔۔

اس کے واش روم میں پانی کا کوئی ایشو آرہا تھا۔۔۔ روزی نے اسے کہا تھا کہ وہ زمار کے کمرے میں چلی جائے۔۔۔

وہ بھی یہی سوچ کر یہاں آگئی تھی کہ کونسا وہ شخص گھر پر تھا۔۔۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ آجائے گا۔۔۔ اسے دیکھ کر زرناب کانپ اٹھی تھی۔۔

اس شخص کی بے باکی کا سوچتے اس کا پورا ہفتہ انہیں کے زیر اثر گزرا تھا۔۔۔ ان گزرے دنوں میں اس کے دل نے اس سے اقرار کیا تھا۔۔۔ کہ وہ اپنے کے آگے ہار گئی تھی۔۔۔

وہ خود کو اس شخص سے محبت کرنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔

وہ اس ساحر سے محبت کرنے لگی تھیں بے حد بے شمار۔۔۔۔

جس کی آنکھوں میں اس نے اپنے لیے شدت پسندی تو دیکھی تھی۔۔۔ مگر اعتبار کا سرا اسکے ہاتھ نہیں دیا تھا اس شخص نے۔۔۔۔

جس کی بنیاد پر وہ یہ سوچتی کہ یہ شخص اس کا ہو سکتا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے اسے تھام کر سیدھا کیا تھا۔۔۔ اور ایک جھٹکے سے اسے دروازے کے ساتھ لگا گیا تھا۔۔۔ وہ اتنے وقت بعد اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ دل میں پھر سے آندھی طوفان اٹھنے لگے تھے۔۔۔

وہ اس وقت سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔ اس کے بالوں سے نکلنے والا پانی اس کے شرٹ کو بھیگو رہا تھا۔۔

"یہاں کیا کر رہی ہو تم۔۔۔"

اس کی خیریت دریافت کیے بغیر وہ سرد لہجے میں بولتا اس کی دونوں کلائیاں اپنی گرفت میں لیتا اس کی کمر پر موڑ گیا تھا۔۔ اور اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب تر کیا تھا۔۔۔

زرناب کا نازک وجود اس کے مضبوط سینے سے آن ٹکرایا تھا۔۔۔ زرناب کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اس نے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر شاہ زمار نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن سے بالوں کو ہٹایا تھا۔۔۔

اس کا دوپٹہ تو اس زور دار تصادم کے نتیجے میں ہی نیچے گر چکا تھا۔۔۔ وہ اپنے ہوش ربا حلیے میں اس کے سامنے تھی۔۔۔ اس کی پر حرارت انگلیاں زرناب کی گردن سے ٹکرائی تھیں۔۔

وہ کانپ گئی تھی۔۔۔ اس کی سانسیں زرناب کی سانسوں سے الجھنے لگی تھیں۔۔۔ اس لڑکی کے وجود کی نرماہٹیں اس کے حواسوں کو بوجھل کر رہی تھیں۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس کی نظر زرناب کے کان کی لوح کے نیچے چمکتے تل پر پڑی تھی۔۔۔

وہ جھکا تھا اور اس کے تل پر شدت بھرے انداز میں اپنے ہونٹ رکھ گیا تھا۔۔۔

زرناب اس کے حصار میں لرز رہی تھی۔۔ وہ اس کے وجود پر جابجا اپنے ہونٹوں کے نشان چھوڑ رہا تھا۔۔ وہ اتنی ہی نازک تھی کہ وہ

جہاں اسے چھوتا تھا۔۔۔ اس کے نشان وہاں ثبت ہو جاتے تھے۔۔۔ جو بات اسے مزید مدہوش کر دیتی تھی۔۔

وہ اس شخص کی بے باکیوں پر سمٹ رہی تھی خود میں۔۔۔

"میرے ایک سوال کا جواب دو۔۔ سچ سچ۔۔۔"

زرناب کے حواس چھین کر وہ شخص اب ہلکی آنچ دیتی آواز میں بولا تھا۔۔۔ زرناب اس کے ہاتھ کی گستاخیاں اپنی کمر پر محسوس کرتے شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔

اس شخص کی بے حسی بھی برداشت سے باہر تھی اور اب یہ قربت۔۔۔۔ یہ تو جان لیوا تھی۔۔۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔"

اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوتے اس کے بھاری سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔

زرناب اس کی گرم سانسوں پر جھلستی بولنے کے قابل نہیں تھی اس وقت۔۔۔ اس کے سلگتے ہونٹ اس کے گداز لبوں کو مشکل میں ڈالے ہوئے تھے۔۔۔

وہ ان کو چھیڑ کر ان کی کپکپاہٹ دیکھتا جیسے لطف اٹھا رہا تھا۔۔ وہ جب اس لڑکی کے پاس ہوتا تھا تو دنیا بھول جاتا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔"

زرناب کے ہونٹ بمشکل ملے تھے۔۔۔۔

"کاشان نے تم سے۔۔۔ کسی بھی طرح سے رابطہ کرنے کی کوشش کی۔۔۔؟؟ کوئی فون کال۔۔۔ کوئی پیغام۔۔۔'

اس کی گردن کے خم پر اپنے اعنابی ہونٹ رکھتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔ زرناب نے اپنی مٹھیاں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔"

اس کی آواز میں اب سختی تھی۔۔۔ اور گرفت میں بھی۔۔۔۔

اس شخص کا ہاتھ اسے اپنی کمر پر محسوس ہوا تھا۔۔۔ وہ خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

"جواب دو۔۔۔"

اس کے ہونٹوں نے زرناب کی شہہ رگ کو نشانہ بنایا تھا۔۔۔ انداز میں بے رحمی تھی۔۔۔

وہ کراہی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

اس کے لبوں سے نکلا تھا۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے اس کو لگا تھا جیسے دنیا تھم گئی ہو۔۔۔

شاہ زمار نے نے اس کی کمر پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی اور اس کے کانپتے ہونٹوں پر جھک گیا تھا۔۔۔ اس کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ زرناب کو لگا تھا اس کی سانسیں بند ہو جائیں گی۔۔۔

اس کے گداز ہونٹوں کی ملائمت بھی اس شخص کے انداز میں نرمی نہیں لا سکے تھے۔۔۔ زرناب اس کی گرفت میں مچل گئی تھی۔۔۔

مگر وہ اسے آزاد ہی نہیں کر رہا تھا۔ اس نے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔ وہ اس کی سانسوں کو مزید شدت سے خود میں جذب کر گیا تھا۔۔۔

"سچ جاننا ہے مجھے۔۔۔ سچ بتاؤ۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی پر اپنے دہکتے لگ رکھتے وہ خمار آلود نگاہوں سے اس کے بھیگے گداز لبوں پر انگوٹھا پھیرتے غصے سے بولا تھا۔۔۔

زرناب کی ہمت نہیں تھی اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی۔۔۔ وہ گہرے گہرے سانسیں لیتے اپنی بکھری سانسوں کو بحال کرنے کی

کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

یہ شخص اسے کچھ سوچنے سمجھنے کی مہلت ہی کہاں دے رہا تھا۔۔۔

اس نے شاہ زمار کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ جب وہ اس کا رخ ایک جھٹکے سے دیوار کی جانب موڑتے اس کے کان پر جھکا تھا۔۔۔ اس کی گرم سانسیں زرناب کو اپنی گردن کو جھلساتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

"تم مجھے بتاؤ گی یا نہیں۔۔"

اس کے اس عمل پر وہ شرم سے آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔۔

گیلے بالوں کی وجہ سے اس کی شرٹ کمر سے بالکل بھیگ کر ساتھ چپک گئی تھی۔۔۔ اور اب وہ بہت سہولت سے اسکے بال کمر سے ہٹا گیا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے جو قیامت خیز منظر آیا تھا۔۔۔ اس کی توقع نہیں تھی اسے۔۔۔

اس کی کنپٹی سلگ اٹھی تھی۔۔۔۔ تصور کے پردے پر اس نازک دودھیا گردن پر چمکتا سیاہ تل آن ٹھہرا تھا۔۔

اس کے دل نے شدت سے خواہش کی تھی اس تل کو دوبارہ دیکھنے کی۔۔۔ لیکن اس لڑکی کی حالت بتا رہی تھی کہ اگر وہ ایسا کرتا تو اس کی سانسیں رک جاتی تھیں۔۔

اس نے خود پر ضبط رکھا تھا اور اس کے بال واپس گرا دیئے تھے۔۔۔

اس کے پیٹ پر اپنی ہتھیلی جماتا وہ اس کی گردن پر جھکا تھا۔۔۔

"ایک اور بات پوچھوں سچ بتاؤ گی۔۔۔"

بھاری خمار آلود لہجہ تھا۔۔۔

زرناب کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ اس نے بنا دیکھے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"تمہاری کمر پر کوئی تل ہے کیا۔۔۔؟؟"

اس شخص کے اس بے باک سوال پر زرناب کا دل اس کے کانوں میں دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

وہ ایک جھٹکے سے پلٹی تھی۔۔۔ اور اپنی کمر دروازے کے ساتھ لگاتے نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔"

اس کا چہرا خطرناک حد تک سرخ تھا۔۔۔ ہونٹ کانپ رہے تھے۔۔۔

اس کے انکار پر شاہ زمار کے لبوں پر ایک ساحرانہ مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔۔ زرناب کی نگاہیں اس مسکراہٹ میں کھو گئی تھیں۔۔۔ وہ پہلی بار اس مغرور چہرے پر مسکراہٹ دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ مبہوت ہوئی تھی۔۔۔۔

"تم شاید کچھ بھول رہی ہو۔۔۔"

وہ پھر سے مسکرایا تھا۔۔۔ نگاہیں اس کے کندھے سے ٹکرائی تھیں۔۔۔ اس کے کندھے پر بھی تل تھا۔۔۔ مارے شرم وحیا کے زرناب کے پورے وجود میں خون کی گردش تیز ہوئی تھی۔۔۔

یہ شخص جانتا تھا کیونکہ۔۔۔۔۔۔

زرناب اس سے آگے تصور نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ شاہ زمار خانزادہ سیگریٹ سلگھاتا اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے باہر نکلنے لگی تھی۔۔۔ جب شاہ زمار نے دروازے پر ہاتھ رکھتے اسے لاک کر دیا تھا۔۔۔

زرناب نے پلٹ کر گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میں نے منع کیا تھا نا۔۔۔ پھر کاشان ہمدانی کی کال کیوں پک کی۔۔۔"

وہ اب سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔ زرناب کو اس کے بدلتے تاثرات سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔ وہ یہ بات بھی جانتا تھا۔۔۔ اور اس نے جھوٹ بولنے کی غلطی کر دی تھی۔۔۔

"مم میں وہ۔۔۔"

وہ بولنے لگی تھی۔۔۔ جب اس کا نیچے گرا موبائل بجنے لگا تھا۔۔۔۔

شاہ زمار نے جھک کر فون اٹھایا تھا اور سپیکر آن کر دیا تھا۔۔۔۔

"کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟ کیا سوچا آپ نے میری آفر کے بارے میں۔۔۔۔"

کاشان ہمدانی کی آواز سپیکر سے ابھری تھی۔۔۔ زرناب نے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔۔

شاہ زمار آگ اگلتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کے منع کرنے کے باوجود یہ لڑکی اس شخص کی بات سن رہی تھی۔۔۔

"شاہ زمار خانزادہ کے بارے میں سب بتاؤں گا۔۔۔ ایک بار آکر مجھ سے مل لیں۔۔۔ وہ ویسا انسان نہیں ہے۔۔۔ جیسا آپ کے

ساتھ بن رہا ہے۔۔۔ آپ سے وعدہ کرتا ہوں۔۔۔ میں آپ کو اس سے چھٹکارا دلوانے میں پوری مدد کروں گا۔۔

آپ بس ایک بار اس کے گھر سے نکل آئیں اس کی غیر موجودگی میں۔۔۔"

کاشان ہمدانی بول رہا تھا۔۔۔ اور اس نے گھبرا کر اپنی آنکھیں بند کرلی تھیں۔۔۔۔

شاہ زمار خانزادہ اسے شعلہ بار نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔۔

اس نے کال کاٹ دی تھی اور فون واپس زمین پر پٹخ دیا تھا۔۔۔

"تو چھٹکارا چاہیے تمہیں مجھ سے۔۔۔ اس کی مدد تم میرے دشمن سے مانگ رہی ہو۔۔۔؟"

وہ اتنی اونچی آواز میں دھاڑا تھا کہ زرناب کو درودیوار ہلتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

زرناب نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"میں نے اسے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔ یہ خود ایسے ہی فون کر کے مجھے آفر۔۔۔"

زرناب نے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔ مگر شاہ ذمار نے ہاتھ اٹھا کر اسے وہیں روک دیا تھا۔۔۔

"مجھے کوئی وضاحت نہیں چاہیے۔۔۔ میں تمہیں اپنی قید سے آزاد کرتا ہوں۔۔۔"

وہ بے رحم انسان چند لمحوں میں فیصلہ سنا گیا تھا۔۔۔

"تم واپس جا سکتی ہو۔۔۔ میں اب مزید اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتا۔۔۔ تمہاری مدت خود اپنی مرضی سے ختم کرتا ہوں۔۔۔'

وہ بول رہا تھا اور زرناب نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اسے تو خوش ہونا چاہیے تھا۔۔۔

اسے یہ شخص آزادی دے رہا تھا۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔ اسے خوشی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

یہ شخص جس سے وہ محبت کرنے لگی تھی۔۔۔ وہ اسے اپنی زندگی سے بے دخل کر رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

"آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلاتے بھگتے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"کیوں نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

وہ جو اپنا فیصلہ سناتا پلٹ رہا تھا۔۔۔ واپس اس کی جانب آیا تھا۔۔۔

"میں نے تم سے کبھی کوئی وعدہ نہیں کیا۔۔۔ کوئی محبت کے دعوے نہیں کیے۔۔۔ نہ محبت کی تم سے۔۔۔۔ یہ نزدیکی۔۔ یہ قربت صرف ان دو کروڑوں کی وصولی ہے۔۔ جس کو شاید تم کچھ اور سمجھ بیٹھی تھی۔۔۔"

اس شخص کو سفاکیت کا لبادہ اوڑھنے میں زیادہ دیر نہیں لگی تھی۔۔۔

زرناب کا دل ان الفاظ پر ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ اس کے آنسوؤں مزید شدت سے رواں ہوئے تھے۔۔۔ سامنے کا منظر دھندلا گیا تھا۔۔۔

وہ شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

شاہ زمان نے ایک نظر اس پر ڈالی تھی اور رخ موڑ گیا تھا۔۔۔ اس کی مٹھیاں بھینچ گئی تھیں۔۔۔ کنپٹی کی رگیں ابھر آئی تھیں۔۔۔

اس لمحے دل کو ایسے تکلیف ہوئی تھی۔۔۔

جیسے وہ اس کے ایک حصے کو کاٹ کر پھینک رہا ہو۔۔۔۔

"اپنی تیاری کر لو۔۔۔۔ پہلی فلائٹ سے تم واپس پاکستان جا رہی ہو۔۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔"

اس کے بے رحم الفاظ پر زرناب نے اس کی چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔۔ اگر وہ پہلے دن والی زرناب زمان ہوتی تو شاید اس خبر پر خوشی سے جھوم اٹھتی تھی۔۔

اپنے پیاروں کے پاس جانے اور ان سے ملنے کے خیال سے۔۔۔ مگر اس وقت۔۔۔ اس وقت اسے یہی تکلیف کھائے جا رہی تھی کہ وہ اب دوبارہ اس شخص کو کبھی نہیں دیکھ پائے گی۔۔۔ اس کا دل ہمیشہ کے لیے خالی رہ جائے گا۔۔

اوپر سے ابھی اس شخص نے کو سنگین الفاظ کہے تھے۔۔ وہ اس لڑکی کو اندر تک زخمی کر گئے تھے۔۔ وہ روتے ہوئے پلٹی تھی اور دروازہ کھولتے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

وہ ایک بار ایشل سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر شاہ زمار نے اسے سختی سے منع کیا تھا کہ وہ بنا کسی کو بتائے۔۔ بنا کسی سے ملے جائے گی۔۔ شاید اس شخص کو ڈر تھا کہ اسے ان لوگوں میں سے کوئی روک نہ لے۔۔۔۔

وہ اسے ائیر پورٹ تک چھوڑنے آیا تھا۔۔ ان دونوں کے بیچ کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

اس شخص نے اس کی جانب دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔ وہ جب تک ائیر پورٹ کے اندر تک نہیں گئی تھی۔۔۔ شاہ زمار کی گاڑی وہیں کھڑی رہی تھی۔۔۔ سیاہ شیشوں میں بیٹھا شخص کسی کو دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

وہ بس سیگریٹ پر سیگریٹ پھونکتا رہا تھا۔۔۔ اسے فون پر ائیر پورٹ کے اندر سے اطلاع دی گئی تھی کہ وہ جہاز میں سوار ہو چکی ہے۔۔۔ کچھ دیر بعد جہاز نے ٹیک آف کرنا تھا۔۔۔

اس کی جانب سے مطمئین ہو تا وہ ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔۔

سبطین کی کالز آنے لگی تھیں اسے۔۔۔ اس نے فون ہی بند کر دیا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں اس وقت بے انتہا سرخ تھیں۔۔۔۔۔ سیگریٹ پر سیگریٹ پھونکتے وہ خود کو اس دھوئیں میں جلتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

گھر واپس آتے وہ سیدھا اس کے کمرے میں گیا تھا۔۔۔ اس کی دلفریب مہک کمرے میں بکھری ہوئی تھی۔۔۔

جب اچانک اس کی نظر مرر کی جانب اٹھی تھی۔۔۔۔ جس پر ریڈ لپسٹک سے کچھ لکھا تھا۔۔۔ وہ قریب آیا تھا۔۔۔

"آئی ہیٹ یو شاہ زمار خانزادہ۔۔۔۔ آئی ہیٹ یو سو مچ۔۔۔ دوبارہ میرے سامنے کبھی مت آنا۔۔۔ میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔۔"

دھمکی آمیز الفاظ میں لکھا وہ پیغام شاہ زمار خانزادہ کے لبوں پر بہت دلفریب مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔۔۔

وہ اس کے سامنے چھوئی موئی بن جانے والی نازک سی لڑکی اسے دھمکی دے کر گئی تھی۔۔۔ اس کے اعنابی بے رحم ہونٹوں کی تراش میں مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

سیگریٹ سلگھاتا وہ کافی دیر وہیں کھڑا رہا تھا۔۔۔۔ تصور میں اب بھی وہ نازک وجود گھوم رہا تھا۔۔۔

وہ کچھ وقت کے لیے اس کی زندگی میں آئی تھی۔۔۔ اور اپنی معصومیت سے سے پتھر کو پگھلا گئی تھی۔۔۔ وہ کسی کو بتا نہیں سکتا تھا۔ کہ اس وقت وہ اس لڑکی سے سب سے زیادہ خوفزدہ تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

زرناب کتنی ہی دیر تسکین بیگم کے سینے سے لگ کر بیٹھی رہی تھی۔۔۔ اسکے آنسو تھے جو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔ کچھ درد ایسے تھے جو وہ بیان نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

وہ سب سے باری باری ملی تھی۔۔۔ اس کے خاندان کے سبھی لوگ اس کی آمد کی خبر سن کر اس سے ملنے آئے تھے۔۔۔ اس نے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

وہ بس اپنی ماں کی گود میں سر رکھے آنسو بہاتی رہی تھی۔۔۔ سب کو یہی لگا تھا کہ اتنے وقت دور رہنے کی وجہ سے وہ ایسے فیل کر رہی تھی۔۔۔ اس کے دل کی حالت سے کوئی بھی واقف نہیں تھا۔۔۔

اسے ائیرپورٹ پر سب لوگ لینے آئے تھے۔۔۔ زمان صاحب اپنے پیروں پر کھڑے تھے۔۔۔ جو دیکھ اسے سب سے زیادہ خوشی ہوئی تھی۔۔۔ انھوں نے اسے بتایا تھا کہ ان کا آپریشن ہوا تھا۔۔۔

جس کی کامیابی کے بعد وہ پچھلے ایک مہینے سے آہستہ آہستہ چل پا رہے تھے۔۔۔ اور اب کافی حد تک ٹھیک ہو چکے تھے۔۔۔

زرناب ان کو ایسے دیکھ بے انتہا خوش ہوئی تھی۔۔۔ گھر پہنچ کر اسے ایک اور جھٹکا لگا تھا۔۔۔

ان کا گھر بدل چکا تھا۔۔۔۔ اس کے ماموں اور باقی رشتہ داروں کے گھر کے ساتھ ان کے گھر کی خوبصورت عمارت بن چکی تھی۔۔۔ زرناب کو فون پر کسی نے بھی ان سب باتوں کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔۔۔

اس کی بہن اور بھائی بہت اچھی یونیورسٹیز میں پڑھ رہے تھے۔۔۔

اس کے بابا کا کاروبار ایک بار پھر سے شروع ہو چکا تھا۔۔۔

اتنی ساری خوش خبریاں ایک ساتھ ملی تھیں اسے۔۔۔ ابھی اس سب کے بارے میں اس نے اپنے گھر والوں سے پوچھنا تھا۔۔۔

مگر اس وقت سب رشتہ دار وہاں جمع تھے۔۔۔ سب ہی اس سے

اس کے شوہر کے بارے میں جاننا چاہتے تھے۔۔۔

سب کو بہت اشتیاق تھا۔۔ مگر وہ ابھی اس شخص کے بارے میں

بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی کسی سے۔۔۔

یہاں سب کو ابھی بھی یہی لگ رہا تھا کہ اس کا شوہر کوئی ادھیڑ عمر

بوڑھا تھا۔۔۔ جبکہ اس شخص کی ساحرانہ شخصیت کا تصور کرتے

اتنے دور بیٹھے بھی زرناب کے گال تپ اٹھتے تھے۔۔۔۔

جسے اگر اس کھ خاندان کے لوگ اور خاص کر ہمایوں دیکھ لیتا تو ان

سب نے جل کر مر جانا تھا۔۔۔

وہ مضبوط کسرتی وجود کا مالک ہمایوں کی عمر کا ہی تھا۔۔۔ مگر اس سے لاکھ گنا کامیاب بھی اور سحر انگیز بھی۔۔۔

"کیسی ہو کزن۔۔۔؟؟ تو پھر تم میری شادی میں شرکت کرنے پہنچ گئی۔۔ مجھے لگا تمہارا وہ بوڑھا شوہر تمہارے ساتھ ائے گا۔۔۔۔ مگر افسوس ہو رہا ہے تمہیں اکیلے دیکھ کر۔۔۔۔ اس شخص کے نزدیک تمہاری اتنی بھی اوقات نہیں ہے کہ تمہارے ساتھ آتا یہاں۔۔۔ تمہارا ابتا رہا ہے تم اس رشتے میں بالکل خوش نہیں ہو۔۔۔ میری بد دعائیں اب بھی تمہارا پیچھا کر رہی ہیں۔۔۔ تم کبھی خوش رہ ہی نہیں سکتی۔۔۔

کیونکہ تم نے میرا محبت بھرا دل توڑ کر پیسوں کی لالچ میں اس بوڑھے انسان سے شادی کی ہے۔۔۔ جس نے تمہارے گھر کے حالات تو بدل دیئے ہیں۔۔۔ مگر تم ساری زندگی اس باپ کے عمر کے شخص کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی۔۔۔۔"

ہمایوں ابھی بھی انہیں باتوں میں الجھا ہوا تھا۔۔۔ زرناب کا اس سے منگنی توڑنے کا غم ابھی تک نہیں گیا تھا اس کے دل و دماغ سے۔۔۔۔

زرناب کو اس میں اب اس کی باتوں میں ایک پرسنٹ بھی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔ اس کے دل و دماغ میں صرف اور صرف وہ ستمگر تھا۔۔۔

ہاں ہمایوں کی آخری بات نے اسے بہت زیادہ حیران کیا تھا۔۔۔۔

اس کے گھر کے حالات بدلنے والا اس کا شوہر تھا۔۔۔۔

ان سب کے جانے کے بعد اسنے تسکین بیگم سے اس سب کے بارے میں پوچھا تھا۔۔۔۔ جس پر اسے پتا چلا تھا کہ اس نے اس شخص کے آفس میں جو جاب کی تھی۔۔۔

اس کی ماہانہ تنخواہ جو لاکھوں میں تھی۔۔۔ اس کے گھر والوں کو بھیجتا رہا تھا وہ۔۔۔ اس کے بابا کا علاج، اس بدنام محلے سے نکل کر اچھی کالونی میں گھر۔۔۔ اس کے بہن بھائی کی بہترین تعلیم سے لے کر اس کے بابا کو دوبارہ کاروبار شروع کروانے تک اس شخص نے مدد کی تھی۔۔۔

وہ اتنا سب کچھ کرتا رہا تھا۔۔۔ اور اسے بھنک بھی نہیں لگنے دی تھی۔۔۔

زرناب یہ نہیں جانتی تھی کہ پہلے دن سے اس کی کالز ریکارڈ ہو رہی تھیں۔۔۔ وہ ساری اس شخص تک پہنچ رہی تھیں۔۔۔۔ یہ سیکورٹی کے باعث تھا۔۔۔ کہ کہیں کاشان اس تک نہ پہنچے۔۔۔

انہیں سب کالز میں وہ اس کے گھر والوں کی اس سے بات کی جانے والی فرمائش بھی سن چکا تھا۔۔۔ زرناب کا اپنے گھر والوں کے لیے پریشان ہونا اور پھر۔۔۔۔

اس دن جب اس نے ہمایوں کی بات سنی تھی۔۔۔ جو اسے طیش دلا گئی تھی۔۔۔

اس کے بعد اس نے زرناب کے گھر والوں سے بات بھی کی تھی۔۔۔۔ اور اپنے طریقے سے ان کی مدد بھی کی تھی۔۔۔۔ بغیر ان کو احسان مند کیے۔۔۔۔

زرناب یہ سب سن کر ہونقوں کی طرح اپنے گھر والوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اس شخص نے یہ سب کیا تھا۔۔۔۔ زرناب کو یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔ کیا وہ اس کے لیے واقعی اہم تھی۔۔۔ دل خوش فہمیوں میں گھرنے لگا تھا۔۔۔۔

مگر پھر یہ سوچ کے اگر وہ اہم ہوتی تو وہ شخص ایسے اسے اپنی زندگی سے بے دخل نہ کرتا۔۔۔ اتنے سنگین الفاظ کے ساتھ۔۔۔۔ جو ابھی تک اس کے دل میں کھبے ہوئے تھے۔۔۔۔

ہمایوں کی شادی کے فنکشن شروع ہو چکے تھے۔۔۔ اسے مہوش بیگم نے خاص طور پر انوائیٹ کیا تھا۔۔۔ اس گھمنڈی عورت کو اب بھی یہی لگ رہا تھا کہ اسے ہمایوں کی شادی لیلی سے ہوتے دیکھ تکلیف پہنچے گی۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔ اس کے لیے اب یہ ساری باتیں بے معنی تھیں۔۔۔۔

اس کے دل و دماغ کو اس ایک انسان نے جکڑ رکھا تھا۔۔۔۔

اسے یہاں آئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔۔۔ اس شخص نے غلطی سے فون تک نہیں کیا تھا۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ بے رحم اسے اپنی زندگی سے نکال چکا تھا۔۔۔ وہ پھر بھی اس کے فون کی منتظر تھی۔۔۔

مگر ایک ہفتہ گزر جانے کے باوجود ویسی ہی خاموشی اور سرد مہری تھی دوسری جانب۔۔

آج ہمایوں کی مہندی کا فنکشن تھا۔۔۔ جس کا انتظام ان کے گھر کے بڑے سے لان میں کیا گیا تھا۔۔۔

خاندان کے سبھی لوگ وہاں موجود تھے۔۔۔۔ ہمایوں اور لیلی کو سٹیج پر بیٹھا کر مہندی لگائی جارہی تھی۔۔۔

سب باری باری کارہے تھے۔۔۔ زرناب خاموشی سے اداسی سے ایک جانب بیٹھی تھی۔۔۔ اس کا دل یہاں بالکل بھی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ بار بار دماغ میں یہی سوال آتا تھا کہ وہ وہاں کیا کر رہا ہو گا۔۔۔

کہیں اسے واپس بھیجنے کا مقصد انابیہ کو دوبارہ قبول کرنا تو نہیں تھا۔۔۔

کیا پتا وہ نیکلس صرف انابیہ کو جیلس کرنے کے لیے دیا ہو

اسے۔۔۔ وہ قربت۔۔۔

کیا وہ سب فریب تھا۔۔۔ وہ انہیں سوچوں میں الجھی رہتی تھی پورا وقت۔۔۔ اسے ارد گرد کا ہوش نہیں تھا۔۔۔

"اتنی چپ چاپ سی کیوں بیٹھی ہو۔۔۔؟؟ کیا اپنے شوہر کو مس کر رہی ہو۔۔۔ ویسے میں جب بھی تمہارے بارے میں سوچتی ہوں ایک بات میرے مائینڈ میں آجاتی ہے۔۔۔"

عینی پاس سے گزر رہی تھی۔۔۔ پھر اسے دیکھ قریب آتے لبوں کے استہزایہ مسکان سجائے گویا ہوئی تھی۔۔۔

زرناب سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تمہارا وہ بڈھا شوہر۔۔۔۔ وہ تمہارے ساتھ رومانس کیسے کرتا ہو گا۔۔۔ گھن نہیں آتی ہو گی تمہیں۔۔۔"

عینی حقارت آمیز انداز میں منہ بناتے پوچھ رہی تھی۔۔۔ اور زرناب کو اندازہ بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس شخص کی بے باکی اور جان لیوا قربت بھرے لمحے یاد کرتے اس کا دل شدت سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔ عینی نے حیرت سے اس کے چہرے کی سرخی دیکھی تھی۔۔۔

عینی کی بات پر زرناب کے گالوں کی سرخی مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔ اس کے ذہن میں بے اختیار وہ لمحات تیر کی طرح گزر گئے تھے جب شاہ زمار خانزادہ کی گرم انگلیاں اس کے وجود کو چھوتی تھیں۔۔۔

وہ چوڑا مضبوط ہاتھ گستاخیوں پر آمادہ رہتا تھا۔۔۔

جب اس کے اعنابی بے رحم ہونٹ اس کے گداز لبوں پر اپنی حکمرانی قائم کرتے تھے۔۔۔

جب اس کی مضبوط باہیں اس کی نازک کمر کو اپنی گرفت میں لیتی تھیں۔۔۔

اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ چہرے پر بے اختیار حیا آلود مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔ اس شخص کی بے باکی اور شدتوں کا تصور ایسا تھا کہ وہ اپنی مسکراہٹ نہیں چھپا پائی تھی۔۔۔

"اوہو۔۔۔ دیکھو تو۔۔ کیسے شرما رہی ہے ہماری زرناب۔۔۔"

لیلیٰ نے اس کی مسکراہٹ دیکھ طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

وہ مہندی کی رسم کے لیے سنہرے رنگ کے بھاری بھر کم لہنگے میں ملبوس تھی۔۔۔ گلے اور کانوں میں پھولوں کے زیورات تھے۔۔ اس کے ہاتھوں پر مہندی کی خوبصورت ڈیزائنیں بنائی گئی تھیں۔۔۔

ہمایوں اس کے پہلو میں بیٹھا تھا۔۔۔ کریم رنگ کے شیروانی
میں۔۔۔

لیلیٰ کے انداز میں عجیب سا غرور تھا۔۔۔ جو وہ اسے دکھا رہی
تھی۔۔۔

"شاید واقعی اس بڈھے شوہر سے محبت ہو گئی ہے بیچاری کو۔۔۔ پیسے
کی چمک دمک نے اندھا کر دیا ہے۔۔۔

ورنہ کون سی لڑکی اپنے باپ کی عمر کے آدمی کے ساتھ خوش رہ سکتی
ہے۔۔۔"

عینی نے مزید زہر گھولتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اس کی آواز میں حسد کی جھلک تھی۔۔۔

وہ گلابی رنگ کے لہنگے میں تھی۔۔۔ زرناب نے اپنے ہونٹ بھینچ لیے تھے۔۔۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر خاموش رہی۔۔۔ کیا فائدہ تھا ان لوگوں کو کچھ سمجھانے کا۔۔۔

یہ کیا جانتے تھے کہ شاہ زمار خانزادہ کیسا تھا۔۔۔

اس کی شخصیت میں کتنی کشش تھی۔۔۔ کتنا سحر تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں کیسی گہرائی تھی۔۔۔ اس کے لمس میں کیسی آگ تھی۔۔۔

تبھی مہوش بیگم بھی وہاں آئی تھیں۔۔۔ ان کے چہرے پر فخر اور غرور کا سمندر لہرا رہا تھا۔۔۔

آج ان کے لاڈلے بیٹے کی مہندی کی رسم تھی۔۔۔ وہ سرخ رنگ کے بھاری شرارے میں ملبوس تھیں۔۔۔ سونے کے زیورات سے لدی پھندی۔۔۔

"زرناب بیٹا۔۔۔ تمہارا شوہر نہیں آیا تمہارے ساتھ۔۔۔؟ کیا وہ اتنا بھی وقت نہیں نکال سکے اپنی بیوی کے لیے۔۔۔"

مہوش بیگم نے بظاہر ہمدردی کا لبادہ اوڑھے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔ مگر ان کی آنکھوں میں طنز کی تیز چمک تھی۔۔۔ لہجے میں زہر گھلا ہوا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔ وہ بزی ہیں اپنے کام میں۔۔۔"

زرناب نے آہستہ سے جواب دیا تھا۔۔۔ اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔ سچ تو یہ تھا کہ اس شخص نے اسے اپنی زندگی سے نکال دیا تھا۔۔۔ آزاد کر دیا تھا۔۔۔

"اوہ۔۔۔ میں سمجھ سکتی ہوں بیٹا۔۔۔ اس عمر میں تو صحت کے مسائل بھی ہوتے ہیں نا۔۔۔

شاید اتنا لمبا سفر کرنے کی طاقت نہ ہو ان میں۔۔۔ ہڈیوں میں درد۔۔۔ بلڈ پریشر۔۔۔ شوگر۔۔۔ بڑھاپے کی بیماریاں جو ہیں۔۔۔"

مہوش بیگم نے کہا تھا اور ارد گرد بیٹھی دیگر عورتیں دبی دبی مسکرانے لگی تھیں۔۔۔ ان کی نگاہوں میں ترس اور تضحیک کا امتزاج تھا۔۔۔

"ہائے بیچاری زرناب۔۔۔ ساری جوانی ایک بوڑھے کے ساتھ گزارنی پڑے گی۔۔۔ کوئی رومانس نہیں۔۔۔ کوئی پیار محبت نہیں۔۔۔ بس ایک بے جان رشتہ۔۔۔"

ایک اور رشتہ دار خاتون نے افسوس بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی آنکھوں میں خوشی کی چمک تھی۔۔۔

"مگر دیکھو تو۔۔۔ گھر کے حالات کیسے بدل گئے۔۔۔ پیسے کی طاقت ہے۔۔۔ اتنا بڑا گھر۔۔۔ بہن بھائی اچھی یونیورسٹیوں میں۔۔۔ باپ کا کاروبار دوبارہ چل نکلا۔۔۔"

وہاں موجود سبھی خواتین اس پر طنز کر رہی تھیں۔۔۔ اور وہ چپ چاپ سہہ رہی تھی۔۔۔

کیونکہ یہ وہ جانتی تھی کہ اس کے شوہر کو ایک نظر دیکھنے کے بعد ان سب نے بولنا بھول جانا تھا۔۔۔

تسکین بیگم یہ سب سن کر افسردگی کا شکار ہو رہی تھیں۔۔۔

"ہاں۔۔۔ مگر پیسہ ہر چیز نہیں خرید سکتا نا۔۔۔ محبت کی گرمی۔۔۔ جوانی کی خوشیاں۔۔۔

رومانس کی میٹھی یادیں۔۔۔ یہ سب تو قربان ہو گئے اس رشتے میں۔۔۔ بیچاری لڑکی کی قسمت۔۔۔"

مہوش بیگم نے ایک بھاری سانس بھری تھی۔۔۔ جیسے واقعی افسوس ہو رہا ہو۔۔۔

زرناب خاموشی سے یہ سب سن رہی تھی۔۔۔ اس کی مٹھیاں سختی سے بند ہو گئی تھیں۔۔۔

ناخن ہتھیلیوں میں گڑ رہے تھے۔۔۔ دل میں شاہ زمار خانزادہ کی یاد طوفان کی طرح اٹھی تھی۔۔۔

وہ ساحرانہ شخصیت۔۔۔ وہ مسحور کن سرمئی آنکھیں جن میں کوئی کھو جائے۔۔۔

وہ اعنابی بے رحم ہونٹ جو اس کی سانسیں لوٹ لیتے تھے۔۔۔ وہ کسرتی مضبوط وجود جس کا لمس اسے کپکپا دیتا تھا۔۔۔ وہ چوڑے مضبوط کندھے۔۔۔ وہ گھری بھاری آواز جو اس کے حواس بدل دیتی تھی۔۔۔

اسے اپنے آپ پر ہنسی آنے لگی تھی ان لوگوں کی سوچ پر۔۔۔ یہ کیا جانتے تھے کہ وہ شخص کیسا تھا۔۔۔

اگر وہ یہاں ہوتا تو ان سب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتیں۔۔۔

"ویسے زرناب۔۔۔ ہم نے تو کبھی تمہارے شوہر کو دیکھا ہی نہیں۔۔۔ نام بھی نہیں جانتے ہم۔۔۔ بتاؤ تو کیا نام ہے ان کا۔۔۔"

عینی نے شرارت بھری مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں مذاق کی چمک تھی۔۔۔

"اور ویسے۔۔۔ تصویر تو دکھاؤ کبھی۔۔۔ ہم بھی تو دیکھیں کیسے لگتے ہیں وہ۔۔۔"

لیلی نے بھی ساتھ دیا تھا۔۔۔

ہمایوں خاموشی سے سب سن رہا تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر بھی طنزیہ مسکراہٹ تھی۔۔۔

زرناب کچھ کہنے لگی تھی جب اچانک باہر سے شور کی آوازیں آنے لگی تھیں۔۔۔

گاڑیوں کی آوازیں۔۔۔ بہت سی گاڑیاں۔۔۔ انجن کی طاقتور گرج۔۔۔ ٹائروں کی آواز۔۔۔

لان میں بیٹھے تمام مہمان حیرت سے باہر کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔ موسیقی رک گئی تھی۔۔۔ باتوں کا شور تھم گیا تھا۔۔۔

تبھی لان کے بڑے سے گیٹ پر سیاہ رنگ کی شاندار لگژری گاڑیاں رکنے لگی تھیں۔۔۔ ایک نہیں۔۔۔ دو نہیں۔۔۔ پانچ۔۔۔ چھ۔۔۔ سات گاڑیاں۔۔۔

سب سے آگے ایک شاندار سیاہ میرسڈیز تھی۔۔۔ جس کی قیمت کروڑوں میں تھی۔۔۔ اس کے پیچھے رینج رووِرز اور دیگر لگژری گاڑیوں کا پروٹوکول تھا۔۔۔

سب مہمانوں کی نظریں حیرت اور بے یقینی سے ان گاڑیوں پر مرتکز ہو گئی تھیں۔۔۔ سب کی سانسیں رکی ہوئی تھیں۔۔۔

"یہ۔۔۔ یہ کون آیا ہے۔۔۔"

کسی نے آہستہ سے پوچھا تھا۔۔۔

سب سے پہلے سیکورٹی گارڈز گاڑیوں سے اتر کر باہر پھیل گئے تھے۔۔۔ سیاہ سوٹ میں ملبوس۔۔۔

کان میں وائرلیس ائیر پوڈز۔۔۔ عینکیں لگائے۔۔۔ پروفیشنل انداز میں ہر طرف چوکنی نظر دوڑاتے۔۔۔ ان کی حرکات سے صاف ظاہر تھا کہ یہ کوئی عام لوگ نہیں تھے۔۔۔

پھر گاڑی کا دروازہ آہستگی سے کھلا تھا۔۔۔

اور وہاں سے ایک شخص باہر نکلا تھا۔۔۔

تمام مہمانوں کی سانسیں یکدم رک گئی تھیں۔۔۔ جیسے وقت تھم گیا ہو۔۔۔

وہ شخص۔۔۔ وہ شخصیت۔۔۔ وہ دبدبہ۔۔۔

وہ سیاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا۔۔۔ جو اس کے جسم پر بالکل فٹ تھا۔۔۔ ہر انچ اس کی مضبوط ساخت کو نمایاں کر رہا تھا۔۔۔

اندر برف جیسی سفید شرٹ۔۔۔ سیاہ ٹائی جو بالکل سیدھی بندھی ہوئی تھی۔۔۔ کلائی پر لاکھوں کی قیمت والی رولیکس گھڑی چمک رہی تھی۔۔۔

قد چھ فٹ سے بھی زیادہ۔۔۔ لمبا۔۔۔ چوڑے مضبوط کندھے جو سوٹ کے اندر سے نمایاں تھے۔۔۔

سینہ چوڑا اور مضبوط۔۔۔۔۔۔ پوری شخصیت میں ایک توازن۔۔۔ ایک کمال۔۔

چہرہ ایسا کہ جیسے کسی عظیم مجسمہ ساز نے سنگ مرمر سے تراش کر بنایا ہو۔۔۔

تیکھے نقش۔۔۔ اونچی چوڑی پیشانی۔۔۔ سرمئی آنکھیں جن میں ایک عجیب کشش تھی۔۔۔ ایک گہرائی تھی۔۔۔ تیکھی ناک۔۔۔ اعنابی ہونٹ جن پر ہلکی سی سگریٹ رکھی ہوئی تھی۔۔۔ جبڑا

مضبوط اور نمایاں۔۔۔ چہرے پر ہلکی سی بیئرڈ جو اسے مزید پر کشش بنا رہی تھی۔۔۔

بال سلیقے سے پیچھے کی جانب سیدھے کیے ہوئے جیل سے سیٹ کیے گیے تھے۔۔۔۔

اس نے سگریٹ کو ایک ہاتھ سے نکال کر نیچے پھینک دیا تھا اور اپنے مہنگے جوتے سے آہستہ سے مسل دیا تھا۔۔۔

اس کی ہر حرکت میں ایک خاص انداز تھا۔۔۔ ایک اعتماد تھا۔۔۔

اس کے ساتھ ہی دوسری گاڑیوں سے مزید لوگ نکلے تھے۔۔۔

سب بھی اسی طرح سوٹ میں۔۔۔

شاید اس کے اسسٹنٹس اور ساتھی تھے۔۔۔ مگر وہ شخص۔۔۔ وہ شخص سب سے بالکل الگ تھا۔۔۔ منفرد تھا۔۔۔

اس کی شخصیت میں ایک رعب تھا۔۔۔ ایک دبدبہ تھا۔۔۔ ایسا لگتا تھا جیسے کوئی بادشاہ اپنی سلطنت میں قدم رکھ رہا ہو۔۔۔ جیسے کوئی شہنشاہ اپنے دربار میں آ رہا ہو۔۔۔

اس کے قدموں میں اتنا اعتماد تھا۔۔۔ چہرے پر اتنا غرور تھا۔۔۔ آنکھوں میں اتنی طاقت تھی۔۔۔ کہ دیکھنے والے مبہوت ہو جاتے تھے۔۔۔ مرعوب ہو جاتے تھے۔۔۔

وہ لان کی جانب چلنے لگا تھا۔۔۔ ہر قدم پر بھاری آواز گونج جاتی تھی۔۔۔ اس کے پیچھے اس کے لوگ چل رہے تھے۔۔۔ سیکورٹی گارڈز اطراف میں۔۔۔

لان میں موجود ہر ایک کی نظریں اس کی جانب مڑتی جا رہی تھیں۔۔۔ عورتیں مبہوت ہو کر اسے تک رہی تھیں۔۔۔ مردوں کے چہروں پر حیرت اور قدرے خوف کی جھلک تھی۔۔۔

"یہ۔۔۔ یہ کون ہے۔۔۔؟"

کسی نے آہستہ سے پوچھا تھا۔۔۔ لہجے میں خوف اور حیرت تھی۔۔۔

"یہ تو۔۔۔ یہ تو شاہ زمار خانزادہ لگ رہا ہے۔۔۔"

ہمایوں کے چھوٹے بھائی عدیل نے حیرت سے کہا تھا۔۔۔ جو اکثر بزنس میگزینز پڑھتا تھا اور موبائل پر اس کی تصاویر دیکھ چکا تھا۔۔۔

"شاہ زمار خانزادہ۔۔۔؟ کیا کہا۔۔۔ وہ شاہ زمار خانزادہ۔۔۔؟"

مہوش بیگم کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔ منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔ چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔

"جی ہاں۔۔۔ دبئی کے سب سے بڑے بزنس ٹائیکون۔۔۔ خانزادہ گروپ آف کمپنیز کے مالک۔۔۔ ریل اسٹیٹ، ہوٹلز، کنسٹرکشن، ٹیکنالوجی۔۔۔

ہر فیلڈ میں ان کا بزنس ہے۔۔۔ دنیا کے امیر ترین لوگوں میں سے ایک۔۔۔ فوربز کی لسٹ میں نام ہے۔۔۔"

ایک اور شخص نے کہا تھا جو بزنس سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔ اس کی آواز میں خوف اور عقیدت کا امتزاج تھا۔۔۔

"مگر یہ یہاں کیوں۔۔۔؟"

کسی نے پوچھا تھا۔۔۔

سب کی نگاہیں حیرت اور بے یقینی سے اس شخص پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

عینی کا منہ کھلا رہ گیا تھا۔۔۔ لیلی کی آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں۔۔۔

ہمایوں کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

وہ اب لان میں داخل ہو رہا تھا۔۔۔ اس کے پیچھے اس کے اسسٹنٹس اور سیکورٹی گارڈز رک گئے تھے۔۔۔۔

اس کی سرمئی آنکھیں ہر طرف گھوم رہی تھیں۔۔۔ ٹھنڈی۔۔۔ تیز۔۔۔ ہر چیز کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔ ڈھونڈ رہی تھیں کسی کو۔۔۔

پھر وہ نظریں زرناب پر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔ رک گئی تھیں۔۔۔

زرناب اسے دیکھ کر جم گئی تھی۔۔۔ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ سانسیں منتشر ہونے لگی تھیں۔۔۔ پورے وجود میں ایک کرنٹ سا دوڑ گیا تھا۔۔۔

وہ یہاں۔۔۔ وہ یہاں کیسے۔۔۔ کیوں۔۔۔

شاہ زمار خانزادہ سیدھے اس کی جانب چلنے لگا تھا۔۔۔ اس کی نگاہیں اس کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

اس کے قدموں میں اتنا اعتماد تھا۔۔۔ جیسے وہ اپنے ہی گھر میں چل رہا ہو۔۔۔

زرناب بیٹھی کی بیٹھی رہ گئی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔۔۔ دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ لگتا تھا باہر نکل آئے گا۔۔۔

وہ اس کے بالکل قریب آیا تھا۔۔۔ پھر رکا تھا۔۔۔ اس کے بالکل سامنے۔۔۔

سب لوگ مبہوت ہو کر یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔ کسی کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ہو کیا رہا ہے۔۔۔

شاہ زمار نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔۔ زرناب کی جانب۔۔۔ ان بڑے مضبوط ہاتھوں میں طاقت تھی۔۔۔

زرناب نے کانپتے ہاتھوں سے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔ جیسے ہی اس کے لمس کو چھوا۔۔۔ ایک بجلی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

شاہ زمار نے اس پتھر بنی حسین مورتی جو کھڑا ہونے میں مدد کی تھی۔۔۔ پھر اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے اسے اپنے قریب کھینچا تھا۔۔۔ بالکل قریب۔۔۔ اتنا قریب کہ زرناب اس کی بانہوں میں تھی۔۔۔

سب لوگ آنکھیں پھاڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔

کچھ دیر پہلے جو زرناب پر ہنس رہے تھے۔۔۔ اس وقت قدرت نے انہیں کے ساتھ مذاق کر دیا تھا۔۔۔

"سوری۔۔۔ لیٹ ہو گیا۔۔۔"

اس نے بھاری گھری آواز میں کہا تھا۔۔۔ صرف اتنا۔۔۔ اس کی آواز میں خود اعتمادی تھی۔۔۔ کوئی معذرت نہیں۔۔۔

پھر اس نے زرناب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔۔ اس کی سرمئی آنکھوں میں ایک عجیب جادو تھا۔۔۔

زرناب کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں کچھ پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ کچھ تلاش کر رہی تھی۔۔۔

لیکن وہ آنکھیں۔۔۔ وہ بے رحم آنکھیں۔۔۔ کچھ نہیں بتا رہی تھیں۔۔۔ ایک سمندر تھا ان آنکھوں میں۔۔۔ ایک راز تھا۔۔۔

سب لوگ جمے ہوئے تھے۔۔۔ کوئی سانس تک نہیں لے رہا تھا۔۔۔

مہوش بیگم کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔ ان کا چہرہ بالکل سفید ہو گیا تھا۔۔۔

عینی اور لیلی حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔ ان کی آنکھوں میں حسد کی آگ بھڑک رہی تھی۔۔۔

ہمایوں جو سٹیج پر بیٹھا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ پیلا پڑ گیا تھا۔۔۔ مارے شرم کے اس کا سر جھک گیا تھا۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔

زرناب کا شوہر۔۔۔ شاہ زمار خانزادہ۔۔۔

وہ شخص جسے وہ سب بوڑھا سمجھ رہے تھے۔۔۔ وہ یہ نوجوان۔۔۔ خوبصورت۔۔۔ طاقتور شخصیت۔۔۔ دنیا کے امیر ترین لوگوں میں سے ایک۔۔۔

شاہ زمار نے زرناب کو اپنے ساتھ لیا تھا اور زمان صاحب کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ اس کا ہاتھ ابھی بھی زرناب کی کمر پر تھا۔۔۔ مضبوط گرفت میں۔۔۔

زرناب نے اسے ہٹانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ جس پر وہ مزید سخت ہو گئی تھی۔۔۔

زرناب کانپ اٹھی تھی۔۔۔ اس شخص کو اتنے لوگوں سے بھی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔"

اس نے احترام سے کہا تھا۔۔۔ اور آگے جھک کر زمان صاحب کے ہاتھ چھوئے تھے۔۔۔

زمان صاحب آگے بڑھ کر اس سے بغل گیر ہوئے تھے۔۔۔

"وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ۔۔۔"

انہوں نے بھی حیرت سے جواب دیا تھا۔۔۔ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔۔

"میں شاہ زمار خانزادہ۔۔۔ زرناب کا شوہر۔۔۔ آپ کا داماد۔۔۔"

اس نے اپنا تعارف کروایا تھا۔۔۔ اور احترام سے ہاتھ ملایا تھا۔۔۔

زمان صاحب ابھی بھی شاک میں تھے۔۔۔ انہیں یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔ میں۔۔۔ یہ۔۔۔"

وہ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔۔۔ مگر الفاظ نہیں مل رہے تھے۔۔۔

"معذرت چاہتا ہوں پہلے نہیں آ سکا۔۔۔ بہت ضروری کام تھا۔۔۔ مگر سوچا کہ آج ضرور آنا چاہیے۔۔۔"

شاہ زمار نے کہا تھا۔۔۔ اس کی آواز میں وقار تھا۔۔۔ اعتماد تھا۔۔۔

پھر وہ تسکین بیگم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"السلام علیکم امی۔۔۔"

اس شخص کی اس سعادت مند اور خوش اخلاقی دیکھ زرناب کا سر گھوم گیا تھا۔۔۔ کیا یہ شخص ایسے بات کرنا بھی جانتا تھا۔۔۔

"وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔"

تسکین بیگم کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔ خوشی کے آنسو۔۔۔ ان کے دل میں یہ شخص پہلے سے ہی ایک خاص مقام رکھتا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے ان کا ہاتھ تھاما تھا اور احترام سے جھکا تھا۔۔۔ اس کے اس عمل پر تسکین بیگم کا دل بھر آیا تھا۔۔۔

پھر وہ زرناب کے بہن بھائیوں کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ میں شاہ زمار۔۔۔ تمہارا بہنوئی۔۔۔"

اس نے دوستانہ انداز میں ہاتھ ملایا تھا۔۔۔ مسکرایا تھا۔۔۔

وہ اس کے گھر کے افراد کو سب کے سامنے معتبر کر رہا تھا۔۔۔

کیونکہ ان سب نے ان گزرے دنوں میں بہت کچھ سہا تھا۔۔۔

دونوں ابھی بھی حیرت میں تھے۔۔۔ ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔

یہ اتنی بڑی شخصیت کا مالک، امیر کبیر انسان ان کا بہنوئی تھا۔۔۔

اس بات پر فوری طور پر یقین کرنا مشکل تھا۔۔۔

پھر اس کی نظر ہمایوں پر پڑی تھی جو سٹیج پر بیٹھا تھا۔۔۔

وہ اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ زرناب کو اپنے ساتھ لیے۔۔۔ اس کی گرفت مضبوط تھی زرناب کی کمر پر۔۔۔

ہمایوں کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔ حسد سے۔۔۔ غصے سے۔۔۔

خوف سے۔۔۔

شاہ زمار سٹیج کے قریب رکا تھا۔۔۔ اس کی سرمئی آنکھیں ہمایوں کو گھور رہی تھیں۔۔۔

"تم ہمایوں ہو نا۔۔۔"

اس نے پوچھا تھا۔۔۔ آواز میں ٹھنڈک تھی مگر لہجہ خطرناک تھا۔۔۔ آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔۔۔

"جی۔۔۔ جی ہاں۔۔۔"

ہمایوں نے بمشکل جواب دیا تھا۔۔۔ اس کا گلا خشک تھا۔۔۔

"اوہ۔۔۔ تو تم وہی ہو۔۔۔ زرناب کا سابق منگیتر۔۔۔"

شاہ زمار نے کہا تھا اور ایک طنزیہ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آئی تھی۔۔۔

زرناب سمیت سب نے ہی اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ یہ شخص ہر بات سے واقف تھا۔۔۔۔

"مبارک ہو تمہیں اس شادی کی۔۔۔"

اس نے کہا تھا۔۔۔ مگر اس کے لہجے میں طنز تھا۔۔۔

پھر اس نے مہندی کا ٹھیلا اٹھایا تھا۔۔۔ اور سب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جو ابھی تک پتھر کے بنے کھڑے تھے۔۔۔۔

"کیا میں بھی مہندی لگا سکتا ہوں۔۔۔ اپنی بیوی کے ہاتھ پر۔۔۔

یہاں رسم تو یہی ہے نا۔۔۔"

اس نے پوچھا تھا۔۔۔ مگر سوال کم۔۔۔ اعلان زیادہ تھا۔۔۔ اس کی آواز میں اتنا اختیار تھا کہ کوئی نہ نہیں کہہ سکتا تھا۔۔۔

سب نے ہامی میں سر ہلایا تھا۔۔۔ کوئی بول نہیں سکتا تھا۔۔۔ کوئی ہمت نہیں تھی۔۔۔

وہ شخص عزت دینا جانتا تھا۔۔۔ پل بھر میں اس نے زرناب اور اس کے گھر والوں کی حیثیت اور مقام بدل دیا تھا۔۔۔

زرناب کا اپنا دماغ اس وقت کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یہ شخص یہاں آئے گا۔۔ اس مصروف ترین شخص کے پاس اتنا ٹائم تھا اور کیا وہ اس کے لیے اتنی اہم تھی۔۔۔

زرناب کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔۔

شاہ زمار نے زرناب کو سٹیج پر بٹھایا تھا۔۔۔ خود اس کے بالکل قریب بیٹھا تھا۔۔۔ اتنا قریب کہ ان کا مضبوط کندھا زرناب کو تقریباً چھو رہے تھے۔۔۔

شاہ زمار نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔۔ اور بڑی نزاکت سے مہندی لگانے لگا تھا۔۔۔ اس کی انگلیاں زرناب کی نازک انگلیوں کو چھو رہی تھیں۔۔۔

زرناب کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ اس کی انگلیوں کا لمس۔۔۔ اس کی قربت۔۔۔ اس کی مہک۔۔۔

سب لوگ آنکھیں ملتے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔

زرناب کا شوہر ان کی سوچ سے برعکس نکلا تھا۔۔۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ ایسا نکلے گا۔۔۔

"تم بہادر ہو۔۔۔ شادی کر رہے ہو ہمایوں۔۔۔"

شاہ زمار نے اچانک کہا تھا۔۔۔ مہندی لگاتے ہوئے۔۔۔ نگاہیں زرناب کے ہاتھ پر۔۔۔

شاہ زمار نے پھر ہمایوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں طنز تھا۔۔۔

"جب محبت ہو کسی سے۔۔۔ تو اس کے لیے لڑنا چاہیے۔۔۔ بھاگنا نہیں۔۔۔ مشکل وقت میں ساتھ دینا چاہیے۔۔۔ نہ کہ اکیلا چھوڑ دینا۔۔۔"

اس کی آواز میں طنز تھا۔۔۔ سختی تھی۔۔۔

"بزدل لوگ عورتوں کی طرح شکوے کرتے ہیں۔۔۔ کہ حالات ٹھیک نہیں تھے۔۔۔ مشکل وقت تھا۔۔۔ گھر والوں نے نہیں مانا۔۔۔ مگر اصل مرد وہ ہوتا ہے۔۔۔"

اس نے زرناب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں کچھ تھا۔۔۔ جو زرناب پڑھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

"جو مشکل وقت میں اپنی محبت کا ساتھ دے۔۔۔ اسے اکیلا نہ چھوڑے۔۔۔ اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دے۔۔۔"

ہمایوں کا سر شرم سے جھک گیا تھا۔۔۔ سب لوگ خاموش تھے۔۔۔

ہمایوں کو ایسا جواب آج تک کبھی کسی کی طرف سے نہیں ملا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے مہندی لگانا ختم کیا تھا۔۔۔ اور زرناب کا ہاتھ آہستگی سے چھوڑ دیا تھا۔۔۔

"ویسے۔۔۔ اگر تم نہیں بھاگے ہوتے ہمایوں۔۔۔"

اس نے پھر ہمایوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور ایک ساحرانہ مسکراہٹ دی تھی۔۔۔

وہاں کھڑے تمام افراد اس مسکراہٹ کو دیکھ کر رہ گئے تھے۔۔۔ ایسی دلکش مسکراہٹ پہلے کبھی کسی کی نہیں دیکھی تھی۔۔۔

"تو میں زرناب کو کبھی نہیں ملتا۔۔۔ اور یہ میری زندگی کا سب سے بڑا نقصان ہوتا۔۔۔ تو شاید تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہیے مجھے۔۔۔"

اس کی مسکراہٹ میں مذاق تھا۔۔۔ طنز تھا۔۔۔ مگر ساتھ ہی کچھ اور بھی تھا۔۔۔

زرناب نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس کے الفاظ کا کیا مطلب تھا۔۔۔

پھر وہ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ سب لوگ اب قریب آنے لگے تھے۔۔

مہوش بیگم دوڑتی ہوئی آئی تھیں۔۔۔ ان کے چہرے کا رنگ واپس آگیا تھا۔۔۔ مگر اب وہاں خوشامد تھی۔۔۔

"شاہ زمار صاحب۔۔۔ ہمیں معلوم نہیں تھا۔۔۔ واقعی معذرت چاہتے ہیں۔۔۔"

مہوش بیگم نے کہا تھا۔۔۔ ان کی آواز میں اب عاجزی تھی۔۔۔ وہی زبان جو کچھ دیر پہلے زہر اگل رہی تھی۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔"

شاہ زمار نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔ ان کی طرف دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔

عینی اور لیلی اسے گھور رہی تھیں۔۔۔ حسد سے۔۔۔ ان کی آنکھوں میں جلن تھی۔۔۔

"زرناب اتنی خوش قسمت ہے۔۔۔"

کسی نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔

باقی لڑکیاں اس کی شخصیت پر فدا ہو رہی تھیں۔۔۔ اس کی ہر حرکت کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

خاندان کے مرد اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

"آپ کا بزنس کیسا چل رہا ہے۔۔۔"

"دبئ میں آپ کی کتنی کمپنیاں ہیں۔۔۔"

سب سوالات کی بوچھاڑ لگا رہے تھے۔۔۔

مگر وہ مغرور شخص کسی کو لفٹ نہیں کروا رہا تھا۔۔۔۔

شاہ زمار کی توجہ صرف زرناب پر تھی۔۔۔

جو اس سے دور دور پھر رہی تھی۔۔۔

وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اور زرناب اس سے نظریں بچا رہی تھی۔۔۔

وہ ابھی بھی اس سے ناراض تھی۔۔۔ اس کے الفاظ ابھی تک کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔

"یہ نزدیکی۔۔۔ یہ قربت صرف ان دو کروڑوں کی وصولی ہے۔۔۔"

اس کا دل دکھا تھا۔۔۔ زخمی تھا۔۔۔

وہاں اس شخص کو سبھی نے ہاتھوں ہاتھ لیا تھا۔۔۔ اب ہر زبان پر زرناب کی قسمت پر رشک بھرے الفاظ تھے۔۔۔

عینی اور لیلی تو اس کی شاندار شخصیت اور شان و شوکت دیکھ گھرے شاک سے نہیں نکل پا رہی تھیں۔۔۔

ابرار صاحب اور خلیل صاحب بھی اس سے رشتہ داری بڑھانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

مگر اس نے وہاں کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کی تھی۔۔۔ سوائے زرناب کے پیرنٹس اور بہن بھائی کے۔۔

رات کافی گزر چکی تھی۔۔۔ مہندی کی رسم ختم ہو چکی تھی۔۔۔

شاہ زمار اٹھا تھا۔۔۔ سب لوگوں سے رخصت لینے لگا تھا۔۔۔ ابھی تک سبھی مہمان اسے تکتے وہیں بیٹھے تھے۔۔۔

"ہم اب چلتے ہیں۔۔۔ کافی تھکان ہو گئی ہے۔۔۔"

اس نے کہا تھا۔۔۔

"آپ لوگ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔۔۔؟"

زمان صاحب نے پوچھا تھا۔۔۔

"میں نے ہوٹل میں بکنگ کروائی ہے۔۔۔"

شاہ زمار نے کہا تھا۔۔۔

"نہیں نہیں۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ آپ اپنے ہی گھر میں ٹھہریں گے۔۔۔"

تسکین بیگم نے فوراً کہا تھا۔۔۔

"جی نہیں۔۔۔ میں نہیں چاہتا تکلیف دوں۔۔۔"

شاہ زمان نے انکار کیا تھا۔۔۔

"بیٹا یہ تکلیف نہیں۔۔۔ یہ آپ کا حق ہے۔۔۔ آپ اس گھر کے داماد ہیں۔۔۔ یہ آپ کا اپنا گھر ہے۔۔۔"

زمان صاحب نے اصرار کیا تھا۔۔۔

"پلیز۔۔۔ آپ ضرور یہاں رہیں۔۔۔"

تسکین بیگم کی آنکھوں میں اصرار تھا۔۔۔

شاہ زمار نے ایک لمحے کے لیے سوچا تھا۔۔۔ پھر زرناب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو بالکل لاتعلق کھڑی تھی۔۔۔ خفا خفا سی۔۔۔ پھولے نتھنے۔۔۔

ابھی اس روٹھی لڑکی کو بھی تو منانا تھا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ اگر آپ اصرار کرتے ہیں۔۔۔"

اس نے ہامی بھر دی تھی۔۔۔

زرناب کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ وہ یہاں۔۔۔ اس کے ساتھ۔۔۔ ایک کمرے میں۔۔۔

زرناب کی جان نکلنے لگی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ پیر سن ہونے لگے تھے۔۔۔

اس شخص کے تیور اسے بہت خطرناک لگے تھے۔۔۔

اس کو یہاں دیکھ زرناب کا دل خوشی سے کلابازیاں کھا رہا تھا۔۔۔ مگر وہ ظاہر نہیں کر رہی تھی۔۔

اس کے خاندان کے سبھی لوگوں کے مزاج اس کی جانب سے بالکل چاشنی میں ڈوب گئے تھے۔۔۔

مہمان رخصت ہونے لگے تھے۔۔۔ شاہ زمار کے آنے کی وجہ سے سب کی زبانیں بند ہوگئی تھیں۔۔۔

مہوش بیگم اور عینی کے چہرے بتا رہے تھے کہ انہیں کتنا برا لگا ہے۔۔۔

رات کے گیارہ بج چکے تھے۔۔۔ گھر میں سب سونے کی تیاری کرنے لگے تھے۔۔۔ مہمان رخصت ہو چکے تھے۔۔۔

شاہ زمار کے آنے کی وجہ سے پورے خاندان میں ایک عجیب سی ہلچل مچی ہوئی تھی۔۔۔ سب اس کی شخصیت سے مرعوب تھے۔۔۔

"زرناب بیٹا۔۔۔ اوپر اپنے کمرے میں چلی جاؤ۔۔۔ شاہ زمار بیٹا بھی آرہے ہیں۔۔۔"

تسکین بیگم نے پیار سے کہا تھا۔۔۔ ان کے چہرے پر خوشی تھی۔۔۔

"امی۔۔۔ میں۔۔۔ میں یہاں نیچے سو جاتی ہوں۔۔۔ صوفے پر۔۔۔"

زرناب نے گھبراہٹ سے کہا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔ دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

"کیا بات کر رہی ہو۔۔۔ تمہارے شوہر یہاں ہیں اور تم نیچے سوؤ گی۔۔۔ یہ کوئی بات ہوئی۔۔۔ لوگ کیا کہیں گے۔۔۔ چلو اوپر ابھی۔۔۔"

تسکین بیگم نے سختی سے کہا تھا۔۔۔

"مگر امی۔۔۔ وہ۔۔۔ میں۔۔۔"

زرناب کچھ کہنا چاہتی تھی مگر الفاظ نہیں مل رہے تھے۔۔۔

"کوئی مگر وگر نہیں۔۔۔ شادی شدہ ہو تم۔۔۔ اب بچی نہیں رہیں۔۔۔ چلو اوپر ابھی کے ابھی۔۔۔"

تسکین بیگم نے اسے دھکیلتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔

زرناب بے بسی سے اوپر چلی گئی تھی۔۔۔ ہر قدم پر اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے۔۔۔

اپنے کمرے میں پہنچی تھی۔۔۔ کمرہ صاف ستھرا تھا۔۔۔ نیا بستر لگا ہوا تھا۔۔۔ گلاب کی پنکھڑیاں بکھری ہوئی تھیں۔۔۔ ہلکی سی مہک آرہی تھی۔۔۔

جو دیکھ وہ سر سے پیر تک لال ہوئی تھی۔۔۔۔

زرناب دروازے کے پاس کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔ اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔ وہ شخص۔۔۔ جس نے اسے اتنے بے رحم الفاظ کہے تھے۔۔۔ جس نے اسے آزاد کر دیا تھا۔۔۔ وہ اب یہاں آنے والا تھا۔۔۔

"یہ نزدیکی۔۔۔ یہ قربت صرف ان دو کروڑوں کی وصولی ہے۔۔۔"

وہ الفاظ پھر سے کانوں میں گونجے تھے۔۔۔ دل میں چبھن ہوئی تھی۔۔۔ آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔۔۔

تبھی دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

زرناب نے جھٹکے سے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔

شاہ زمار خانزادہ اندر آرہا تھا۔۔۔ اس کی شخصیت کمرے میں چھا گئی تھی۔۔۔

اس نے دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔ پھر آہستگی سے لاک کر دیا تھا۔۔۔

کلک کی آواز زرناب کے کانوں میں گونجی تھی۔۔۔

وہ اب بھی اسی سیاہ سوٹ میں تھا۔۔۔ مگر ٹائی اتار دی تھی۔۔۔

شرٹ کے اوپر کے تین بٹن کھلے ہوئے تھے۔۔۔

گلے کا حصہ نظر آ رہا تھا۔۔۔ بال تھوڑے بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ سوٹ کی جیکٹ بھی اتار دی تھی اس نے۔۔۔

اس کی وجہیہ شخصیت کا چارم بڑھ چکا تھا۔۔۔۔

اس کی سرمئی آنکھیں زرناب پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ اس میں ایک عجیب شدت تھی۔۔۔

زرناب کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ وہ خود کو دیوار سے چپکا گئی تھی۔۔۔

شاہ زمار اس کی جانب آنے لگا تھا۔۔۔ آہستہ آہستہ۔۔۔ ہر قدم کے ساتھ زرناب کی سانسیں تیز ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔

"آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔؟؟"

زرناب نے آخرکار ہمت کر کے پوچھا تھا۔۔۔ اس کی آواز میں درد تھا۔۔۔ تلخی تھی۔۔۔

"کیوں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔؟"

شاہ زمار نے جوابی سوال کیا تھا۔۔۔ وہ اب اس کے بالکل قریب آ گیا تھا۔۔۔

اس کی نگاہیں زرناب کے نازک سراپے پر تھیں۔۔۔

زرد رنگ کے خوبصورت لہنگے میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

ہلکا سا میک اپ اور پھولوں کی جیولری پہنے وہ اس کی توجہ اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔۔۔

"آپ نے تو مجھے آزاد کر دیا تھا۔۔۔ اپنی زندگی سے نکال دیا تھا۔۔۔"

زرناب کی آواز بھرا گئی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

"ہاں۔۔۔ نکال دیا تھا۔۔۔"

شاہ زمار نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"تو پھر اب یہاں کیوں آئے۔۔۔ مجھے مزید تکلیف دینے۔۔۔

میرے زخموں پر نمک چھڑکنے۔۔۔"

زرناب نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا تھا۔۔۔ اس کے آنسو بہنے لگے

تھے۔۔۔

"زخم۔۔۔؟ تمہیں زخم ہوئے تھے۔۔۔؟"

شاہ زمار نے پوچھا تھا۔۔۔ اس کی آواز میں طنز تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ بہت گہرے زخم۔۔۔ آپ کے الفاظوں نے میرے دل کو توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔"

زرناب نے رو کر کہا تھا۔۔۔

"کون سے الفاظ۔۔۔؟"

اس نے جان بوجھ کر پوچھا تھا۔۔۔ اس کے دونوں جانب اپنی ہتھیلیاں جماتا وہ اس پر جھکتا اس کے وجود کی دلفریب مہک اپنی سانسوں میں اتارتے بولا تھا۔۔۔

مہندی اور موتیے کی خوشبو اس نازک سراپے کے دلربائی بڑھا گئی تھی۔۔۔

"وہ جو آپ نے کہے تھے۔۔۔ کہ یہ قربت۔۔۔ یہ نزدیکی صرف پیسوں کی وصولی تھی۔۔۔ کہ آپ نے مجھ سے کبھی محبت نہیں کی۔۔۔"

زرناب کے الفاظ ٹوٹ پھوٹ کر نکل رہے تھے۔۔۔ شاہ زمار کی نگاہیں ان گداز لبوں پر جم گئی تھیں۔۔۔۔

وہ اس کے ایک ایک نقش کو دیوانہ وار نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ پچھلا ایک ہفتہ اس کے بغیر کیسے عذاب میں کاٹا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔

"اور تم اس بات پر یقین کر گئیں۔۔۔؟"

شاہ زمار کی نظریں اس کی گردن سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔ جس میں اس نے پھولوں کی کوئی مالا پہن رکھی تھی۔۔۔

شاہ زمار اس کی جانب جھکا تھا۔۔۔ اور اس مالا کو اپنے دانتوں کی مدد سے توڑ گیا تھا۔۔۔

اس گردن پر اسے صرف ایک شے دیکھنے کی عادت تھی۔۔۔

اس کے ہونٹوں کا شدت بھرا لمس اور بیرڈ اسے اپنی گردن پر محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔

اس شخص کی اس بے باکی پر وہ کانپ گئی تھی۔۔۔۔

"بولو۔۔۔ اس بات پر یقین کر لیا۔۔۔ مگر باقی کسی بات پر یقین نہیں ہے تمہیں۔۔۔"

اس کے گردن پر جابجا اپنے لبوں کا شدت بھرا لمس چھوڑ تا وہ اپنی تشنگی مٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

اور اس لڑکی کی حالت غیر ہو چکی تھی۔۔۔ اس کی قسمت پر افسوس کرنے والی اگر اس شخص کا پاگل پن اس کے لیے دیکھ لیتیں تو انہوں نے دوبارہ بولنے کے قابل نہیں رہنا تھا۔۔۔

ابھی یہ شخص ایک جھلک تو دکھا آیا تھا۔۔۔

اس کی گردن جلنے لگی تھی۔۔۔۔

"پلیز۔۔ شاہ۔۔"

اس کے لبوں سے اس کا نام بھی ٹھیک سے نہیں نکل پایا تھا کہ وہ ان پر قابض ہوا تھا۔۔۔

اپنی شدت بھری دہکتی سانسیں اس کی سانسوں میں انڈیلتا وہ اس کو ارد گرد سے بے گانہ کر گیا تھا۔۔۔

زرناب کو لگ رہا تھا کہ اس کی سانسیں رک جائیں گی۔۔۔

اس کو اپنی شدتوں سے بے حال کرتے شاہ زمار نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب تکا تھا۔۔

اس کے بکھرے حلیے کو دیکھ شاہ زمار کی آنکھوں کی خماری بڑھ گئ تھی۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر زرناب کی کمر پر بندھا دوپٹہ کھول دیا تھا۔۔۔

اس کی انگلیوں کا لمس اپنے پہلو اور کمر پر محسوس کرتے وہ حیا سے لرز اٹھی تھی۔۔

یہ شخص آج مہلت دینے کے موڈ میں بالکل نہیں لگا تھا اسے۔۔۔

"آپ کیوں آئے ہیں یہاں۔۔۔۔"

اس نے اپنی سانسیں بحال کرتے اس سے فاصلہ برقرار رکھنے کی کوشش کرتے پوچھا تھا۔۔۔

جب وہ اس کی کمر میں اپنا بازو حمائل کرتا اسے اپنے قریب تر کرتے اس کے کان کی لوح کو اپنے لبوں سے چومتا اس کان کو پھولوں کی بالیوں سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

اس کے بے باک ہونٹ اب بھی وہاں گردش کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ اس کے چہرے پر اپنے نام کے رنگ بکھرتے دیکھ مسرور ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کی قربت میں سانسیں بھرتی اس کی خوشبو سے مہکتی اس کے حواسوں پر سوار ہونے لگی تھی۔۔۔

"تم نے ہی تو مرر پر لکھا تھا۔۔"

شاہ زمار نے کہا تھا۔۔ اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔

"میں نے کیا لکھا تھا۔۔؟"

زرناب نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔ اس پل اس شخص نے اسے ہر ہوش بھلا دیا تھا۔۔

"آئی ہیٹ یو شاہ زمار خانزادہ۔۔۔ آئی ہیٹ یو سو مچ۔۔۔ دوبارہ میرے سامنے مت آنا۔۔۔ ورنہ میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔۔"

زرناب کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا تھا۔۔۔ وہ بھول گئ تھی کہ اس نے وہ لکھا تھا۔۔۔

اس نے زرناب کے الفاظ من و عن دہرائے تھے۔۔۔ اور اس کی بیوٹی بون پر جھلکتا اس کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔۔۔"

اس کی بے باکی پر زرناب کے لبوں سے بے ساختہ کراہ نکل گئ تھی۔۔۔۔

اس شخص کو شاید مزا آتا تھا اس کے نازک وجود کو چھیڑ کر۔۔۔

اسے اپنی قربت کے احساس سے پگھلتے دیکھ کر۔۔۔۔

"تو میں یہ دیکھنے آیا ہوں۔۔۔ کہ تم میرا منہ کیسے توڑتی ہو۔۔۔"

اس نے کہا تھا اور اس کے بالکل قریب آ گیا تھا۔۔۔ اتنا قریب کہ ان کے سانس ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے۔۔۔

"آؤ۔۔۔ توڑو میرا منہ۔۔۔"

اس نے چیلنج کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔۔۔

زرناب کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ کیا یہ وہی مغرور اور گھمنڈی انسان تھا۔۔۔۔

"مجھ سے مذاق نہ کریں۔۔۔"

زرناب نے غصے سے کہا تھا۔۔۔ اور اسے دھکا دینے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر شاہ زمار نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیے تھے اور پیچھے دیوار سے لگا دیا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے نکلتی سرخی پر وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔۔۔

"مذاق۔۔۔؟ میں کبھی مذاق نہیں کرتا۔۔۔"

اس نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

"تو پھر یہ کیا ہے۔۔۔ آپ نے مجھے نکال دیا تھا اپنی زندگی سے۔۔۔ اور اب آ گئے ہیں۔۔۔ یہ کھیل ہے آپ کا۔۔۔"

زرناب اس کی گرفت میں مچلی تھی۔۔۔۔

"کھیل۔۔۔؟ تم سمجھتی ہو یہ کھیل ہے۔۔۔"

شاہ زمار کی آواز میں اب سختی آگئی تھی۔۔۔ اس کا اشارہ اس بولتی، مہکتی قربت پر تھا۔۔۔

"تو اور کیا ہے۔۔۔بتائیں مجھے۔۔۔"

زرناب چلا کر بولی تھی۔۔۔اس شخص کی قربت اس کے حواسوں پر سوار ہونے لگی تھی۔۔۔

مگر اس بار اسے واضح الفاظ میں اظہار چاہیے تھا۔۔۔

"تمہیں پتا ہے اس پورے ہفتے میں نے کیا برداشت کیا ہے۔۔۔؟"

شاہ زمار نے اسے دیوار کے ساتھ لگا ہوا تھا۔۔۔اس کے دونوں ہاتھ اب بھی اس کی گرفت میں تھے۔۔۔

وہ اسے ہلنے بھی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری جانب اندر ہی اندر لرزتی وہ۔۔۔ اسے غصہ دلا کر اس سے اس کے اندر کا حال نکلوانا چاہتی تھی۔۔۔

"ہر وقت تمہاری یاد۔۔۔ ہر لمحہ تمہارا تصور۔۔۔ تمہاری مہک۔۔۔ تمہاری آواز۔۔۔ سب کچھ مجھے پاگل کیے جا رہا تھا۔۔۔"

اس کی آواز میں شدت پسندی تھی۔۔۔۔۔۔

زرناب نے حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

کیا یہ شخص اس کے سامنے اظہار کر رہا تھا۔۔۔ یہ مغرور انسان ایسا بول سکتا تھا کیا۔۔۔

"ہاں یہ حقیقت ہے۔۔۔ مجھ جیسا انسان جو کسی کو اپنی زندگی میں

برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ وہ تمہارا۔۔۔

زرناب زمان تمہارا عادی ہو گیا ہے۔۔۔ اس بری طرح سے کے

اگر ایک ہفتے سے زیادہ مزید تم سے دور رہتا تو پاگل ہو جاتا۔۔"

اپنی بات کہتا وہ اس کی ٹھوڑی پر اپنے لب رکھتا اس کی جان نکال گیا

تھا۔۔

وہ ساکت سی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اتنی محبت۔۔۔ ایسی چاہت۔۔۔۔ وہ کیسے نہ محسوس کر پائی

تھی۔۔۔

زرناب کے آنسو تیزی سے بہہ رہے تھے۔۔۔ کیا وہ اتنی خوش نصیب تھی۔۔۔۔

"آپ نے وہ سب کیوں بولا۔۔۔۔؟"

وہ ابھی بھی ان لفظوں کے زہر میں الجھی ہوئی تھی۔۔۔

اس شخص کی قربت کا احساس بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔ وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ اس کی گرم سانسیں، بے باک نگاہیں۔۔۔ اور ہاتھوں کی بڑھتی جسارتیں۔۔۔۔

جن کی شدت ان کے اقرار کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

زرناب سے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا مشکل لگا تھا۔۔۔

"جھوٹ تھی وہ بات۔۔۔ بالکل جھوٹ۔۔۔"

شاہ زمار نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔۔۔

"تو پھر سچ کیا ہے۔۔۔؟ بتائیں مجھے۔۔۔"

زرناب نے سسکیاں لیتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

"سچ یہ ہے کہ میں ڈر گیا تھا۔۔۔"

شاہ زمار نے کہا تھا۔۔۔ اس کی آواز نرم ہو گئی تھی۔۔۔

وہ ڈر گیا تھا؟؟؟ شاہ زمار خانزادہ ڈر گیا تھا۔۔۔ اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

"تم سے۔۔۔ اپنے جذبات سے۔۔۔ اس شدت سے جو میں محسوس کر رہا تھا۔۔"

اس نے اس کے روئی جیسے گال سے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

اس کے ہونٹ وہاں گڑھ گئے تھے۔۔

بیئرڈ کی چبھن سنگین تھی۔۔۔ وہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔

"میں نے کبھی کسی کے لیے ایسا محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔ یہ مجھے کمزور بنا رہا تھا۔۔۔ اور میں کمزوری برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔"

اس نے صاف گوئی سے کہا تھا۔۔۔

زرناب اسے بے خود سی تکے گئی تھی۔۔۔ وہ شخص زندگی میں پہلی بار ہار تسلیم کر رہا تھا۔۔۔

وہ بھی اس کے آگے۔۔۔۔

"مگر جب تم چلی گئیں۔۔۔ تب مجھے احساس ہوا کہ تمہارے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔۔۔"

شاہ زمار کی آنکھوں میں اب ان گزرے لمحوں کی بے قراری تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ سچ کہہ رہے ہیں۔۔۔؟"

زرناب نے بے یقینی سے پوچھا تھا۔۔۔ یہ شخص اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔ وہ اتنی خوش قسمت تھی۔۔۔

کہ اس کے دل نے جس بات کی شدت سے خواہش کی تھی۔۔۔ وہ اسے مل رہا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ بالکل سچ۔۔۔"

اس نے اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔۔

"مگر آپ نے مجھے اتنی تکلیف دی۔۔۔ میں کیسے یقین کروں۔۔۔"

زرناب نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"تو میں ثابت کروں تمہیں۔۔۔؟"

شاہ زمار مسکرایا تھا۔۔۔ اور زرناب کا دل اس جان لیوا مسکراہٹ میں ڈوب گیا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ شخص اس کے بالوں سے پھول نکالتا انہیں بھی دور پھینک گیا تھا۔۔۔۔

"کیسے۔۔۔؟"

زرناب نے پوچھا تھا۔۔۔

جواب میں شاہ زمار نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔ بالکل اپنے ساتھ سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔

"ایسے۔۔۔"

اس نے کہا تھا اور اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے تھے۔۔

اس بار ایسے شدت۔۔۔ ایسی بے باکی اور جنون تھا۔۔

زرناب کانپ اٹھی تھی۔۔۔ اس نے اسے دھکیلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر شاہ زمار کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔ وہ اسے جانے نہیں دے رہا تھا۔۔۔

اس کے ہونٹ زرناب کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیے ہوئے تھے۔۔۔ شدت سے۔۔۔ پیاس سے۔۔۔

زرناب کی سانسیں پھولنے لگی تھیں۔۔۔ اسے لگا تھا وہ مر جائے گی میمن۔

شاہ زمار نے اسے تھوڑا دور کیا تھا۔۔۔ زرناب گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔۔۔

"مممجھے چھوڑ دیں۔۔۔ مم مجھے نیچے۔۔۔۔"

زرناب نے کمزور آواز میں کہا تھا۔۔۔ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے وہ اس کے بھیگے لبوں کو پھر سے اپنے لبوں سے محسوس کرتا مدہوش ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ اس کی سوچ سے زیادہ رسیلے اور ملائم تھے۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔ اب کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"

شاہ زمار نے کہا تھا اور اس کی گردن پر ہونٹ رکھے تھے۔۔۔

اس کی گردن بہت ساری جگہوں سے پھر سے سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

ابھی کچھ دن پہلے ہی وہ پچھلے نشانات پوری طرح سے ختم ہوئے تھے۔۔۔ مگر اس شخص کو تو یہ گوارہ نہیں تھا۔۔۔

"شاہ زمار۔۔۔ پلیز۔۔۔"

زرناب کو آج اس سے خوف کی گھنٹی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اس لیے احتجاج کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"کیا پلیز۔۔۔؟"

اس کی آواز میں اب اتنی سختی نہیں تھی۔۔۔ پھر بھی زرناب سہم گئی تھی۔۔۔ کیونکہ اس شخص نے اس کے کان کی لو کو اپنے دانتوں میں لیا تھا۔۔۔

زرناب کی جان جانے لگی تھی۔۔۔۔

"میں۔۔۔ میں ابھی آپ سے ناراض ہوں۔۔۔"

زرناب نے کہا تھا۔۔۔ مگر اس کا جسم بالکل الگ ردعمل دے رہا تھا۔۔۔

"تو غصہ نکالو۔۔۔ مارو مجھے۔۔۔"

شاہ زمار نے کہا تھا۔۔۔

زرناب نے واقعی اس کے سینے پر مٹھیاں ماری تھیں۔۔۔ کمزور سی۔۔۔۔

اس کے گداز ہاتھ اس فولادی سینے کو کچھ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔

"اور زور سے۔۔۔"

اس نے ہمت دلائی تھی۔۔۔ اور اس کی ہتھیلی کو محبت سے چوم لیا تھا۔۔۔۔

زرناب نے مزید زور سے مارا تھا۔۔۔

"بس اتنا ہی غصہ ہے۔۔۔؟"

شاہ زمار نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھتے گھورا تھا۔۔۔

جو اس کی شدتوں اور بے باکی پر لال انگارہ ہو چکی تھی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔ بہت زیادہ غصہ ہے۔۔۔"

زرناب نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔ اس شخص کی قید میں گزرا ایک ایک لمحہ یاد تھا اسے۔۔۔۔

"تو نکالو۔۔۔ مارو۔۔۔ میرا سینہ حاضر ہے۔۔۔"

وہ اس کی دونوں کلائیوں سے گجرے سے چکا تھا۔۔۔ وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ بس المج دھڑکنوں کا شمار لگانے لگی تھی۔۔۔۔۔

شاہ زمار نے اسے اٹھالیا تھا۔۔۔ اپنی بانہوں میں۔۔۔

"شاہ زمار۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔"

زرناب نے گھبرا کر کہا تھا۔۔۔ وہ آنے والے لمحات کا سوچتے سانسیں رکتی محسوس کر رہی تھی۔۔۔

جس شخص کی زرا سی قربت اس کی جان بے حال کر دیتی تھی۔۔۔ اس کے تصور سے اس کی سانسیں بند ہونے لگی تھیں۔۔۔

"کچھ نہیں بس اپنی بیوی کی ناراضگی دور کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ اور آج سے اپنے آپ میں ہمیشہ کے لیے قید کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے کہا تھا اور اسے بستر کی جانب لے جانے لگا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ نیچے اتاریں مجھے۔۔۔"

زرناب کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔ شاہ زمار کے لبوں پر متبسم مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟"

اس نے معصومیت بھرا سوال کیا تھا۔۔۔

"گھر میں سب مہمان اور۔۔۔۔"

زرناب کی گھبراہٹ اس کی سانسیں روک رہی تھی۔۔وہ آج اس شخص کو روکنا چاہتی تھی۔۔۔۔

جس کے رکنے والے تیور نہیں لگ رہے تھے۔۔۔

"آئی پرامس۔۔۔ مہمان ڈسٹرب نہیں ہونگے۔۔۔"

اس کے زرد بلاؤز اور لہنگے میں مقید وجود کو گہری بےباک نگاہوں سے دیکھتے اس نے جو ذو معنی جملے استعمال کیے تھے۔۔۔

زرناب شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔

شاہ زمار نے اسسے بستر پر لٹا دیا تھا۔۔۔ آہستگی سے۔۔۔

پھر وہ خود اس کے اوپر جھک گیا تھا۔۔۔ اس کے دونوں طرف ہاتھ رکھ کر۔۔۔

زرناب نے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔۔

"تم بہت خوبصورت ہو زرناب۔۔۔"

اس نے کہا تھا۔۔۔ اس کی نگاہیں اس کے چہرے پر گھوم رہی تھیں۔۔

"آپ۔۔۔"

زرناب کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔۔

"ششششش۔۔۔"

شاہ زمار نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھی تھی۔۔۔

"اب کچھ نہیں بولنا۔۔۔ بس محسوس کرو۔۔۔"

اس نے کہا تھا۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ اس پر حاوی ہو رہا تھا۔

"تم محسوس کرو کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔۔۔"

اس نے کہا تھا اور اس کی پیشانی پر ہونٹ رکھے تھے۔۔۔

"آپ واقعی محبت کرتے ہیں۔۔۔؟"

زرناب نے پوچھا تھا۔۔۔ یہ بہت بڑی بات تھی۔۔۔ یقین کرنا مشکل تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔بے انتہا۔۔۔"

وہ یقین دلا رہا تھا۔۔۔۔

اس نے اس کی آنکھوں پر بوسے دیے تھے۔۔۔

"مگر میں ڈر رہی ہوں۔۔۔"

زرناب نے کہا تھا۔۔۔ اس شخص کی بڑھتی جسارتوں پر وہ لرز رہی تھی۔۔۔

"کس بات سے۔۔۔؟"

اس نے اس کی ناک پر بوسہ دیا تھا۔۔۔

"آپ پھر سے مجھے چھوڑ دیں گے۔۔۔"

زرناب کی آنکھوں میں پھر آنسو آ گئے تھے۔۔۔

"نہیں۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔۔۔"

شاہ زمار نے اس کے آنسو چومے تھے۔۔۔

"پکا وعدہ۔۔۔؟"

زرناب نے بچوں کی طرح پوچھا تھا۔۔۔

"پکا وعدہ۔۔۔"

اس نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

"اور آپ پھر سے ایسی باتیں نہیں کریں گے۔۔۔؟"

زرناب نے پوچھا تھا۔۔۔ وہ لڑکی اس پل معصومیت کی انتہا پر تھیں۔۔۔

شاہ زمار کی دیوانگی بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔"

اس نے اس کے ہونٹوں کو چھوا تھا۔۔۔ نازک وجود لرزا اٹھا تھا۔۔۔

"اور مجھے اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔۔۔؟"

زرناب نے پھر سے سوال کیا تھا۔۔۔ وہ اس کا دھیان بھٹکانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مگر وہ بھول گئی تھی کہ مقابل شاہ زمار خانزادہ تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔ اب بس کرو سوالوں کا سلسلہ۔۔۔"

شاہ زمار نے کہا تھا اور اس کے ہونٹوں پر جھک گیا تھا۔۔۔

"میں ابھی بھی آپ سے ناراض ہوں۔۔۔"

زرناب نے آخری کوشش کی تھی۔۔۔ اس کے لمس سے سلگتے بھیگے لبوں سے نکلا تھا۔۔۔

"تو میں منا لوں گا۔۔۔ ساری رات ہے میرے پاس۔۔۔"

اس نے بے باک سرگوشی کی تھی۔۔۔ زرناب خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

اور پھر اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لے لیا تھا۔۔۔ اس بار زرناب نے مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔

وہ شخص سچ کہہ رہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں سچائی تھی۔۔۔ اس کے ہر لمس میں محبت تھی۔۔۔

شاہ زمار نے آہستگی سے اس کا بلاؤز کندھے سے سر کا دیا تھا۔۔۔

وہ بے تابی سے اپنی مطلوبہ شے ڈھونڈ رہا تھا اس کے وجود پر۔۔۔

"تم پیلے رنگ میں بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔"

اس نے کہا تھا۔۔۔ اس کی نگاہیں اس پر گھوم رہی تھیں۔۔۔

زرناب اس کی جسارتوں پر شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔"

اس کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔۔

"میں بھی کیا۔۔۔؟"

اس نے پوچھا تھا۔۔۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

آنکھوں میں مدہوشی تھی۔۔۔

"آپ بھی اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔ بہت اچھے۔۔۔"

زرناب نے کہا تھا اور اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپا لیا تھا۔۔۔

شاہ زمار ہنسا تھا۔۔۔ اور اسے اپنی بانہوں میں مضبوطی سے بھینچ لیا تھا۔۔۔

"آئی لو یو زرناب۔۔۔ آئی لو یو سو مچ۔۔۔"

اس نے اس کے کان میں کہا تھا۔۔۔

زرناب کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔۔۔

"آئی لو یو ٹو۔۔۔"

یہ جواب اس شخص نے اپنے انداز میں وصول کیا تھا۔۔۔

شاہ زمار کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔

شاہ زمار اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔ اس نازک وجود کو جو اس کی زندگی بن چکا تھا۔۔۔

"میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں زرناب۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔"

اس نے آہستہ سے کہا تھا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔۔۔

وہ رات محبت میں گزری تھی۔۔۔ خالص محبت میں۔۔۔

شاہ زمار نے اس رات زرناب کو اپنے ہر لمس سے۔۔۔ ہر بوسے سے۔۔۔ ہر لفظ سے یہ احساس دلایا تھا کہ وہ اس سے کتنی بے پناہ محبت کرتا ہے۔۔۔

اور زرناب نے پہلی بار سمجھا تھا کہ سچی محبت کیسی ہوتی ہے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شاہ زمار نے کچھ دن اس کی سنگت میں گزارے تھے۔۔۔ یہ دن ان دونوں کی زندگی کے سب سے حسین ترین دن تھے۔۔۔۔

شاہ زمار خانزادہ کے لیے وہ لڑکی کسی جادوگرنی سے کم نہیں تھی۔۔۔ جو ایسے اس کے حواسوں پر سوار ہوئی تھی کہ اترنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

اس نے ایک ہفتہ گھر سے دور رہ کر خود کو زرناب سے دور رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ لیکن وہ ہفتہ اسے بے حال کر گیا تھا۔۔۔ وہ اس لڑکی کا ایسا عادی ہوا تھا کہ اس کے بغیر رہنا اس کے لیے مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

یہی سوچ کر ایک فیصلے پر پہنچتے وہ گھر واپس آیا تھا۔۔۔ اسے خبریں مل رہی تھیں کہ کاشان پاگلوں کی طرح زرناب کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔

زرناب کا لندن میں رہنا سیف نہیں تھا۔۔۔ وہ اسے کسی بھی طرح ٹریپ کر سکتا تھا۔۔۔ شاہ زمار اسے واپس بھیجنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ مگر اس تک خبریں پہنچ رہی تھیں کہ کاشان زرناب سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔

اوپر سے کال پر جو الفاظ اس نے کہے تھے۔۔۔ وہ زمار کو شدید غصہ دلا گئے تھے۔۔۔ اس نے زرناب کو وہ الفاظ اسی وجہ سے کہے تھے کہ وہ یہاں سے کوئی امید لے کر نہ جائے۔۔۔

زرناب کو لانے کے پیچھے اس کا اور سبطین کا مقصد اس سے کاشان کو ٹریپ کروانا تھا۔۔۔ مگر اب جب وہ اپنے مشن کی کامیابی کی قریب تھے تو شاہ زمار پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔۔

وہ کسی بھی قیمت پر زرناب کو اس شخص کے بیڈروم میں نہیں بھیجنا چاہتا تھا۔ وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔ سبطین نے اسے

سمجھایا تھا کہ وہ لوگ کیمرے سے چیک رکھیں گے۔۔۔ زرناب کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

مگر زرناب کو گوارہ ہی نہیں تھا کہ اس کی بیوی کسی کو لبھالنے کے لیے اس طرح کسی مرد کے کمرے میں جائے۔۔۔

یہ پلان تب بنا تھا۔۔۔ جب وہ ایک عام انجان لڑکی تھی۔۔۔ تب باقی لڑکیوں کی جان بچانے کی خاطر شاہ زمار کو یہ بات ٹھیک نہیں تھی۔۔۔

مگر اب جب وہ اس کی بیوی۔۔۔ اس کی محبت تھی۔۔۔ وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

سبطین اسے راضی کرتے کرتے تھک گیا تھا۔۔۔ مگر وہ اس کی بات ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔

یہی وجہ تھی کہ اس نے کسی کو بھی بتایے بغیر زرناب کو پاکستان بھیج دیا تھا۔۔۔

جس بات کی خبر ہوتے سبطین نے پاگلوں کی طرح اسے فون کیے تھے۔۔۔ جسے اُٹھانا ضروری نہیں سمجھا تھا اس نے۔۔۔

سبطین اس کے آفس آیا تھا۔۔۔ ان دونوں کے بیچ کافی بحث ہوئی تھی۔۔۔ اس نے سبطین کا کہا تھا کہ وہ کسی بھی لڑکی کو استعمال کر لے مگر زرناب نہیں۔۔۔

سبطین کو اس کی اس ضد پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔ ان کا یہ پلان صرف زرناب ہی پورا کر سکتی تھی۔۔۔

کاشان اس کے پیچھے پاگل تھا۔۔۔۔ مگر زرناب کا شوہر کاشان سے زیادہ پاگل ہو چکا تھا۔۔۔۔

سبطین کو اپنے آفس سے نکالنے کے بعد اس کا دل اس لڑکی کے لیے اتنا بے قرار ہوا تھا کہ اپنے سارے ضروری کام چھوڑ تا وہ پاکستان پہنچ گیا تھا۔۔۔۔

وہاں ان دونوں کے درمیانی تعلقات مزید خوشگوار ہوئے تھے۔۔۔ زمار کا دل نہیں تھا اسے چھوڑ کر آنے کا۔۔ مگر کچھ وقت کے لیے وہ اسے وہاں نہیں لے جا سکتا تھا۔۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ زرناب کو یہاں چھوڑنا اس کے لیے زیادہ خطرناک ثابت ہو گا۔۔

سبطین شاہ زمار اور ایشل کو بتائے بغیر پاکستان آیا تھا۔۔ اور زرناب سے ملاقات کی تھی۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ جو کرنے جا رہا تھا اس کے بعد شاید اس کا مشن تو کامیاب ہو جاتا۔۔۔

مگر شاہ زمار نے اس کو زندہ نہیں چھوڑنا تھا۔۔

اس نے زرناب کے گھر جا کر اس سے بات کی تھی۔۔۔۔ اسے پہلے دن سے لے کر اب تک کی ساری بات بتا دی تھی۔۔۔ کہ کیسے زرناب کے اس دن گاڑی کے سامنے آنے کی وجہ سے شاہ زمار کی جان بچی تھی۔۔۔ اور بدقسمتی سے زرناب اس پر حملہ کرنے والے کاشان کی نظروں میں آ گئی تھی۔۔۔

زرناب کا معصوم حسن اسے بری طرح سے بھا گیا تھا۔۔۔ اوپر سے زرناب کی وجہ سے جیسے شاہ زمار کی جان بچی تھی۔۔۔ یہ گناہ بھی کاشان کی نظر میں زرناب کے سر تھا۔۔۔

وہ شخص جو انسانوں کی سمگلنگ کرتا تھا۔ اس کا مین ٹارگٹ لڑکیاں ہوتی تھیں۔۔۔۔

"شاہ زمار نے ہی آپ کو کاشان سے پہلے ہی دو کروڑ کے عوض خرید لیا تھا۔۔۔۔ یہ ہم دونوں کا پلان تھا۔۔۔۔ آپ کا نکاح فرضی تھا۔۔۔۔ زمار نے جھوٹ بولا تھا آپ سے کے فون پر اس کا نکاح ہوا ہے آپ سے۔۔۔

وہ آپ سے نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔ صرف استعمال کرنا چاہتا تھا کاشان کے خلاف۔۔۔۔

اس دن جب آپ اغوا ہوئیں اور ہمیں اندازہ ہوا کہ آپ کی جان کو خطرہ بڑھ گیا ہے تو میرے مجبور کرنے پر زمار نے آپ سے نکاح کیا۔۔۔ جس کو وہ مشن پورا ہوتے ہی ختم کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔"

سبطین جانتا تھا وہ یہ سچائی غلط انداز میں رکھ رہا تھا۔۔ مگر فلحال اس کی مجبوری تھی۔۔۔ اس نے نگاہیں اٹھا کر زرناب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو یہ سب سن کر پتھر کی ہو چکی تھی۔۔۔

وہ بے یقینی سے سبطین کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ جس پر سبطین نے اسے زمار سے ہوئی باتوں کی ساری ریکارڈنگ سنا دی تھیں۔۔۔

جس میں زمار خود ہی یہی سب باتیں بول رہا تھا۔۔۔ اس سے نکاح کرنے سے انکار کر رہا تھا۔۔۔

زرناب کو لگا تھا کہ وہ سانس نہیں لے پائے گئی۔۔۔

"وہ تو اب بھی آپ سے نکاح قائم رکھنے میں انٹرسٹڈ نہیں ہے۔۔۔ اس کا کہنا ہے وہ ٹائم پاس کر رہا۔۔۔۔"

سبطین نے مٹھیاں بھینچتے ایک اور جھوٹ بولا تھا۔۔۔ اس نے اس انداز میں ثبوتوں کے ساتھ ساری بات زرناب کے سامنے رکھی تھی کہ وہ کیا اگر اس کی جگہ زمار بھی ہوتا تو نہ جھٹلا پاتا۔۔۔

اس کے لبوں سے سسکی بر آمد ہوئی تھی۔۔۔

سبطین کو اس کی حالت دیکھ دکھ ہوا تھا۔۔۔ مگر اس کے پاس کوئی دوسرا آپشن نہیں تھا۔۔۔

اس سے جتنا ہو سکتا تھا۔۔۔ اس نے زرناب کو شاہ زمار کے خلاف کیا تھا۔۔۔۔

"نجانے روز کتنی لڑکیاں آگے بیچی جاتی ہیں۔۔۔۔ آپ کی قربانی بہت ساری لڑکیوں کی زندگیاں بچا سکتی ہے۔۔۔ آپ کو بس کچھ وقت کے لیے کاشان کے کمرے میں رہنا ہو گا۔۔۔

اس سے راز اگلوانے ہو نگے۔۔۔ پچھلے ایک ہفتے سے میں زرناب بن کر کاشان ہمدانی سے میسج پر بات کر رہا ہوں۔۔۔۔ وہ راضی

ہو گیا ہے کہ اگر زرناب اس سے ملنے آئی تو وہ اپنے کچھ اہم راز بتائے گا۔۔۔"

سبطین نے اسے راضی کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔ جو اس وقت شاہ زمار خانزادہ کے دھوکے پر اتنی رکھی اور صدمے کا شکار تھی کہ اس نے بنا سوچے سمجھے حامی بھر لی تھی۔۔۔۔

شاہ زمار کو پتا لگنے دیئے بغیر سبطین زرناب کو لے کر لندن پہنچ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شاہ زمار اپنے آفس میں بیٹھا پچھلی کافی دیر سے زرناب کا نمبر ملا رہا تھا۔۔۔ پہلی بیل پر اس کی کال پک کر لینے والی۔۔۔ آج اس کی کال پک کی نہیں کر رہی تھی۔۔۔ وہ تشویش کا شکار ہوا تھا۔۔۔

پچھلے دو دن سے اس کی زرناب سے بات نہیں ہو پائی تھی۔۔۔ اور اب یہ بات اسے بے چین کر رہی تھی۔۔۔

اس نے زرناب کے گھر کے باقی نمبرز ٹرائے کیے تھے۔۔۔ وہ سب ایک ساتھ بزی تھے۔۔۔ اسے لگا تھا کہ شاید کوئی گڑبڑ ہے۔۔۔

جب اسی لمحے اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔

ایشل کی کال دیکھ اس نے جلدی سے پک کی تھی۔۔۔

"بھائی آپ نے انکار کر دیا تھا نا کہ زرناب کاشان کے پاس نہیں جائے گی۔۔۔"

ایشل نے اس سے کنفرم کیا تھا۔۔۔ شاہ زمار کے ماتھے پر شکنوں کا جال بن گیا تھا۔۔۔ اس نے اثبات میں جواب دیا تھا۔۔۔

"سبطین کہیں باہر گیا ہوا تھا۔۔۔ کل رات کو واپس آیا ہے۔۔۔ بہت خوش لگ رہا ہے۔۔۔ مجھے اس کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔۔"

ایشل نے اسے اطلاع دی تھی۔۔۔

شاہ زمار کو شک ہونے لگا تھا۔۔۔ اس نے سبطین کا نمبر ملایا تھا۔۔۔ وہ کال پک نہیں کر رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے ایلینا کی کال آئی تھی دوسرے نمبر پر۔۔۔

"میں نے زرناب کو ایک ہوٹل میں سبطین کے ساتھ داخل ہوتے دیکھا ہے۔۔۔ وہ کب آئی لندن۔۔۔ بھائی آپ نہیں جانتے کیا۔۔۔؟"

ایلینا کی بات پر شاہ زمار نے ایک زوردار مکہ پوری قوت سے ٹیبل پر دے مارا تھا۔۔۔۔

"ایشل تمہارے شوہر کو اب میرے ہاتھوں کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔ بہت گھٹیا حرکت کی ہے اس نے۔۔۔"

وہ اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔ ایلینا اور ایشل دونوں سہم اٹھی تھیں۔۔۔

شاہ زمار تیزی سے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔

شاہ زمار کی گاڑی تیز رفتاری سے لندن کی سڑکوں پر دوڑ رہی تھی۔۔۔ اس کے ماتھے پر غصے کی لکیریں گہری ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔

اس کے ہاتھ سٹیئرنگ وہیل پر اس قدر مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھے کہ اس کی انگلیوں کے پورے سفید پڑ گئے تھے۔۔۔

"سبطین۔۔۔۔ چھوڑوں گا نہیں میں تمہیں۔۔۔۔"

وہ زیر لب بڑبڑایا تھا۔۔۔ اور ہونٹ سختی سے میچ لیے تھے۔۔۔۔

"تم نے یہ کیا کیا۔۔۔ میں نے صاف صاف منع کیا تھا۔۔۔"

اس کی سانسیں تیز تھیں۔۔۔ دل کی دھڑکنیں بے قابو۔۔۔ اس کے ذہن میں صرف ایک ہی خیال گردش کر رہا تھا۔۔۔

زرناب۔۔۔ اس کی زرناب۔۔۔ اس کی بیوی۔۔۔ وہ کہاں ہے؟ کیا حال ہے اس کا؟

گاڑی ہوٹل کے سامنے تیزی سے رکی تھی۔۔۔ ٹائروں کی چیخ نے فضا میں گونج پیدا کر دی۔۔۔

شاہ زمار نے دروازہ زور سے کھولا اور باہر نکلا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آگ تھی۔۔۔ چہرے پر غضب۔۔۔

وہ تیز قدموں سے لابی میں داخل ہوا۔۔۔

لفٹ کا انتظار کرنے کی بجائے سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔۔۔ دو دو سیڑھیاں ایک ساتھ طے کرتا ہوا۔۔۔

اس کے قدموں کی آہٹ پوری عمارت میں گونج رہی تھی۔۔۔

تیسری منزل پر پہنچتے ہی اس نے ایلینا کی بتائی ہوئی روم نمبر کی طرف رخ کیا۔۔۔

اس کا دل بے چینی کے عالم میں اس قدر زور زور سے دھڑک رہا تھا کہ اسے لگا کہ باہر بھی سنائی دے رہا ہو گا۔۔۔

کمرے کے دروازے کے سامنے پہنچ کر اس نے ایک لمحے کے لیے رکنا چاہا۔۔۔ مگر اس کے اندر کا طوفان اسے رکنے نہیں دے رہا تھا۔۔۔ اس نے زور سے دروازے پر لات ماری۔۔۔

دروازہ کھلا۔۔۔ اندر کا منظر دیکھ کر اس کے غصے نے انتہا کر دی۔۔۔

سبطین کمرے کے بیچ میں لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔ اس کے ساتھ دو مرد اور تین عورتیں موجود تھیں۔۔۔

سب کے سامنے لیپ ٹاپ کی اسکرینز تھیں۔۔۔ ہیڈ فونز کانوں میں لگے ہوئے۔۔۔

شاہ زمار کے داخل ہوتے ہی سب نے اچانک اٹھ کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔ سبطین کا چہرہ پہلے حیران ہوا۔۔۔ پھر فوری طور پر سنجیدہ۔۔۔ اور پھر خوف پھیل گیا تھا۔۔۔

شاہ زمار کے تاثرات انتہائی خطرناک تھے۔۔۔۔

"زمار۔۔۔ تم یہاں۔۔۔"

سبطین نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ زمار اتنی جلدی یہاں پہنچ جائے گا۔۔۔

مگر اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی شاہ زمار نے سبطین کے کالر کو مضبوطی سے پکڑا اور اسے دیوار سے ٹکرا دیا۔۔۔

"کہاں ہے وہ؟"

شاہ زمار کی آواز میں زہر تھا۔۔۔

"کہاں ہے میری بیوی؟"

دھڑام۔۔۔

سبطین کی کمر دیوار سے ٹکرائی۔۔۔ اس کے چہرے پر درد کی لکیر ابھری۔۔۔

"زمار۔۔۔ سنو۔۔۔"

سبطین نے کہنے کی کوشش کی۔۔۔

مگر شاہ زمار نے سننے سے انکار کر دیا۔۔۔ اس کا مکہ سبطین کے جبڑے پر لگا۔۔۔ پھر دوسرا۔۔۔ تیسرا۔۔۔

"میں نے۔۔۔ صاف۔۔۔ صاف۔۔۔ کہہ دیا تھا۔۔۔"

ہر لفظ کے ساتھ ایک مکہ۔۔۔

"کہ۔۔۔ زرناب۔۔۔ کو۔۔۔ اس مشن میں۔۔۔ شامل۔۔۔ نہیں۔۔۔ کرنا۔۔۔"

سبطین کے ہونٹ سے خون کی ایک باریک دھار بہنے لگی۔۔۔ اس کی آنکھ کے اوپر زخم آگیا۔۔۔ چہرہ سرخ ہونے لگا۔۔۔

کمرے میں موجود لوگ پیچھے ہٹ گئے۔۔۔ کوئی آگے آنے کی ہمت نہیں کر رہا تھا۔۔۔ شاہ زمار کا غصہ اتنا خطرناک تھا کہ سب سہم گئے تھے۔۔۔

"زمار۔۔۔ رکو۔۔۔"

سبطین نے خود کو بچانے کی کوشش کی۔۔۔ مگر شاہ زمار کی پکڑ اور مضبوط ہو گئی تھی۔۔۔۔

"تم نے۔۔۔ میرے پیٹھ پیچھے۔۔۔ میری بیوی کو۔۔۔"

ایک اور مکہ۔۔۔

"پاکستان سے اٹھا کر لے آئے۔۔۔"

شاہ زمار کی مٹھی سبطین کے پیٹ میں لگی۔۔۔ سبطین کا منہ سے ہوا نکل گئی۔۔۔

"بھائی۔۔۔ رک جائیں۔۔۔"

اچانک پیچھے سے ایشل کی آواز آئی۔۔۔

ایشل اور ایلینا دونوں کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔ دونوں کے چہروں پر پریشانی کی لکیریں تھیں۔۔۔

"بھائی۔۔۔ چھوڑ دیں اسے۔۔۔"

ایشل نے شاہ زمار کا بازو پکڑنے کی کوشش کی۔۔

مگر شاہ زمار نے اسے جھٹک دیا۔۔۔ ایشل لڑکھڑا گئی۔۔۔ ایلینا نے جلدی سے اسے سنبھالا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

شاہ زمار کی آواز میں دہاڑ تھی۔۔۔

"آج اس کو سزا ملے گی۔۔۔ اس نے میری سب سے قیمتی چیز کے ساتھ۔۔۔"

اس نے سبطین کو پھر سے دیوار سے ٹکرایا۔۔۔ سبطین کا سر دیوار سے ٹکرایا اور اس کی آنکھوں میں ستارے ناچنے لگے۔۔۔

وہ اس وقت سارے لحاظ بھول گیا تھا کہ یہ شخص اس کے بچپن کا دوست ہے۔۔۔

اسے یاد تھا تو صرف اتنا کہ اسے دھوکا دیا گیا تھا۔۔۔

"اگر۔۔۔"

شاہ زمار نے اپنا چہرہ سبطین کے بالکل قریب لایا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں جان لیوا غصہ تھا۔۔۔

"اگر میری بیوی کو۔۔۔ زرا سی بھی۔۔۔ خراش آئی۔۔۔ ایک زرا سی بھی تکلیف ہوئی۔۔۔ تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں سبطین۔۔۔"

اس نے سبطین کا گلا دبایا۔۔۔ سبطین کی سانس گھٹنے لگی۔۔۔

"میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے جان سے مار دوں گا۔۔۔ یہ رشتہ۔۔۔ یہ دوستی۔۔۔ سب ختم کر دوں گا۔۔۔"

"بھائی۔۔۔ نہیں۔۔۔"

ایشل چیخی۔۔۔ وہ دوبارہ شاہ زمار کی طرف بڑھی۔۔۔ اس بار ایلینا بھی اس کے ساتھ تھی۔۔۔

دونوں نے مل کر شاہ زمار کو پیچھے کھینچنے کی کوشش کی۔۔۔

"بھائی۔۔۔ پلیز۔۔۔ اسے مار دیں گے آپ۔۔۔"

ایشل نے منت کی۔۔۔

"پلیز۔۔۔ چھوڑ دیں۔۔۔"

اسے بھی سبطین پر بہت غصہ تھا۔۔۔ مگر وہ اپنے شوہر کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

"ہاں بھائی چھوڑ دیں پلیز۔۔۔۔"

ایلینا نے بھی کہا۔۔۔

"پہلے بات تو کر لیں۔۔۔ پھر جو مرضی کریں۔۔۔"

شاہ زمار کی سانسیں تیز تھیں۔۔۔ وہ سبطین کو گھور رہا تھا۔۔۔ پھر دھیرے دھیرے اس نے اپنا ہاتھ ڈھیلا کیا۔۔۔

سبطین فرش پر گر پڑا۔۔۔ کھانستے ہوئے۔۔۔ سانس لینے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔ اس کا چہرہ لہولہان تھا۔۔۔ ایک آنکھ سوج چکی تھی۔۔۔ ہونٹ پھٹ گیا تھا۔۔۔

ایشل نے فوری طور پر اپنے شوہر کی طرف بڑھ کر اسے سہارا دیا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

"سبطین۔۔۔ تم ٹھیک ہو؟"

وہ رونے لگی۔۔۔

سبطین نے کھانستے ہوئے سر ہلایا۔۔۔ پھر دھیرے سے اٹھنے کی کوشش کی۔۔۔ ایشل اور ایلینا نے اسے سہارا دیا۔۔۔

شاہ زمار کھڑا تھا۔۔۔ اس کی مٹھیاں اب بھی بھنچی ہوئی تھیں۔۔۔

اس کے چہرے پر اب بھی کوئی رحم نہیں تھا۔۔۔۔

"کہاں ہے وہ؟"

اس نے پھر سے پوچھا۔۔۔ اس بار آواز میں تھوڑا کنٹرول تھا۔۔۔ مگر غصہ اب بھی برقرار۔۔۔

سبطین نے منہ سے خون صاف کیا۔۔۔ اس کی سانسیں اب بھی تیز تھیں۔۔۔

"وہ۔۔۔"

سبطین نے کہنا شروع کیا۔۔۔ مگر شاہ زمار نے اسے روکا۔۔۔

"اگر تم نے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔"

شاہ زمار نے دھمکی دی۔۔۔

"تو میں ابھی یہیں تمہارا کام تمام کر دوں گا۔۔۔"

سبطین نے ایشل کی طرف دیکھا۔۔۔ پھر شاہ زمار کی طرف۔۔۔

اس نے لرزتے ہاتھوں سے اپنی جیب سے فون نکالا۔۔۔

"وہ۔۔۔ ابھی تیار ہو رہی ہے۔۔۔"

سبطین نے کہا۔۔۔

"اسے۔۔۔ کاشان کے کمرے میں بھیجنا ہے۔۔۔"

شاہ زمار کی آنکھوں میں پھر سے آگ بھڑک اٹھی۔۔۔

"تم نے۔۔۔"

وہ پھر سے آگے بڑھا۔۔۔

"بھائی۔۔۔ نہیں۔۔۔"

ایلینا نے اس کے اور سبطین کے درمیان کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"پہلے بات کر لیں۔۔۔"

شاہ زمار رکا۔۔۔ اس کی سانسیں تیز تھیں۔۔۔

"فون ملاؤ اس سے۔۔۔"

اس نے حکم دیا۔۔۔

"ابھی۔۔۔ اسی وقت۔۔۔"

سبطین نے ہچکچاتے ہوئے ایک نمبر ملایا۔۔۔ اسپیکر آن کیا۔۔۔

دو رنگ کے بعد کال پک ہوئی۔۔۔

"جی۔۔۔"

ایک عورت کی آواز آئی۔۔۔

"زرناب کو فون دو۔۔۔"

سبطین نے کہا۔۔۔

کچھ لمحوں کی خاموشی۔۔۔ پھر زرناب کی آواز آئی۔۔۔

"کیا ہوا؟"

اس کی آواز میں سختی تھی۔۔۔

شاہ زمار کا دل ایک لمحے کو رک گیا۔۔۔ یہ اس کی زرناب کی آواز تھی۔۔۔ مگر اس میں وہ نرمی نہیں تھی۔۔۔ وہ محبت نہیں تھی۔۔۔

"زرناب۔۔۔"

سبطین نے کہا۔۔۔

"یہاں کوئی تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔۔۔"

سبطین نے لب بھینچے تھے۔۔۔ اس شخص نے اس کا پلان پھر خراب کر دیا تھا۔۔۔

"کون؟"

زرناب نے سرد لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔

سبطین نے فون شاہ زمار کی طرف بڑھایا۔۔۔

شاہ زمار نے فون لیا۔۔۔ ایک لمحے کے لیے وہ کچھ نہ کہہ سکا۔۔۔

اس کا حلق خشک ہو گیا تھا۔۔۔

وہ اس وقت بے انتہا غصے میں تھا۔۔۔ جو وہ بیان نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

"زرناب۔۔۔"

وہ بولا۔۔۔ اس کی آواز میں وہ سختی نہیں تھی جو سبطین سے بات کرتے وقت تھی۔۔۔۔

"آپ۔۔۔"

زرناب کی آواز میں نفرت ابھری۔۔۔

"مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔۔۔"

وہ سختی سے بولی تھی۔۔۔۔ شاہ زمار نے مڑ کر سبطین کو گھورا تھا۔۔۔۔

جو پہلے ہی نظریں چرا رہا تھا۔۔۔۔

"زرناب۔۔۔ سنو۔۔۔"

شاہ زمار نے کہنے کی کوشش کی۔۔۔ وہ ابھی اپنا غصہ ضبط کیے ہوئے تھا۔۔۔

ایک بار بس وہ لڑکی اسے اپنے سامنے چاہیے تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

زرناب نے اسے روکا۔۔۔

"میں نے سب جان لیا ہے۔۔۔ سب کچھ۔۔۔ آپ نے مجھے استعمال کیا۔۔۔ مجھے جھوٹ بولا۔۔۔ میرے ساتھ دھوکہ کیا۔۔۔"

اس کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔ غصے سے۔۔۔ درد سے۔۔۔

"کیا استعمال؟ کس نے کہا تمہیں یہ سب؟"

شاہ زمار نے پوچھا۔۔۔ اس کی آنکھیں سبطین کے لیے آگ اگل رہی تھیں۔۔۔

"سبطین نے۔۔۔ اور اس نے سچ کہا۔۔۔ میں نے سب سنا۔۔۔ آپ کی اپنی آواز میں۔۔۔ کہ آپ مجھ سے نکاح نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔ کہ میں صرف ایک پلان تھی۔۔۔"

شاہ زمار کا دل بے چین ہوا تھا۔۔۔ اسے اسی اذیت سے بچانے کے لیے وہ اسے یہ ساری باتیں نہیں بتانا چاہتا تھا۔۔۔ اسے خبر نہیں تھی اس کا قریبی دوست کی حرکت کرے گا۔۔۔۔۔۔

اس نے سبطین کی طرف دیکھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں قتل کی آگ تھی۔۔

"زرناب۔۔۔ یہ سب۔۔۔"

اس نے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

"بس۔۔۔"

زرناب چیخی۔۔۔

"مجھے آپ کے جھوٹ نہیں سننے۔۔۔ آپ نے مجھ سے کھیلا۔۔۔ میرے احساسات سے کھیلا۔۔۔ مجھے بیوقوف بنایا۔۔۔"

اس کی آواز ٹوٹ گئی۔۔۔ اب اس میں رونے کی جھلک تھی۔۔۔

شاہ زمار کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"میں تمہارے پاس آ رہا ہوں۔۔۔"

شاہ زمار نے کہا۔۔۔

"ابھی۔۔۔ تم کہاں ہو؟"

وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

زرناب نے فوری طور پر کہا۔۔۔

"مت آئیے۔۔۔ میں آپ سے نہیں ملنا چاہتی۔۔۔"

وہ بے پناہ غصے میں تھی۔۔۔ آج پہلی بار شاہ زمار خانزادہ کو کسی کے غصے کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔

وہ بھی اس معصوم دوشیزہ کے۔۔۔۔

"زرناب۔۔۔ تم سمجھ نہیں رہی۔۔۔ یہ سب غلط فہمی ہے۔۔۔"

شاہ زمار کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی سبطین کا قتل کر دے۔۔۔

"غلط فہمی؟"زرناب نے تلخی سے کہا۔۔۔

"میں نے خود آپ کی آواز سنی ہے۔۔۔ آپ کے اپنے الفاظ۔۔۔"

اسے وہ سب باتیں اذیت دے رہی تھیں۔۔۔۔

"وہ بات۔۔۔ وہ اس وقت تھی جب۔۔۔"

شاہ زمار نے کہنے کی کوشش کی۔۔۔

مگر زرناب نے اسے پھر سے روکا۔۔۔

"اب مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔ آپ نے جو کیا۔۔۔ بس۔۔۔"

وہ چیختے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"زرناب۔۔۔ میری بات سنو۔۔۔"

شاہ زمار کی آواز میں اب بے قراری بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

"تم کاشان کے پاس نہیں جاؤ گی۔۔۔ سمجھیں؟ میں نہیں جانے دوں گا۔۔۔"

کچھ لمحوں کی خاموشی۔۔۔

"میں جاؤں گی۔۔۔ ضرور جاؤں گی۔۔۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔۔۔"

پھر زرناب نے سخت آواز میں کہا۔۔۔

وہ نازک لڑکی اس سے ضد لگا رہی تھی۔۔۔ جس سے آج تک کوئی نہیں جیت سکا تھا۔۔۔

"زرناب۔۔۔"

شاہ زمار کا لہجہ دہشت ناک ہوا تھا۔۔۔

"تم نہیں جاؤ گی۔۔۔ میں تمہیں منع کر رہا ہوں۔۔۔"

وہ دھاڑا تھا۔۔۔۔

"آپ کو کوئی حق نہیں مجھے منع کرنے کا۔۔۔"

زرناب نے جواب دیا۔۔

"آپ نے خود ہی کہا تھا نا کہ یہ نکاح نہیں تھا۔۔۔ تو پھر آپ کون ہوتے ہیں مجھے روکنے والے؟"

شاہ زمار کا ہاتھ فون پر مضبوطی سے جکڑا۔۔۔ اس کی کنپٹی کی نسیں ابھر آئی تھیں۔۔۔

"زرناب۔۔۔ اگر تم نے۔۔ "اگر تم نے کاشان کے پاس جانے کی کوشش کی۔۔۔ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ میں۔۔۔"

اس نے دھمکی دی۔۔۔

"آپ کیا کریں گے؟"

زرناب نے چیلنج کیا۔۔۔

"اور زیادہ جھوٹ بولیں گے؟ اور دھوکہ دیں گے؟"

اس کی آواز میں طنز تھا۔۔۔ تلخی تھی۔۔۔

"میں۔۔۔"

شاہ زمار نے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔ مگر زرناب نے کال کاٹ دی۔۔۔

"زرناب۔۔۔ زرناب۔۔۔"

شاہ زمار چیخا۔۔۔ مگر کال ڈسکنیکٹ ہو چکی تھی۔۔۔۔

اس نے پھر سے نمبر ملایا۔۔۔ اس بار سوئچ آف تھا۔۔۔

شاہ زمار نے غصے میں فون سبطین کی طرف پھینکا۔۔۔ سبطین نے مشکل سے پکڑا۔۔۔

"تم نے۔۔۔"

شاہ زمار سبطین کی طرف مڑا۔۔۔

"تم نے اس کے سر میں کیا بھرا ہے؟"

سبطین نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ صرف نیچے دیکھتا رہا۔۔۔

"جواب دو۔۔۔"

شاہ زمار دہاڑا۔۔۔

"میں نے۔۔۔ اسے سچ بتایا۔۔۔"

سبطین نے دھیرے سے کہا۔۔۔

"سچ ؟"

شاہ زمار نے تلخی سے کہا۔۔۔

"تم نے اسے سچ بتایا؟ کیسا سچ ؟"

وہ نفرت بھری نگاہوں سے سبطین کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔ جس کا حلیہ کافی بگڑ چکا تھا۔۔۔

"وہی سچ جو تم چھپا رہے تھے۔۔۔"

سبطین نے کہا۔۔۔

"کہ تم نے اس سے نکاح نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔ کہ یہ صرف ایک پلان تھا۔۔۔"

سبطین کی بات پر ایشل اور ایلینا نے بھی غصے سے اسے گھورا تھا۔۔

"تم۔۔۔"

شاہ زمار نے مٹھی بھینچی۔۔۔

"تم نہیں جانتے کچھ بھی؟؟؟۔۔۔ وہ باتیں پرانی تھیں۔۔۔ اب سب کچھ بدل چکا ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ میں جانتا ہوں۔۔۔"

سبطین نے کہا۔۔۔

"لیکن اسے نہیں پتا تھا۔۔۔ اور اب وہ جانتی ہے۔۔۔"

شاہ زمار کا غصے سے دماغ پھٹنے لگا تھا۔۔۔۔

"تم نے۔۔۔ یہ سب۔۔۔ اپنے مشن کے لیے کیا ہے نا؟"

اس نے سبطین سے پوچھا۔۔۔

سبطین نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

"جواب دو۔۔۔"

شاہ زمار چیخا۔۔۔

"ہاں۔۔۔"

سبطین نے آخر کار کہا۔۔۔

"یہ ہمارا مشن تھا۔۔۔ اور زرناب اس کو پورا کر سکتی تھی۔۔۔ تم اس کی حفاظت کر رہے تھے اپنے ذاتی مفادات کی خاطر۔۔۔ تمہیں باقی لڑکیوں کی کوئی فکر نہیں تھی۔۔۔"

شاہ زمار کی آنکھوں میں آگ بھڑک اٹھی۔۔۔

"تو تم نے۔۔۔ میری بیوی کو۔۔۔ میرے خلاف کر دیا۔۔۔ اور اب اسے کاشان کے پاس بھیج رہے ہو۔۔۔ لعنت ہو تم پر۔۔

اس مشن کو کامیاب کرنے کے اور بھی طریقے بن سکتے تھے۔۔۔

مجھے بھی باقی لڑکیوں کی فکر ہے۔۔۔

مگر میرے لیے میری بیوی سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔۔۔"

شاہ زمار نے ایک زور دار مکہ پھر سے اس کے منہ پر دے مارا تھا۔۔۔

شاہ زمار کے قدم تیزی سے دروازے کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

"تم کہاں جا رہے ہو۔۔؟؟"

سبطین کو اس کے تیور ٹھیک نہیں لگے تھے۔۔۔

"اپنی بیوی کو لینے اور تم جیسے گھٹیا انسان کو دکھانے کہ مشن کیسے مکمل کیا جاتا ہے۔۔۔"

شاہ زمار نے اسے قہر آلود نگاہوں سے گھورا تھا اور باہر نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ سبطین کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

دوسری منزل پر ایک اور کمرے میں زرناب بیٹھی تھی۔۔۔ اس کے سامنے ایک میز پر ساڑھی لا کر رکھی گئی تھی۔۔۔ گہرے سیاہ رنگ کی۔۔۔ بارڈر پر سنہری کام تھا۔۔۔

دو عورتیں اس کے ساتھ تھیں۔۔۔ ایک نے اس کے بال سنوارے تھے۔۔۔ دوسری اس کا میک اپ کر رہی تھی۔۔۔

زرناب کا چہرہ سفید تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔ مگر وہ انہیں روک رہی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

سبطین کی کہی ہوئی باتیں اس کے کانوں میں گونج رہی تھیں۔۔۔

"آپ کا نکاح فرضی تھا۔۔۔"

"زمار نے جھوٹ بولا تھا۔۔۔"

"وہ آپ سے نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔"

"صرف استعمال کرنا چاہتا تھا۔۔۔"

ہر لفظ اس کے دل میں چاقو کی طرح چبھ رہا تھا۔۔۔

اور پھر وہ ریکارڈنگ۔۔۔ شاہ زمار کی اپنی آواز۔۔۔

"میں اس سے نکاح نہیں کروں گا۔۔۔"

"یہ صرف ایک پلان ہے۔۔۔"

"مجھے اس سے کوئی لگاؤ نہیں۔۔۔"

زرناب نے آنکھیں بند کیں۔۔۔ ایک آنسو اس کے گال پر بہہ گیا۔۔۔

"آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔۔"

میک اپ آرٹسٹ نے کہا تھا۔۔۔

مگر زرناب کو کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔ اسے اپنی خوبصورتی سے کیا لینا تھا؟ جب اس کا دل ٹوٹ چکا ہو۔۔۔

زرناب نے ساڑھی کی طرف دیکھا۔۔۔ اس کا دل ڈوب گیا۔۔۔

یہ ساڑھی کافی بولڈ تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر گھوم گئے تھے۔۔۔ جب اس شخص نے اسے ساڑھی کے ساتھ باہر نہیں جانے دیا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔"

اس نے کہنا چاہا۔۔۔ مگر رک گئی۔۔۔

کیا فرق پڑتا ہے؟ اس نے سوچا۔۔۔ شاہ زمار نے اس کے ساتھ دھوکہ کیا۔۔۔ تو اب وہ کیوں پرواہ کرے؟

یہ ساڑھی اس دن سے زیادہ بولڈ تھی۔۔۔۔ مگر اس نے پہن لی تھی۔۔۔ وہ اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔

اذیت ہی اذیت تھی۔۔

اس کی دودھیا کمر واضح ہو رہی تھی۔ جسے اس نے پلو سے ڈھانپ لیا تھا۔۔

زرناب نے خود کو آئینے میں دیکھا۔۔ اور اپنے آپ کو نہ پہچان سکی۔۔۔

یہ وہ نہیں تھی۔۔۔ یہ کوئی اور تھی۔۔۔

زرناب نے آنکھیں بند کیں۔۔۔ اس کے دل میں ایک عجیب سی کسک تھی۔۔۔

"میم۔۔۔ یہ لیں۔۔۔"

اس عورت نے اس کے کان میں ایک چھوٹا سا ہیڈ فون لگایا۔۔۔

"اس سے آپ ہمیں سن سکیں گی۔۔۔ اور ہم آپ کو بتائیں گے کہ کیا کرنا ہے۔۔۔"

زرناب نے سر ہلایا۔۔۔

"اور یاد رکھیں۔۔۔"

وہ عورت اسے تسلی دے رہی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ زرناب کی گھبراہٹ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"کمرے میں کیمرے ہیں۔۔۔ ہم سب دیکھ رہے ہونگے۔۔۔ آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

مگر زرناب کو یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔ اسے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ بہت ڈر۔۔۔

"میں۔۔۔ میں نہیں کر سکتی۔۔۔"

اس نے کہا۔۔۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔

"آپ کر سکتی ہیں۔۔۔"

عورت نے اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔

"بہت سی لڑکیوں کی زندگیاں بچا سکتی ہیں آپ۔۔۔"

زرناب نے آنکھیں بند کیں۔۔۔ شاہ زمار کا چہرہ اس کے سامنے آیا۔۔۔ اس کی مسکراہٹ۔۔۔ اس کی باتیں۔۔۔

سب جھوٹ۔۔۔ سب دھوکہ۔۔۔

اس نے آنکھیں کھولیں۔۔۔ اب ان میں ایک عجیب سی سختی تھی۔۔۔

"میں کروں گی۔۔۔"

اس نے کہا۔۔۔

زرناب لفٹ میں کھڑی تھی۔۔۔ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ پسینے سے تر تھے۔۔۔

لفٹ رکی۔۔۔ دروازہ کھلا۔۔۔

زرناب نے باہر قدم رکھا۔۔۔ ہال میں تقریباً خالی تھا۔۔۔ صرف ایک صفائی کرنے والا تھا جو دور کسی کونے میں کام کر رہا تھا۔۔۔

"سیدھے جائیں۔۔۔ آخری کمرہ۔۔۔"

اس کے کان میں آواز آئی۔۔۔

زرناب نے قدم بڑھائے۔۔۔ اس کے پاؤں لرز رہے تھے۔۔۔

وہ مطلوبہ کمرے کے سامنے پہنچی۔۔۔

"دستک دیں۔۔۔"

کان میں آواز آئی تھی۔۔۔۔

زرناب نے کانپتے ہاتھ سے دستک دی۔۔۔

کچھ لمحوں کی خاموشی۔۔۔ پھر دروازہ کھلا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سی ہوٹل کے ایک کمرے میں کاشان ہمدانی شیشے کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ اپنے بالوں کو سنوار رہا تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر ایک گھناؤنی مسکراہٹ تھی۔۔۔

"آج کا دن۔۔۔"

وہ خود سے بولا۔۔۔

"آج کا دن تاریخی ہو گا۔۔۔"

اس نے شیشے میں اپنے آپ کو دیکھا اور مسکرایا۔۔۔ ایک شیطانی مسکراہٹ۔۔۔

"شاہ زمار خانزادہ۔۔۔"

اس نے نام زبان پر لایا۔۔۔

"تم نے سوچا تھا کہ تم اسے چھپا کر رکھ سکتے ہو مجھ سے؟"

وہ ہنسا۔۔۔ ایک بھونڈی ہنسی۔۔۔ اس نے اپنا کالر ٹھیک کیا۔۔۔

"تم نے سوچا کہ اسے اپنی بیوی بنا کر محفوظ کر لو گے؟" وہ پھر ہنسا۔۔۔

"کتنے بیوقوف ہو تم زمار۔۔۔"

کاشان نے اپنے موبائل کی طرف دیکھا۔۔۔ اسکرین پر وقت دیکھا۔۔۔

"بس کچھ ہی دیر میں۔۔۔"

وہ خوشی سے بڑبڑایا تھا۔۔۔۔

"وہ یہاں ہو گی۔۔۔ میرے کمرے میں۔۔۔ میرے سامنے۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک آئی۔۔۔ ہوس کی چمک۔۔۔

"اور پھر۔۔۔"

وہ اپنے بستر کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔۔۔

"پھر میں اسے استعمال کروں گا۔۔۔ جس طرح چاہوں۔۔۔"

وہ کمرے میں چہل قدمی کرنے لگا۔۔۔ اس کے قدم تیز تھے۔۔۔ جوش سے بھرے ہوئے۔۔۔

"تمہاری بیوی کو۔۔۔"

وہ ہوا میں مخاطب ہوا جیسے شاہ زمار اس کے سامنے کھڑا ہو۔۔۔

"تمہاری پیاری بیوی کو میں استعمال کروں گا شاہ زمار۔۔۔ اور تم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔"

اس نے مٹھی بھینچی اور ہوا میں پنچ ماری۔۔۔ جیسے کسی پر وار کر رہا ہو۔۔۔

"بڑا چھپا کر رکھا تھا اسے۔۔۔"

کاشان نے طنز سے کہا۔۔۔

"پاکستان بھیج دیا۔۔۔ سوچا وہاں محفوظ رہے گی؟"

وہ پھر ہنسا۔۔۔

"مگر تم یہ بھول گئے کہ کاشان ہمدانی جو چاہے وہ حاصل کر لیتا ہے۔۔۔"

وہ خوش تھا۔۔۔ کیونکہ آج وہ جیت کے بہت قریب تھا۔۔۔

"اور میں نے یہ چاہا تھا کہ وہ لڑکی میری ہو۔۔۔"

کاشان نے اپنے موبائل کو اٹھایا۔۔۔ ایک نمبر سرچ کیا۔۔۔ اور کال لگائی۔۔۔

دو رنگ کے بعد کال پک ہوئی۔۔۔

"بھائی۔۔۔"

دوسری طرف سے انابیہ کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔۔

" آج کا دن بہت خاص ہے۔۔۔"

کاشان نے خوشی سے کہا۔۔۔

"کیا ہوا بھائی؟"

انابیہ نے پوچھا۔۔۔ اس کی آواز میں تجسس تھا۔۔۔

" آج وہ لڑکی میرے پاس آنے والی ہے۔۔۔"

کاشان کی منتظر نگاہیں دروازے پر تھیں۔۔۔ اسے باہر آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"کون سی لڑکی؟"

انابیہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"وہی۔۔۔ شاہ زمار کی بیوی۔۔۔ زرناب۔۔۔"

ااشان نے کہا۔۔۔ اس کی آواز میں فتح کا جوش تھا۔۔۔

انابیہ خاموش ہو گئی۔۔۔

"بھائی۔۔۔ کیا آپ واقعی۔۔۔"

اس نے دھیرے سے پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔"

کاشان نے اسے روکا۔۔۔

"میں واقعی۔۔۔ اور یہ میری فتح ہو گی۔۔۔ شاہ زمار کے خلاف۔۔۔"

اس نے ونڈو کی طرف دیکھا۔۔۔ باہر لندن کی رات چمک رہی تھی۔۔۔

"تم جانتی ہو انابیہ۔"

کاشان نے کہا۔۔۔

"اس شاہ زمار نے میری کتنی توہین کی تھی۔۔۔ میرے کاروبار کو نقصان پہنچایا۔۔۔ میرے آدمیوں کو پکڑوایا۔۔۔"

وہ نفرت سے بول رہا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟ تمہیں یہ ساری بات سن کر خوشی نہیں ہوئی۔۔۔"

وہ انابیہ ہی خاموشی پر حیران ہوا تھا۔۔۔

"بھائی آئم سوری۔۔۔۔ اگر ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔"

اس کی آواز بھیگی ہوئی تھی۔۔۔۔

اسی لمحے دروازہ کھلا تھا اور کوئی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

کاشان نے پلٹ کر شا کی نگاہوں سے دروازے کی سمت دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے معاف کر دیجیے گا بھائی۔۔۔ میں نے آپ کے نیٹ کی ساری ڈیٹیل شاہ زمار کے حوالے کر دی ہے۔۔ آپ غلط تھے۔۔۔ مگر میں اپنی آنکھ پر پردہ ڈالے رہی۔۔۔۔

آپ نے نجانے کتنی لڑکیوں کی زندگی خراب کی۔۔۔ ان کی اذیت کا احساس اب ہوا۔۔۔۔ جب اپنا دل ٹوٹا۔۔۔۔ شاہ زمار نے مجھے راہ راست دکھائی ہے۔۔۔

میں اب باقی کی زندگی اسی پر چلنا چاہتی ہوں۔۔ اس کی محبت تو حاصل نہیں کر پائی۔۔۔ مگر یہ قدم اٹھا کر اس کے دل سے اپنی نفرت ختم کر دی ہے۔۔۔

ہر برائی کو ایک دن اپنے انجام تک پہنچنا ہوتا ہے۔۔۔۔ آپ کا انجام بھی آ چکا ہے۔۔۔

میں دعا کروں گی کہ آپ مرنے سے پہلے ہدایت کی راہ اختیار کر لیں۔۔۔"

انابیہ نے اپنی بات مکمل کرتے فون کاٹ دیا تھا۔۔۔

کاشان کے کمرے میں اسے چاروں جانب سے پولیس نے گھیر لیا تھا۔۔۔

"یہ کیا کیا تم نے جاہل لڑکی۔۔۔۔؟؟"

وہ اپنی بہن پر چیخا تھا۔۔۔ پولیس آفیسر اسے ہتھکڑیاں ڈالتے باہر لے جانے لگے تھے۔۔۔۔

باہر میڈیا کی فوج کھڑی تھی۔۔۔۔ اس کے انسانی سمگلر ہونے کی خبر ہر طرف پھیل چکی تھی۔۔۔

جبکہ اسی ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے سبطین نے حیرت زدہ ہو کر یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگا تھا۔۔ میرا بھائی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہے۔۔ وہ اس معاملے میں کچھ نہیں کر رہا۔۔ تم نے بہت غلط کیا ہے سبطین۔۔۔

شاہ زمار بھائی اس دھوکے کو نہ کبھی بھولیں گے اور نہ کبھی معاف کریں گے۔۔۔۔"

ایشل نے سرد نگاہوں سے سبطین کو دیکھا تھا اور وہاں سے نکل گئ تھی۔۔۔

سبطین نے اپنا سر ٹیبل پر گرا دیا تھا۔۔ جذباتی پن کا شکار ہو کر اس نے اپنا ایک بہترین دور کھو دیا تھا۔۔۔۔

زرناب نے سانس روکی تھیں۔۔۔ دروازہ کھلا تو اس کے سامنے ایک کمرہ تھا۔۔۔ اندر ہلکی روشنی تھی۔۔۔ پردے کھڑکی پر لٹکے ہوئے تھے۔۔۔

ایک شخص کھڑکی کی جانب کمر کیے کھڑا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ میں سیگریٹ دبا تھا۔۔۔

"آجاؤ۔۔۔"

وہ شخص بولا۔۔۔ مگر یہ کاشان کی آواز نہیں تھی۔۔۔

زرناب کا دل ڈوب گیا۔۔۔ یہ آواز۔۔۔ یہ۔۔۔

اس کے پشت پر دروازہ خود بخود بند ہوا تھا۔۔۔

وہ شخص مڑا۔۔۔ اور زرناب کی سانس رک گئی تھی۔۔۔۔

شاہ زمار خانزادہ۔۔۔

اس کا چہرہ غصے سے سرخ تھا۔۔۔ آنکھوں میں آگ۔۔۔ جبڑا سخت۔۔۔

زرناب پیچھے ہٹی۔۔۔ مگر دروازہ بند ہو چکا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔"

وہ بولی۔۔۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔

شاہ زمار آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھا۔۔۔ اس کی نگاہیں زرناب کے چہرے سے لے کر اس کی ساڑھی تک گئیں۔۔۔ اور واپس اوپر آئیں۔۔۔

اس کی آنکھوں میں غصہ اور بھی بڑھ گیا۔۔۔

"یہ۔۔۔ کیا پہنا ہے تم نے؟"

اس نے سخت آواز میں کہا۔۔۔

زرناب نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔۔۔ اس نے اپنی ساڑھی کا پلو سنبھالنے کی کوشش کی جو کمر سے پھسل چکا تھا۔۔۔۔

"یہ۔۔۔ آپ کو کیا فرق پڑتا ہے؟"

اس نے ہکلاتے کہا۔۔۔ اس کی آواز میں بھی غصہ تھا۔۔۔

اس شخص کو سامنے دیکھ دل سے جیسے بھاری بوجھ اتر گیا تھا۔۔۔

اس کمرے تک آتے وہ کتنی بار مر کر زندہ ہوئی تھی۔۔۔۔ اس تکلیف سے وہی آگاہ تھی۔۔۔

"فرق؟"

شاہ زمار نے ایک قدم اور قریب آیا۔۔۔

اس کی مخملی کمر میں اپنا بازو حمائل کیا تھا اور اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب تر کر لیا تھا۔۔۔

سب سے پہلے اس نے زرناب کے کان سے ہیڈ فون نکالتے اسے پیر تلے کچل دیا تھا۔۔۔

اس کی گرم ہتھیلی اپنی بے پردہ کمر پر سرکتی محسوس کرتے وہ کانپنے لگی تھی۔۔۔

شرم سے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

"تم میری بیوی ہو۔۔۔ اور پوچھ رہی ہو کہ مجھے کیا فرق پڑتا ہے؟"

اس کی کمر پر اپنی گرفت مضبوط کرتا وہ دھاڑا تھا۔۔۔

"بیوی؟"

زرناب نے طنزیہ انداز میں کہا تھا۔۔ اور اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔۔

مگر اس شخص کی گرفت مزید سخت ہوئی تھی۔۔ وہ انگلیاں اسے اپنی کمر میں دھنستی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔

آج اس کا لمس پہلے دن کی طرح بہت بے رحم تھا۔۔۔

"میں آپ کی بیوی نہیں ہوں۔۔۔ آپ نے خود کہا تھا کہ یہ نکاح فرضی تھا۔۔۔"

وہ اس کی گرفت میں مچلتے چیخی تھی۔۔۔

شاہ زمار کے نقوش تنے۔۔۔ اس کی مٹھیاں بھنچیں۔۔۔

"اس الو کے پٹھے نے تمہیں کیا کیا بتایا؟"

اس نے ضبط کرتے پوچھا۔۔

"سچ بتایا۔۔ جو آپ چھپا رہے تھے۔۔۔"

زرناب نے دوبدو جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔

"سچ؟"

شاہ زمار کی آواز میں تلخی تھی۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ اس نے تمہیں پوری سچائی بتائی؟"

وہ خفگی سے بولا تھا۔۔۔۔

"میں نے آپ کی آواز سنی ہے۔۔۔"

زرناب نے کہا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

"آپ کے اپنے الفاظ۔۔۔ کہ آپ مجھ سے نکاح نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔"

شاہ زمار کا جبڑا سخت ہوا۔۔۔

"وہ باتیں۔۔۔ پرانی تھیں۔۔۔"

اس کے آنسو دیکھ وہ نرم پڑا تھا۔۔۔

"کتنی پرانی؟"

زرناب نے پوچھا۔۔۔

"ایک مہینے کی؟ دو ہفتے کی؟"

شاہ زمار خاموش ہو گیا۔۔۔

"دیکھا۔۔۔ آپ کے پاس کوئی جواب نہیں۔۔۔ کیونکہ سب سچ ہے۔۔۔ آپ نے مجھے استعمال کیا۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"بس۔۔۔"

شاہ زمار دھاڑا۔۔۔ اس کی آواز کمرے میں گونج گئی۔۔۔

زرناب سہم گئی۔۔۔ مگر پیچھے نہیں ہٹی۔۔۔

"ہاں میں نے شروع میں تم سے نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ ہاں یہ ایک پلان تھا۔۔۔ لیکن۔۔۔"

اس نے زرناب کا بازو پکڑا۔۔۔

"لیکن اب سب کچھ بدل چکا ہے۔ تم میری بیوی ہو۔۔۔ حقیقی بیوی۔۔۔ اور میں۔۔۔"

اس کی آواز میں شدت تھی۔۔۔

"اور آپ کیا؟"

زرناب نے اس کا بازو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

شاہ زمار کی پکڑ مضبوط ہو گئی۔۔۔

"اور میں تم سے۔۔۔ محبت کرتا ہوں اب۔۔۔ بے انتہا۔۔۔ نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔۔۔"

وہ اسے اپنے مقابل کھڑا کیے کہہ رہا تھا۔ اس کی گرم سانسیں زرناب کی سانسوں سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

"جھوٹ۔۔۔"

اس نے بمشکل کہا۔۔۔

"آپ پھر سے جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔ بالکل سچ۔"

شاہ زمار نے اس کو اپنے قریب کھینچا۔۔۔

زرناب کا سانس تیز ہو گیا۔۔۔ شاہ زمار اس کے اتنے قریب تھا کہ وہ اس کی سانسیں محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

شاہ زمار نے اسے پہلے دن سے لے کر آخر تک سب بتا دیا تھا۔۔۔

مثبت انداز میں۔۔۔

اپنے پہلے کے جذبات بھی اور اب کے بھی۔۔۔۔۔

جو سنتے وہ آنسو بہاتی رہی تھی۔۔۔ اس شخص کی شدتوں کا اندازہ کرتے اس کے چہرے کی رنگت گلنار ہونے لگی تھی۔۔

دل پر چھائے کالے بادل چھٹ گئے تھے۔۔۔

سبطین نے اسے ادھورا سچ بتایا تھا۔۔۔

زرناب نے دل سے اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا کہ شاہ زمار کو بروقت بھیج کر اسے بچا لیا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے اسے بتا دیا تھا کہ کاشان پکڑا جا چکا ہے۔۔۔

اس شخص کی سرخی مائل آنکھوں کو دیکھ اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ بہت بڑی بے وقوفی کا شکار ہو چکی تھی۔۔

یہ شخص اب اسے نہیں بخشنے والا تھا۔۔۔۔

اوپر سے اس کا حلیہ۔۔۔۔

وہ شرم سے لال ہوئی تھی۔۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔"

اس نے نگاہیں چراتے کہا۔۔۔ مگر اس کی آواز میں وہ طاقت نہیں تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ تم میری ہو۔۔۔ صرف میری۔۔۔ اور آج تو بالکل نہیں چھوڑوں گا۔۔"

اس کی نگاہیں زرناب کی ساڑھی پر تھیں۔۔۔ اس کی دھمکی پر زرناب کانپ اٹھی تھی۔۔۔

"تم یہ پہن کر اس کمینے کے سامنے آ رہی تھی۔۔۔

شاہ زمار کی آنکھوں میں آگ بھڑک اٹھی۔۔۔

زرناب نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔ وہ تو غصے کی شدت کے باعث اس وقت سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو چکی تھی۔۔۔

"تم۔۔۔"

اس نے زرناب کو دیوار کی طرف دھکیلا۔۔۔ اور اس کے دونوں طرف اپنے ہاتھ ٹکا دیے۔۔۔

زرناب دیوار اور شاہ زمار کے درمیان پھنس گئی۔۔۔ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

"میں تم سے محبت کرتا ہوں زرناب۔۔۔ اور یہ کوئی جھوٹ نہیں۔۔۔ یہ سچ ہے۔۔۔ سب سے بڑا سچ۔۔۔"

شاہ زمار نے اس کا چہرا تھامتے اسے یقین دلانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"مگر۔۔۔ مگر وہ ریکارڈنگ۔۔۔"

زرناب نے اسے ریزن بتایا تھا۔۔۔

"وہ پرانی تھی۔۔۔"

شاہ زمار نے اس پر واضح کیا تھا۔۔۔

جب میں تمہیں نہیں جانتا تھا۔۔۔ جب میں خود سے جھوٹ بول رہا تھا کہ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔"

اس نے زرناب کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔۔

"لیکن اب۔۔۔ اب مجھے سب سے زیادہ فرق پڑتا ہے۔۔۔ تمہاری ہر بات کا۔۔۔ تمہاری ہر خوشی اور غم کا۔۔۔"

زرناب کے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔ مگر اب یہ خوشی کے آنسو تھے۔۔۔

"میں۔۔۔ میں نے غلطی کی۔۔۔ میں نے آپ پر شک کیا۔۔۔ میں۔۔۔"

اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔۔۔

"شش۔۔۔"

شاہ زمار نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھی۔۔۔

"غلطی میری بھی ہے۔۔۔۔ تمہیں اعتماد میں لے کر اب بتا دینا چاہیے تھا۔۔۔یوں کسی تیرے کو ہمارے بیچ آن کا موقع نہ ملتا۔۔۔۔"

اس نے بھی اپنی غلطی تسلیم کی تھی۔۔۔۔

اور پھر اس نے زرناب کو اپنے قریب کھینچا۔۔۔اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوا۔۔۔

زرناب کو اس پل شدت سے اس شخص کے احساس کی ضرورت تھی۔۔۔۔۔

یہ لمس پہلے سے مختلف تھا۔۔۔ اس میں غصہ نہیں تھا۔۔۔ صرف محبت تھی۔۔۔ خالص محبت۔۔۔

زرناب نے آنکھیں بند کرلیں۔۔۔ اور اس شخص کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں گھلتا محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔

اس کے چہرے کی رنگت بے اِنتہا سرخ تھی۔۔۔

وہ کانپ رہی تھی۔۔۔ مگر اس نے مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔

شاہ زمار کے ہاتھ زرناب کی کمر پر تھے۔۔۔ اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے۔۔۔ جیسے کبھی چھوڑنا ہی نہیں چاہتا۔۔۔

وہ کتنی ہی دیر اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلتا اس دلفریب لمس میں مدہوش رہا تھا۔۔۔

جب وہ الگ ہوئے تو ان آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔۔۔

شاہ زمار کی نگاہ پھر سے زرناب کی ساڑھی پر گئی۔۔۔ اس کے بلاؤز پر۔۔۔ جس کی موتیوں کی باریک سٹریپس اس کے کندھوں پر تھیں۔۔۔

اس کی آنکھیں سلگ اٹھی تھیں۔۔۔

ساڑھی میں اس کا دوآتشہ وجود مزید دلفریب لگ رہا تھا۔۔۔

"میں نے اس دن کہا تھا۔۔۔ ایسا لباس مت پہننا۔۔"

وہ بھاری بوجھل لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

اس کی انگلیاں زرناب کے کندھے پر پہنچیں۔۔۔ موتیوں کی سٹریپ کو چھوا۔۔۔

زرناب کانپنے لگی تھی۔۔۔

"مگر یہ کسی اور کے لیے تھی۔۔۔"

اس کی آواز میں تلخی تھی۔۔

"نہیں۔۔۔ میں۔۔۔ میں نے غلطی کی۔۔۔ میں۔۔۔"

زرناب نے جلدی سے کہا۔۔۔

"اور اب۔۔۔"

شاہ زمار نے اس کی بات کاٹی۔۔۔

"اب یہ میرے لیے ہے۔۔۔ صرف میرے لیے۔۔۔"

وہ جنون بھرے انداز میں بولا تھا۔۔۔۔

اور اس نے موتیوں کی سٹریپ کو پکڑا۔۔۔ ایک تیز جھٹکے کے ساتھ

توڑ دیا۔۔۔

موتی فرش پر بکھر گئے تھے۔۔۔۔

اس شدت پسندی پر زرناب کا سانس رک گیا۔۔۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

شاہ زمار نے دوسری سٹریپ بھی توڑ دی۔۔۔ مزید موتی فرش پر بکھرے۔۔۔

زرناب کا وجود تھر تھر کانپ رہا تھا۔۔۔۔

اسے سمجھ آ چکی تھی کہ وہ آج اس شخص کے جنون کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

اس کی بے باکی پر شرم و حیا سے سرخ ہوتی۔۔۔۔ وہ اس کی جانب سے اپنا رخ موڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ بولے بولے لرز رہی تھی۔۔۔۔

اس کے رخ بدلنے پر شاہ زمار کی نگاہ زرناب کی کمر پر گئی۔۔۔

جہاں ساڑی کا پلو کمر کے اوپر سے گزر رہا تھا۔۔۔ اور وہاں۔۔۔ اس کی کمر پر۔۔۔ ایک چھوٹا سا تل تھا۔۔۔ جگمگاتا ہوا۔۔۔

"یہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔"

اس کی آواز بھاری ہو گئی۔۔۔

زرناب کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا۔۔۔

زرناب کی سانس تیز ہو گئی۔۔۔ وہ دیوار کی طرف تھی۔۔۔ شاہ زمار اس کے بالکل پیچھے۔۔۔

شاہ زمار نے اپنا چہرہ زرناب کی گردن کے قریب لایا۔۔۔ اس کی سانسیں زرناب کی جلد کو چھو رہی تھیں۔۔۔

"تم جانتی ہو۔۔۔ تم کتنی خوبصورت ہو؟ اور مجھے کتنی محبت ہو چکی ہے تم سے۔۔۔۔"

اس نے دھیرے سے کہا۔۔۔ زرناب کا جسم کانپا۔۔۔

وہ آج خود کو مکمل طور پر اپنے رحم و کرم پر چھوڑ چکی تھی۔۔۔

آج اس نے اس شخص کو تکلیف پہنچائی تھی۔۔۔۔ اس کی وہ نادانی اس کے لیے بہت بڑے خسارے کا باعث بن سکتی تھی۔۔۔۔

اسے دی تکلیف کا ازالہ کرنا چاہتی تھی وہ۔۔۔ اس لیے اس کی جان لیوا شدتوں پر بھی وہ مزاحمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

شاہ زمار کے ہاتھ زرناب کی کمر پر پہنچے۔۔۔ جہاں وہ تل تھا۔۔۔

"اور یہ۔۔۔۔ یہ تو اور بھی خوبصورت ہے۔۔۔"

اس نے دھیرے سے تل کو چھوا۔۔۔

زرناب کا سانس رک گیا۔۔۔

شاہ زمار نے اپنے ہونٹ زرناب کی کمر پر رکھے۔۔۔ بالکل اس تل پر۔۔۔ ایک نرم۔۔۔ محبت بھرا احساس۔۔۔۔

مگر ان کی شدت کو برداشت کرنا آسان نہیں تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔"

زرناب کے منہ سے ایک آہ نکلی۔۔۔

شاہ زمار کے ہونٹ وہیں ٹھہرے رہے۔۔۔

وہ لرز رہی تھی۔۔۔ شاہ زمار کو اس کی حالت پر رحم آگیا تھا۔۔۔

شاہ زمار نے زرناب کو سنبھالا۔۔۔ اسے اپنی طرف گھمایا۔۔۔ اور پھر سے اپنے بازوؤں میں لے لیا۔۔۔

"میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔"

اس نے زرناب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"بہت زیادہ۔۔۔"

"اور میں۔۔۔"

زرناب نے کہا۔۔۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔ اس شخص کی آنکھیں یہ اقرار سننے کی متمنی تھیں۔۔۔

جس سے وہ چاہ کر بھی جھٹلا نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔

"میں بھی آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔"

شاہ زمار کی آنکھوں میں چمک آئی۔۔۔

"پھر سے کہو۔۔۔"

اس کے لبوں کو چھوتے وہ ان بھیگے لبوں کو بے باکی سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

"میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔"

زرناب نے دوبارہ کہا۔۔۔

شاہ زمار نے اسے ہوا میں اٹھایا۔۔۔ زرناب نے حیرت سے چیخ

ماری۔۔۔

"کیا کر رہے ہیں آپ؟"

اس نے پوچھا۔۔۔

" تمہیں گھر لے جا رہا ہوں۔۔۔۔ اپنے گھر۔۔۔ جہاں تم ہمیشہ

محفوظ رہو گی۔۔۔"

اس نے زرناب کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

"اور جہاں۔۔۔"

اس نے زرناب کے کان میں دھیرے سے کہا۔۔۔

"میں تمہیں دکھاؤں گا کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔۔۔"

زرناب کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا۔۔۔ اس نے اپنا چہرہ شاہ زمار کے سینے میں چھپا لیا۔۔۔

شاہ زمار نے اسے اپنے کوٹ سے کور کیا تھا۔۔۔ اور کمرے سے باہر نکلا۔۔۔ اس نے اب بھی زرناب کو اپنی باہوں میں لے رکھا تھا۔۔۔

کوریڈور میں سبطین کھڑا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ ابھی بھی زخمی تھا۔۔۔ ایشل اور ایلینا بھی وہاں تھیں۔۔۔

شاہ زمار نے سبطین کی طرف دیکھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں اب بھی غصہ تھا۔۔۔ مگر اب وہ کنٹرول میں تھا۔۔۔

"یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔"

شاہ زمار نے سبطین سے کہا۔۔۔

"کہ میری بیوی۔۔۔ میرے کسی مشن کا حصہ نہیں ہے۔۔۔ وہ میری زندگی ہے۔۔۔"

سبطین نے سر جھکا لیا۔۔۔ وہ معافی مانگنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر جانتا تھا اس وقت وہ اس کی نہیں سنے گا

ایلینا اور ایشل نے محبت پاش نگاہوں سے اپنے بھائی کے خوشی سے جگمگاتے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس انسان نے ہمیشہ انہیں خوشیاں دی تھیں۔۔۔ آج اسے خوش دیکھ وہ دونوں بھی بے پناہ خوش تھیں۔۔۔

شاہ زمار زرناب کو لے کر لفٹ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

زرناب کا دل سکون سے بھرا ہوا تھا۔۔۔ اس کی تمام غلط فہمیاں دور ہو چکی تھیں۔۔۔ اب وہ جانتی تھی کہ یہ شخص۔۔۔ اس کا شوہر۔۔۔ اس سے سچی محبت کرتا ہے۔۔۔

اور وہ بھی۔۔۔ اس سے بے انتہا محبت کرتی تھی۔۔۔

محبت نے ہر شک کو۔۔۔ ہر غلط فہمی کو۔۔۔ مٹا دیا تھا۔۔۔۔۔

دونوں کے چہروں پر سکون تھا۔۔۔ اطمینان تھا۔۔۔ خوشی تھی۔۔۔

کیونکہ انہوں نے اپنی محبت کو پا لیا تھا۔۔۔

ہر مشکل سے گزر کر۔۔۔ ہر طوفان کا سامنا کر کے۔۔۔

اور اب۔۔۔ ان کے سامنے ایک خوبصورت زندگی کا آغاز تھا۔۔۔

ایک ایسی زندگی جو محبت سے بھری ہوئی تھی۔۔۔

ایک ایسی زندگی جہاں وہ ہمیشہ ساتھ رہنے والے تھے۔۔۔

ختم شد۔۔۔